صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 23 اکتوبر 2018ء بمطابق 13 صفر المظفر 1440ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمۡ فِى ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَـٰلَيۡتَنَآ أَطَعۡنَا ٱللَّهَ وَأَطَعۡنَا ٱلرَّسُولَا۟O وَقَالُواْ رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۟O رَبَّنَآ ءَاتِهِمۡ ضِعۡفَيۡنِ مِنَ ٱلۡعَذَابِ وَٱلۡعَنۡهُمۡ لَعۡنً۬ا كَبِيرً۬ا O يَـٰٓأَيُّہَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوۡاْ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُواْ‌ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهً۬اO يَـٰٓأَيُّہَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلاً۬ سَدِيدً۬اO يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَـٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ‌ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُ ۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا۔

(ترجمہ): جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے کہیں اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہامانا تو انہوں نے ہم کو رستے سے گمراہ کر دیا۔اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔ مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

حلف وفاداری رکنیت

Mr. Speaker: Oath of the Members elect. Now I request Mr. Waqar Ahmad, Mr. Aqibullah Khan, Mr. Muhammad Abdul Salam Khan, Mr. Muhammad Ibrahim Khattak, Mr. Liaqat Khan, Ms. Samar Haroon Bilor, Mr. Sardar Khan, Mr. Aghaz Ikramullah Gandapur. You are requested to stand your seats. I think

کہ شاید کوئی اردو میں چاہے، کوئی انگلش میں پڑھنا چاہے، پشتو میں، آپ کے پاس حلف نامہ موجود ہے، میں اردو میں پڑھ لوں گا، آپ تین Languages، جس میں بھی آپ پڑھنا چاہیں، آپ پڑھ سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

جناب سپیکر: آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now, I call upon the Members elect, to sign in the roll of Members, placed on the table of the Secretary Provincial Assembly. Mr. Waqar Ahmad Khan and Sardar Khan are absent.

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: میں آپ سب ممبران کو، آنریبل ممبرز جو Newly electe ہوئے ہیں، ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دو دو اور تین تین منٹ میں سب کو دیتا ہوں جو بات کریں لیکن اس سے پہلے آج نصرت بھٹو صاحبہ کی Death Anniversary ہے، بیگم صاحبہ کی اور ہارون بلور شہید کی زوجہ محترمہ نے حلف اٹھایا ہے ہمارے ایوان کا، اور اکرام اللہ خان گنڈاپور شہید کے بیٹے نے حلف اٹھایا ہے، میری درخواست ہے کہ ان کیلئے دعائے مغفرت کریں، عنایت اللہ صاحب! دعائے مغفرت کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: مسٹر عاقب اللہ خان، ایم پی اے کا مائیک کھولیں۔

سپاس تشکر

جناب عاقب اللہ خان: میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے میں دوبارہ منتخب ہوا، پھر اس کے بعد میں اپنی پارٹی کے قائدین کا، لیڈر شپ کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں، ممنون ہوں کہ انہوں نے

مجھ پر اعتماد کیا اور میرا یہ وعدہ ہے ان شاء اللہ اپنی پارٹی کے قائدین کے ساتھ، اپنی لیڈرشپ کے ساتھ مکمل کوآپریشن کرونگا اور اپنے ملک کیلئے، اپنے ملک کے اداروں کیلئے اور ملکی سالمیت کیلئے ان شاء اللہ میں بھرپور کردار ادا کرونگا۔ اس کے بعد میں اپنے حلقے کے عوام کا، اپنے ورکرز کا، پی ٹی آئی کا خاص کر اور سپیشلی یوتھ ورکرز کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے محنت کرکے دوبارہ مجھے منتخب کیا، آپ کی بڑی مہربانی، السلام علیکم۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، عاقب اللہ خان صاحب۔ مسٹر محمد عبدالسلام صاحب کا مائیک ان کریں۔

<u>جناب محمد عبدالسلام خان:</u> جناب سپیکر اور معزز اراکین اسمبلی! السلام علیکم۔ سب سے پہلے میں جناب عمران خان صاحب کا اور پاکستان تحریک انصاف کی لیڈرشپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں کہ جو مجھ جیسے ایک ادنیٰ ورکر کو انہوں نے ٹکٹ دیا اور مجھے اس معزز ایوان کا رکن بنایا۔ جناب سپیکر! میں PK-53 کے عوام کا بھی بہت زیادہ مشکور ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے اسمبلی کا ممبر بنایا۔ سب سے پہلے میں اپنے حلقے کی محرومیت اور پسماندگی کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جہاں اس دور جدید میں ہزاروں گھروں میں بجلی اور گیس کی سہولت موجود نہیں ہے، دیہاتی علاقوں میں سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہے، چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں سکول جانے سے محروم ہیں، دیہاتی علاقوں میں صحت کی سہولت کا فقدان ہے، شہری علاقوں میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے اور گلی کوچوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے، سیوریج کا کوئی انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے مختلف بیماریاں عام ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ان مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے میں ہماری مدد کرینگی اور اس معزز ایوان کا بہت بہت شکریہ، والسلام جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جناب عبدالسلام صاحب۔

The youngest MPA in the Assembly, Mr. Muhammad Ibrahim Khattak!

(Applause)

<u>جناب محمد ابراہیم خٹک:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، کیونکہ پہلے میں تھوڑی سی Correction کرنا چاہتا ہوں جو Youngest MPA ہے وہ تو آغاز گنڈا پور صاحب ہیں، وہ Twenty eight year کے ہیں اور میں Twenty five year and nine months کا ہوں

(تالیاں)   اور میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، اپنی پارٹی کا، پاکستان تحریک انصاف کا جنہوں نے ہمیں یہ موقع دیا اور پھر خاص طور پر نوشہرہ کا، جس نے ہمارے خاندان کے ساتھ اور ہمارے ساتھ ہمیشہ یقین دہانی کرائی ہے، ہمیں ہمیشہ پاس کیا ہے اپنے علاقے سے، انہوں نے دوبارہ ضمنی انتخابات میں مجھے اور لیاقت صاحب کو پاس کیا تو ان شاء اللہ ان کو میں یقین دہانی دلاتا ہوں کہ ان کیلئے ہم اتنی محنت کریں گے کہ جتنی پرویز خان نے کی اور جس طرح اس پارٹی نے صوبے میں کارکردگی دکھائی تو ان شاء اللہ ہم کوشش کرینگے کہ اسی طرح کی کارکردگی دوبارہ ان پانچ سالوں میں بھی دکھائیں۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>:   شکریہ ابراہیم خٹک صاحب۔ مسز ثمر ہارون بلور صاحبہ!

(تالیاں)

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور</u>:   بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! اور باقی ہاؤس ممبرز کو میرا سلام، میں آج اس فلور آف دی ہاؤس پہ سب سے پہلے اپنی عوامی نیشنل پارٹی اور جوائنٹ اپوزیشن جس میں ایم ایم اے، پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ جن کی میں Joint candidate تھی، ان سب کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے ہمارے اس ٹف ٹائم میں بہت مشکل حالات میں میں سیاست کے میدان میں اتری ہوں، میرا ساتھ دیا، میرے خاندان کا اور ہمارے ساتھ بڑھ چڑھ کر انتخابی مہم میں حصہ لیا، جس کی وجہ سے مجھے آج یہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ میرا آج یہاں اس ہاؤس میں آنا اور یہاں پر آپ سب کو مخاطب ہونا یہ Terrorism کے خلاف ایک بہت بڑی Victory ہے، کیونکہ میرے سسر شہید بشیر احمد بلور اور میرے خاوند شہید ہارون احمد بلور یہ دونوں دہشتگردی کے Victims رہ چکے ہیں اور میرا اور میرے بچوں کا، میری پارٹی کے بڑوں کا، ورکرز کا اور خاندان کے بڑوں کا یہ فیصلہ تھا کہ میں ہارون کا نام لے کر اس پارٹی کا ٹکٹ لے کر اس کی سیٹ پر اگر اسمبلی میں آؤں گی تو یہ ہمارا ایک Revenge ہوگا، Terrorists کے خلاف اور آج میں بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتی ہوں کہ ہم یہ جنگ جیت کر اس میدان میں آئے ہیں۔ میں PK-76 کے عوام کی بہت مشکور ہوں کہ جنہوں نے میری قابلیت پر بھروسہ کیا اور انہوں نے یہ اعتماد مجھ پر کیا کہ جیسے پہلے میرے خاندان کے بزرگ ان کی خدمت کرتے رہے ہیں، میں بھی ان کی خدمت میں اس میدان میں اتروں گی اور میں آپ سب کے ساتھ، حکومت

کے ساتھ مل کر لڑ کر ان کا حق لے کر رہوں گی اور اپنے عوام کے جو سارے مسائل ہیں، چھوٹے بڑے، ان شاءاللہ ان کو میں Solve کرونگی۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ ثمر ہارون بلور صاحبہ۔ ہم سب کی ہمدردیاں آپ کے اور آپ کے خاندان کے ساتھ ہیں۔ Now the youngest MPA, Mr. Aghaz Ikramullah Gandapur Sahib۔

<u>جناب آغاز اکرام اللہ گنڈاپور:</u> **اَعُوذُ بِاَللّٰهِ مِنَ ٱلشَّیطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔**
Honourable Speaker! First of all I am really thankful to almighty Allah, secondly I would like to thank my people, people of PK-99 who chose me and I being here is representing my family, my dad who embraced shahadat and he was a part of this Assembly. My shaheed uncle was also a part of this Assembly, my grand dad was a part of this Assembly and I follow their legacy اور مجھے آج بہت زیادہ خوشی بھی ہو رہی ہے، دکھ بھی ہو رہا ہے کہ آج ہمارے بڑے میرے ساتھ نہیں ہیں۔ یہ الیکشن میں نے جن حالات میں کیا، جن حالات سے میں گزرا ہوں، میں نے کافی کچھ سیکھا اینڈ جیسے بھی حالات تھے، میرے خیال میں اگر انسان اللہ پاک پر پورا یقین رکھے تو Success پائی جا سکتی ہے اور جن لوگوں نے میرے ساتھ محبت دکھائی، میری پارٹی نے میرے ساتھ محبت دکھائی، I am really thankful to Imran Khan Sahib اور ہماری پارٹی کا جو منشور ہے، جو وژن ہے، ان شاءاللہ I will try my best کہ میں عمران کا جنہوں نے مجھے چنا ہے، میرے والد اور میرے شہید چچا کے بعد جنہوں نے اس ملک کیلئے قربانیاں دیں، اس صوبے کیلئے قربانیاں دیں، اپنی پوری عمر اسی میں گزاری کہ لوگ خوش رہ سکیں اور اسی میں وہ چلے بھی گئے۔ I never expected کہ I would ever end up here but ٹائم میرے سامنے ہے، لوگ میرے سامنے ہیں، جب میں والد کو اکثر میں کہتا تھا کہ آپ خیال کریں تو ان کا جو پختہ یقین تھا اللہ پاک پر اور وہ مجھے کہتے تھے کہ جتنی زندگی لکھی ہے، اتنی ہی ہے، تو میں ان شاءاللہ اپنے عوام کی خدمت کروں گا، جن لوگوں نے مجھ پر اتنا یقین کیا ہے، Being the youngest ان شاءاللہ مجھے نہیں لگتا کہ ایسی کوئی بات ہوگی، I am capable, I am capable enough because میں نے ہمیشہ اپنے والد کو دیکھا، اپنے انکل کو دیکھا کہ انہوں نے جس طرح کام کیا، جس طرح اسمبلی سنبھالی، مجھے پوری امید ہے کہ میں بھی سنبھال پاؤں گا، میں اللہ پاک سے یہ مدد مانگوں گا کہ جن لوگوں نے مجھ پر یقین کیا ہے، وہ میں کبھی مایوس نہ کر پاؤں گا۔ Again I am really thankful to

اوران شاء اللہ یہ جو پانچ سال ہیں، ان کے وژن پر گزاریں گے، اپنی پارٹی کو Imran Khan Sahib ساتھ لے کر چلیں گے ان شاء اللہ۔ تھینک یو سو مچ۔

جناب سپیکر: Thank you Aghaz Ikramullah Gandapur Sahib!، آپ کے Grand father بھی ہمارے Colleague تھے، شہید اسرار اللہ گنڈاپور بھی ہمارے Colleague تھے اور آپ کے والد محترم بھی، آپ کے خاندان کے ساتھ اور بلور خاندان کے ساتھ اس پورے ایوان کی ہمدردیاں ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: جناب افتخار علی مشوانی صاحب، آج کیلئے ان کی Leave ہے، منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب سپیکر: Demands for grant: میری درخواست ہے To all the honourable Members from both the sides کہ ابھی تک ہم چھ Demands for grant تک پہنچ سکے ہیں اور اگر اس طرح ہم چلتے رہے تو یہ چار پانچ دن لگ جائیں گے، تین چار جو آپ سمجھتے ہیں، کافی لوگ اس پر کل Repeatedly بول بھی چکے ہیں ماشاء اللہ اور بڑی اچھی Suggestions آئی ہیں۔ اپوزیشن اس پر ذرا آپس میں Consensus Develop کرلے تاکہ ہم اس کو جلد از جلد نپٹاتے جائیں اور جن لوگوں نے پہلے بات نہیں کی ہے، آج کوشش ہونی چاہیے کہ ان کو ذرا موقع زیادہ مل جائے تاکہ ان کی Participation بھی اس بجٹ ڈیبیٹ میں شامل ہو جائے۔

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 2018-19 پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 7, the honourable Minister for law, to please move his Demand No. 7, honourable Minister for law.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 15 کروڑ 52 لاکھ 26 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ آبکاری ومحاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ تھینک یو۔

Mr Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion 15 crore 52 lac 26 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Excise and Taxation.

Cut motions on Demand No. 7: Madam Rehana Ismail please.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! میں Excise and Taxation and Narcotics control پر 20 ہزار کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Mr. Khushdil Khan, to please move his cut motion on Demand No. 7.

Mr. Khushdil Khan: Thank you, Mr. Speaker. I move to reduce the amount to one thousand rupees only.

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sardar Hussain Babak Sahab, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب سرار حسین: شکریہ جناب سپیکر! میں سات سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by rupees seven hundred only. Miss Shagufta Malik, to please move her cut motion on Demand No.7.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر! میں چھ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by rupees six thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, to please move your cut motion on Demand No. 7.

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by ten rupees only. Mr. Inayatullah Khan, to please move his cut motion on Demand No.7.

جناب عنایت اللہ: میں سات ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by seven thousand rupees only. Honourable Opposition Leader Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Dmand No. 7.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Thank you ji. Miss Shahida, to please move her cut motion on Demand No. 7.

محترمہ شاہدہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں اس محکمہ پر ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by one lac rupees only. Mian Nisar Gul Sahib, to please move your cut motion on Demand No. 7.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں اس Condition کے ساتھ یہ ڈیمانڈ نوٹس واپس کرتا ہوں کہ مجھے ہائر ایجوکیشن میں تھوڑا ٹائم زیادہ دیا جائے گا، تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn, okay ji. Mr. Zafar Azam Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 7.

جناب ظفر اعظم: جناب! میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, that the total grant may be reduced by one thousand rupees only. Miss Humaira Khatoon, to please move her cut motion.

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر! میں دو سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مائیک کھولیں ان کی، حمیرا خاتون صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب! میں دو سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by two hundred rupees only. Sardar Muhammad Yousaf Sahib, to please move cut motion on Demand No. 7.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! میں چار سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by four hundred rupees only. Mr. Sher Azam Khan, to please move his cut motion, lapsed. Sardar Muhammad Yousaf Sahib.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! اس محکمے کے جو سالانہ گرانٹ کے مطالبات جو منظوری کیلئے پیش کئے گئے، جہاں تک پچھلے پورے سال کی کارکردگی دیکھی جائے تو اس حوالے سے میرے خیال میں کوئی

اس کی تسلی بخش کارکردگی نہیں تھی جس کی وجہ سے بہت سارے معاملات اس سے متعلق تھے، اس میں خاطر خواہ عوام کو فائدہ نہیں ہوا اور صوبے کو بھی فائدہ نہیں ہوا، اس لئے میں نے یہ کٹوتی پیش کی ہے۔

Mr. Speaker: Mian Sahib please. order please, order please.

سردار محمد یوسف زمان: اس کے مطالبات زر میں اتنی بڑی گرانٹ کا مطالبہ کرنا۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز، بڑی سنجیدگی سے گفتگو ہو رہی ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Carry on.

سردار محمد یوسف زمان: تو اتنی بڑی رقم ہے، سالانہ رپورٹ اگر ان سے عوام کو فائدہ ہو، جس سے صوبے کو فائدہ ہو، جس سے ملک کو فائدہ ہو، اس میں کس حد تک پیش رفت ہوئی ہے؟ کم از کم یہ اس ہاؤس کا حق بنتا ہے کہ ہر محکمے کی اپنی جو کارکردگی ہے، سالانہ وہ پیش کرے اور اس پر بحث کی جائے، اس بحث کے بعد یہ جو رزلٹ ہے، اس کو عوام کے سامنے آنا چاہیئے کہ واقعی اس کے اوپر جتنے بھی اخراجات آتے ہیں، وہ اس کا مستحق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی گرانٹ دی جاتی ہے اور اس میں عوام کا پیسہ ہے، عوام کے ٹیکس کا پیسہ ہے اور اس کو بے جا طور پر کوئی خرچ نہیں کر سکتا، اس لئے میں نے یہ کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے کہ جتنے بھی محکمے ہیں، ایک تو ان کی کارکردگی زیر بحث لانی چاہیئے اور اس سے پہلے اس پر ڈیبیٹ ہونی چاہیئے اور جس حد تک، اگر ان کی کارکردگی جو عوام کے مفاد میں ہو گی تو ضرور ہم اس کی حمایت کرینگے لیکن ناقص کارکردگی کی بنا پر محکمے کو اتنی گرانٹ دینا، ان کیلئے پیسہ خرچ کرنا، یہ صوبے کے ساتھ بھی نا انصافی ہے اور عوام کے ساتھ بھی نا انصافی ہے، اس لئے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے، اس کے جو مطالبات زر ہیں جو کئے گئے ہیں، اس کی منظوری نہ دی جائے، شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب۔ محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ!

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر! گزشتہ کئی مہینوں سے ایکسائز آفس میں موٹر سائیکل کی رجسٹریشن پر عائد پابندیوں کی وجہ سے شہریوں اور خاص طور پر تنخواہ دار سرکاری ملازمین کو شدید سفری مشکلات کا سامنا ہے جبکہ شہر میں آٹو رکشہ اور چنگ چی رکشوں کی بھرمار ہے اور یہ ٹریفک کی روانی میں بھی خلل ہے، ایکسائز رکشوں اور چنگ چی اور پرمٹ کی فراہمی سے متعلق کارکردگی پر بحث سامنے لائی جائے، شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، حمیرا خاتون صاحبہ۔ جناب ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: تھینک یو سر! ریونیو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ہمارے صوبے کے ریونیو کا بہت بڑا Source ہے لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ بھی رفتہ رفتہ صوبے پر بوجھ بننے والا ہے، ایک عام فہم بات کرتا ہوں کہ یہاں جو بھی رجسٹریشن کیلئے ای ٹی او آفس میں جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کو کہا جاتا ہے کہ ایجنٹ کے تھرو آ جائیں، ایجنٹ کے تھرو آ جانے کا مقصد آپ بھی جانتے ہیں، ہم بھی جانتے ہیں، اس کی Verification کیلئے کل میں خود اپنی وہیکل کیلئے ای ٹی او آفس، چونکہ ہمارے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا، خاص کر میں فنانس منسٹر کا شکر گزار ہوں کہ آج سیکرٹری حضرات آئے ہیں، کل ہم نے گلہ بھی کیا تھا کہ سیکرٹری اور ذمہ دار لوگ آتے نہیں، تو جب میں ادھر گیا، عام شخص کے روپ میں تو انہوں نے مجھے کہا کہ بھائی آپ کی وہیکل کی رجسٹریشن تب ہو گی جب آپ ایجنٹ کے تھرو آئیں گے، تو یہ ہمارے ریونیو پر بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو بھی ٹرانسپورٹر ہے، خواہ وہ ٹرک والے ہیں، خواہ وہ موٹر والے ہیں، جتنے بھی ٹرانسپورٹرز ہیں وہ دوسرے صوبوں سے رجسٹریشن کروا کے آتے ہیں اور وہ قابل اعتبار ہیں، ان کے قابل اعتبار نہیں ہیں، تو ان سے میری گزارش ہے کہ ان کی کارکردگی ٹھیک کی جائے اور ساتھ ساتھ میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نارکاٹیکس محکمے کو اختیارات کس نے دیئے ہیں؟ یہ نارکاٹیکس جو ہے، سر! اے این ایف وفاقی ادارہ ہے اور وہ نارکوٹیکس کا بھی بھرتے ہیں جب سے یہ نارکوٹیکس کا معاملہ ان کے حوالے کیا گیا ہے تو کالجوں میں، گلیوں میں، عوام میں یہ حشیش ہے، کیا نام ہے اس کا؟ شیشہ ہے-----

جناب عنایت اللہ: آئیس۔

جناب ظفر اعظم: آئیس، شیشہ ہے کہ آئیس ہے، مجھے تو نام نہیں آتا، یہ اتنی عام ہو چکی ہے کہ توبہ کرو، سارے کالجز لرز اٹھے ہیں تو Kindly یہ نارکوٹیکس کا معاملہ ایک سائڈ پر کر لیں اور صوبائی سطح پر اس کا کام ہی نہیں ہے۔ آج پھر جب آپ روڈ پر جاتے ہیں تو سب سے پہلے یہ رجسٹریشن کا نہیں پوچھتے، پوچھتے ہیں کہ ڈگی میں کیا ہے، وہ نشہ مشہ تو نہیں ہے؟ یہ ان کی پہچان میں لگے ہوئے ہیں، یہ اپنے لئے ریونیو اکٹھا کر رہے ہیں، صوبے کیلئے نہیں، لہٰذا اس کی کارکردگی پر منسٹر صاحب خواہ مخواہ غور کر لیں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو ظفر اعظم صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا اور کہتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ ایجنٹ کے تھرو آئیں تو اس کو Probe کریں اور اس کو لے کے آئیں اسمبلی میں یا کسی پراپر فورم میں، تاکہ

اس کا تدارک ہو سکے اور ہمارے آنریبل ایم پی اے خود کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات کہی گئی، مس شاہدہ وحید صاحبہ!

<u>محترمہ شاہدہ</u>: جناب سپیکر! یہ محکمہ جو کہ خود ریونیو جمع کرنے کا ادارہ ہے، مگر اس کیلئے ایک بڑی رقم مختص ہے، بلکہ محکمہ کی کارکردگی انتہائی خراب ہے، ٹیکس جمع کرنے کا نظام ناقص ہے جبکہ اس محکمے کے حوالے سے عوامی شکایات بھی بہت ہیں، اس لئے میں اس محکمے کیلئے ایک لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: مسٹر عنایت اللہ خان صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایک تو جو ظفر اعظم لالا نے بات بتائی، میں اس کو منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک دوسرے 'اینگل' سے لاؤنگا، 18th Amendment کے بعد نارکا ٹیکس جو ہے وہ Devolved subject ہے اور یہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس چلا گیا تھا، اس کے نتیجے میں ایک بل اسمبلی کے اندر Introduce کیا گیا، کیبینٹ سے بھی Approve ہوا لیکن اس پر پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Observations آئیں، پولیس اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے، پھر اس کیلئے کمیٹی بنادی گئی، اس کمیٹی میں ایک ممبر تھا اور وہ جو اختلافات تھے، وہ Resolve ہو گئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ لاء پھر اسمبلی سے پاس کیوں نہیں ہوا ہے؟ اور یہ جو ملک ظفر اعظم صاحب کہہ رہے ہیں، وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ وہ لاء پاس نہیں ہو سکا، اس لاء کے Passage کے بعد اس کیلئے سسٹم ڈیویلپ نہیں کیا جا سکا، اس لئے منسٹر صاحب بتائیں کہ وہ کیوں پاس نہیں ہوا اور کہاں ہے، کس سٹیج پر ہے؟ میں منسٹر صاحب سے یہ بھی گزارش کرونگا کہ وہ ایوان کو آگاہ کریں کہ اس محکمے نے ابھی تک کیا ریفارمز کئے ہیں، کیونکہ فنانس منسٹر صاحب جو Fiscal space کی بات کرتے ہیں، اس میں یہ محکمہ بڑا Critical اور Decisive ہے، بڑا Important ہے، ہم ہمیشہ اس محکمے کو Underestimate کرتے ہیں، اس کو Ignore کرتے ہیں اور اس کو وہ توجہ نہیں دیتے جس کو دینی چاہیئے، نہ اس کے منسٹرز کے حوالے سے، نہ سیکرٹری کی حوالے سے، اس لئے یہاں Collection کم ہوتی ہے اور Fiscal space create نہیں ہوتا ہے۔ آپ کا Own source revenue جو ہے وہ Stuck رہتا ہے تو اس کی جو ریونیو اتھارٹی ہے، اس کو Vitalize کرنے کیلئے، Rational کرنے کیلئے، Effective بنانے کیلئے، Vibrant بنانے کیلئے وہ کیا Steps اٹھا رہے ہیں؟ تاکہ Fiscal space create ہو اور اس محکمے کے اندر ہم سب سمجھتے ہیں، ظفر اعظم لالا نے اشارہ کیا کہ یہاں یہ Known ہے،

صوبائی حکومت کے اندر جو کرپشن کیلئے Known محکمے ہیں، ان میں یہ بھی ایک محکمہ ہے، آپ اس کرپشن کو کنٹرول کرنے کیلئے کیا Steps اٹھا رہے ہیں اور اس محکمے کے اندر Collection کو بہتر بنانے کیلئے، Transparency لانے کیلئے، Automation کیلئے آپ کیا کر رہے ہیں، ابھی تک آپ نے Automation کیلئے کیا Steps اٹھائے ہیں؟

جناب سپیکر: شکریہ، عنایت اللہ خان صاحب۔ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! اصل بات اس محکمے کی ناقص کارکردگی کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ خیبر پختونخوا میں گاڑیوں پر جو نمبر لگے ہوئے ہیں، اگر اس محکمے کی کارکردگی ٹھیک ہو تو ہمارے صوبے کی گاڑیاں اسلام آباد میں رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور اسلام آباد کے نمبر کے اوپر لوگ اعتماد کرتے ہیں لیکن ہمارے صوبے کا جو نمبر ہے، اس کی رجسٹریشن کے اوپر اعتماد نہیں کرتے۔ اس وقت تک اس پر اعتماد نہیں بڑھے گا اور ریونیو بھی اس لئے کم آتا ہے اور پچھلے سال جو اہداف مقرر کئے گئے تھے، اس محکمے کے ریونیو کیلئے وہ دس پرسنٹ بھی وہ اکھٹا نہیں کر سکے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میں نے جو کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے، اس محکمے کی ناقص کارکردگی کو دیکھتے ہوئے، یہ میں نے اپنی تحریک، گو کہ میں تو بات کرنا چاہتا تھا، اس لئے میرا یہ خیال تھا کہ منسٹر صاحب بھی کچھ اپنی کارکردگی دکھائیں اور اس کے اندر جو کرپشن ہو رہی ہے، منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ اس کے اوپر کنٹرول کریں، یہ ان کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو نلوٹھا صاحب۔ مس شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: جی، مسٹر سپیکر! یہ جو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ہے، میرے خیال میں بہت سے کوئسچنز اس پر Raise کئے گئے ہیں، پچھلی جب ہماری حکومت تھی، اس وقت بھی میں ایکسائز سٹینڈنگ کمیٹی کی ممبر تھی لیکن اس حوالے سے ابھی تک میں نے دیکھا ہے کہ کوئی Improvement اس ڈیپارٹمنٹ میں نہیں آئی اور اکثر یہ بات کی جاتی تھی، جب بھی ان کے آفیسرز سے بات کرتے، اپنی پروموشن کے حوالے سے ان کو ذاتی فکر ہوتی ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی۔ ایک اور بات جو کہ گاڑیوں کے حوالے سے میں کرونگی، جو گاڑیاں چوری ہوتی ہیں، جو پکڑی جاتی ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ اس میں جو میجارٹی ہوتی ہے، اس کے کانسٹیبل جو ہوتے ہیں ایکسائز کے، یا ان کے جو انسپکٹرز ہوتے ہیں، ان کے پاس چار چار، پانچ پانچ گاڑیاں ہوتی ہیں، ان کی فیمیلیز کے پاس ہوتی ہیں، تو کیا ڈیپارٹمنٹ کی یہ Responsibility نہیں بنتی کہ وہ اس پر بھی چیک رکھے؟ یہ لوگ ویئر ہاؤس لے جاتے ہیں، پھر وہاں

سے کہاں پر لے جاتے ہیں، تو پورے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے جتنے بھی لوگ ہوتے ہیں، ان کے پاس یہ ساری گاڑیاں ہوتی ہیں اور وہ ان کا Misuse کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ یہاں پر عنایت صاحب نے اینٹی نارکاٹیکس کے حوالے سے بھی بات کی، میرے خیال میں وہ بالکل 18th Amendment کے بعد صوبے کا اختیار ہے لیکن اس حوالے سے بھی ابھی تک ہمیں وہ خاص ملنے کو نہیں ملا کیونکہ اس پر بھی بار بار ایکسائز ڈیپارٹمنٹ یہ بات کرتا ہے کہ ہم وہ کرتے ہیں، پھر پولیس ہم سے لے لیتی ہے لیکن ابھی ان کے پاس ہے تو ابھی تک وہ قانون سازی شاید نہیں ہو سکی لیکن 'پراپر' جو میکنزم ہے، اس ادارے کی جو کارکردگی ہے، میرے خیال میں وہ بالکل صفر ہے، اس وجہ سے میں نے اس پر اپنی کٹ موشن پیش کی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، مس شگفتہ ملک صاحبہ۔ جناب سردار حسین بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں آپ سے ایک منٹ اور بھی لونگا، چونکہ موقع نہیں ملا اور آج ہمارے نئے ممبران نے حلف اٹھایا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو ان کو مبارکباد دینا ضروری ہے، میں تمام ممبران کو، ہمارے صوابی کے عاقب اللہ خان، نوشہرہ کے ہمارے محترم لیاقت خان اور اسی طرح ہمارے خٹک صاحب کے بیٹے ابراہیم خان، عبدالسلام خان اور ہمارے بہت ہی قریبی اور جس خاندان نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں، آغاز خان، اسی طرح ثمر بلور بی بی اور تمام ممبران کو میں مبارکباد دیتا ہوں۔ جس طرح انہوں نے خود اس جذبے کا اظہار کیا کہ اپنے علاقے اور اپنے صوبے کے عوام کی خدمت کریں گے، ہمیں بھی امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ لوگ اپنی خدمت جاری رکھیں گے اور یقیناً مسٹر سپیکر! جس طرح آپ نے کہا کہ اس صوبے میں بہت سارے ایسے خاندان ہیں، جنہوں نے دہشت گردی کے خلاف بہت بڑی قربانیاں دی ہیں، میرے خیال میں انسان کے پاس الفاظ نہیں ہوتے کہ ان قربانیوں کو کن الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرے لیکن شکر الحمد للہ جس کرسی پر میں نے اسرار اللہ گنڈاپور کو دیکھا تھا، جس کرسی پر میں نے اکرام اللہ گنڈاپور شہید کو دیکھا تھا، آج اس کے بیٹے آغاز کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بڑے محترم جو میں یہ کہتا ہوں کہ 'آفیشلی' جس کو شہیدوں کے سردار کا لقب دیا گیا ہے، بشیر بلور صاحب، درانی صاحب کو معلوم ہے، اسی کرسی پر بیٹھتے تھے اور اس کے بعد پھر ہارون بلور جو ہمارے بھائی تھے، اس کی Wife آج یہاں پر بیٹھی ہیں، تو ہم امید رکھتے ہیں ان شاء اللہ کہ یہ اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ میں اپنی کٹ موشن، دو تین تجاویز لے آنے کی میں کوشش کرونگا، ایک تو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ اور لاء منسٹر صاحب اگر یہ نوٹ کر لیں، جب سے صوبہ سرحد سے، N-W.F.P سے

جب یہ خیبر پختونخوا بنا تو ہماری حکومت نے Officially notify کیا ہے، پہلے ہم N-W.F.P کہتے تھے، ابھی KPK کہتے ہیں تو یہ KPK نہیں ہے، یہ One word ہے، وزیر قانون صاحب! یہ خیبر پختونخوا یا تو پورا لکھنا چاہیئے یا اس کو KP لکھنا چاہیئے، تو میں یہ نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ Officially گاڑیوں کی نمبر پلیٹس پر KPK لکھا گیا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے، جو کہ نوٹیفیکیشن کے برعکس ہے تو لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو یا خیبر پختونخوا لکھا جائے یا KP لکھا جائے۔ جناب سپیکر! ٹیکسیشن کے حوالے سے حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ 2008 سے لے کر 2013 تک یہاں پر بدقسمتی سے Militancy peak پر تھی لیکن مرکز میں پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کی جو مخلوط حکومت تھی، یہ صوبہ Exempt تھا تمام ٹیکسز سے، یہ صوبہ جو تھا، یہ Exempt تھا، پھر پی ٹی آئی کی حکومت آئی، پچھلے Tenure میں تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ Militancy hit area ہے، جتنا ہو سکے، Tax exempt ہونا چاہیئے۔ ریونیو یعنی جو ٹیکسیشن کے حوالے سے پراپرٹی ٹیکس میں جو اضافہ ہوا ہے، آپ لوگ اندازہ کریں کہ جو انتقالات کی فیس ہے، وہ اتنی بڑھ گئی ہے کہ غریب لوگ ابھی انتقالات نہیں کر سکتے ہیں، اس وجہ سے ہمارے صوبے کے ریونیو پر بہت بڑا اثر پڑا ہے تو وہ جو ٹیبل ان لوگوں نے بنایا ہے، اسے اگر Revise کر لیں تو میرے خیال میں یہ بھی بہتر رہے گا اور میں یہ بھی پوچھنا چاہ رہا ہوں، وزیر قانون صاحب سے کہ اس وقت ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ٹوٹل کتنے محکمے ہیں؟ اگر اس کا جواب دیں تو پھر میں اس کو واپس لے لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بابک صاحب۔ جناب خوشدل خان صاحب!

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> Mr. Speaker! Thank you very much۔ یہ جس محکمے کے بارے میں یہ پیش ہو رہا ہے، یہ ایکسائز ٹیکسیشن اینڈ نارکاٹکس کنٹرول پر اور یہ ڈیپارٹمنٹ وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے ساتھ Retain کیا ہے جو کہ بہت Important department ہے۔ میں سردار حسین بابک کی اطلاع کیلئے عرض کرونگا، شاید وزیر قانون صاحب کو اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس اکیس محکمہ جات ہیں اور یہ محکمے جس پر ہم بات کر رہے ہیں، ان کیلئے انہوں نے کافی Huge amount رکھی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ Important department جو ہے، یہ ریونیو Generate کر رہا ہے کیونکہ یہ لوگوں سے ٹیکسز لیتا ہے، لوگوں پر، عوام پر ٹیکس لگاتے ہیں، رجسٹریشن کی فیس لیتے ہیں، نارکاٹکس کنٹرول کرتے ہیں لیکن Last year کا جو بجٹ ہے جو کہہ رہے تھے کہ اس

میں 105 ارب خسارہ ہوا ہے تو آیا ہاؤس کو یہ بتانا چاہیئے کہ یہ خسارہ کہاں سے پورا کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ جب ایک ڈیپارٹمنٹ جو ریونیو کیلئے وجود رکھتا ہے اور وہ اپنے کام اور کارکردگی سے وہ Revenue collection نہیں کر رہا ہے تو کیا اس کیلئے اتنا Huge amount کو رکھنا چاہیئے؟ جو ہمارا ایک غریب صوبہ ہے، Already ہم قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں، تو میں یہ کہتا ہوں کہ ان کی کارکردگی کے مطابق یہ Huge amount نہیں رکھنی چاہیئے، بلکہ اس کو Reduce کرنا چاہیئے۔ مسٹر سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب ہمارے محترم ہیں اور اس معزز ہاؤس کے معزز ممبر بھی ہیں، 15 تاریخ کے بعد وہ اس ہاؤس میں تشریف نہ لاسکے، حالانکہ ان کے پاس اکیس ڈیپارٹمنٹس ہیں اور سب ڈیپارٹمنٹس بہت اہم ہیں، ٹھیک ہے ہمارے لاء منسٹر ان کے Behalf پر بات کر رہے ہیں کیونکہ The cabinet is responsible, collectively responsible ہے، کل میں نے ایک ویڈیو دیکھ لی اور مجھے بہت افسوس ہوا کہ وزیراعلیٰ صاحب کو وردی والے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر زور سے موٹر کار میں بٹھا رہے ہیں، گاڑی میں بٹھا رہے ہیں جس طرح ایک مجرم کو کوئی پکڑ کر لے جا رہا ہے اور وہ پیچھے زور لگا رہے ہیں اور یہ آگے زور لگاتے ہیں، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارے وزیراعلیٰ صاحب کی یہ بے عزتی ہے، اس ہاؤس کی اور وہ اس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں، اس کے بعد وہ وزیراعلیٰ بن گئے ہیں تو اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس کے خلاف موشن لانی چاہیئے کہ اس طرح کیوں ہو رہا ہے ایک عوامی نمائندے کے ساتھ؟ ایک عوامی نمائندے کو بات کرنے نہیں دیتا ہے، اس کو میڈیا سے لے جا رہا ہے، تو یہ اچھی بات نہیں، لہذا میں عرض کرتا ہوں کہ جو بھی ہوا، اچھا نہیں ہوا۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جناب خوشدل خان صاحب۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ!

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن چونکہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کیلئے ایک ارب 15 کروڑ 52 لاکھ 26 ہزار کی ڈیمانڈ کی جارہی ہے جو کہ بہت زیادہ ہے، جس طرح سب ممبران نے بات کی، ظفر اعظم نے، اس کی بات میں سیکنڈ کرنا چاہتی ہوں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ اپنے لئے بھی ریونیو جمع کرتا ہے اور ڈیپارٹمنٹ والے اپنے لئے بھی کرتے ہیں اور یہ نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کا جو Misuse ہے، اس کیلئے اور یہ ایجنٹ کے تھرو جو رجسٹریشن ہوتی ہے، اس کا سدباب کیا جائے۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Law Minister Sahib, please respond.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرنا چاہونگا، جو آنریبل ممبرز جنہوں نے کٹ موشنز پیش کی ہیں، سردار یوسف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، حمیرا خاتون، ظفر اعظم صاحب، میاں نثار گل صاحب، شاہدہ وحید صاحبہ، اکرم خان درانی صاحب، عنایت اللہ خان صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب، شگفتہ ملک صاحبہ، سردار بابک صاحب، خوشدل خان صاحب اور ریحانہ اسماعیل صاحبہ، جس طرح میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ کٹ موشنز جمہوریت کا بھی حسن ہیں اور اس ہاؤس کا بھی حسن ہیں، اپوزیشن کٹ موشنز پیش کرتی ہے اور میرے خیال میں They keep us on our toes جو گورنمنٹ کے ممبرز ہوتے ہیں اور جواب بھی آ جاتا ہے اور وضاحت بھی ہو جاتی ہے تو میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں Individually پہلے تو میں میاں نثار گل صاحب، ظفر اعظم صاحب، اکرم خان درانی صاحب ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کٹ موشنز Withdraw کر لی ہیں، باقی جو ممبران ہیں، ان کو میں Individually, I try to answer their question۔ سردار یوسف صاحب کا ایک جنرل اعتراض تھا، اس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کہ اس کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے، تو ابھی 'جنرلی' اس ڈیپارٹمنٹ نے جو Last year کیا ہوا ہے اور اگلے سال ان کا جو ہدف ہے اور جو ریفارمز ہیں تو وہ میں ابھی بتاؤں گا، سردار یوسف صاحب کیلئے بھی اور ہاؤس کے Benifits کیلئے بھی، یہ Specific questions جو Raise ہوئے ہیں، حمیرا خاتون صاحبہ نے موٹر سائیکل رجسٹریشن کی بات کی ہے تو میں نے ابھی جو معلومات حاصل کی ہیں ڈیپارٹمنٹ سے تو یہ بے شک کچھ دنوں کیلئے یہ Registration suspend ہوئی تھی اور وہ چونکہ گورنمنٹ نے جو نان فائلرز تھے، ایف بی آر نے ان پر Ban لگایا ہوا تھا تو اس وجہ سے کچھ دنوں کیلئے یہ Ban آیا تھا، ابھی میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ ابھی جو موٹر سائیکل رجسٹریشن پر جو Ban ہے وہ ہٹ چکا ہے تو آنریبل ممبر کی یہ جو Query تھی، میرے خیال میں وہ ابھی ٹھیک ہو گئی ہے۔ دوسرا اس وقت ظفر اعظم صاحب کا کوسچین تھا کہ رجسٹریشن پراسیس جو ہے وہ Unsatisfactory ہے تو ان کے Benifit کیلئے اور ہاؤس کے Benifit کیلئے میں بتانا چاہونگا کہ بہت ریفارمز ہوئے ہیں اس ڈیپارٹمنٹ میں، یہ جو وہیکل رجسٹریشن کا ڈیپارٹمنٹ نے ایک Goal set کیا تھا کہ ایک دن کے اندر اندر جو ہے، One day operation یہ سارا ہوگا کہ کوئی نیا Apply کرے گا رجسٹریشن کیلئے تو ان کو ایک دن کے اندر اندر رجسٹریشن، Temporary registration کم از کم وہ حاصل ہو گی۔ چونکہ یہ ایک پریکٹیکل بات بھی ہے کہ پھر

Verification کیلئے یہ ڈاکومنٹس تو جاتی ہیں لیکن میں یہ Assurance دلانا چاہونگا ظفر اعظم صاحب کو اور ممبرز کو بھی کہ ڈیپارٹمنٹ کی جو پالیسی ہے وہ یہ ہے کہ ایک دن کے اندر اندر کم از کم جو Temporary registration ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ جناب ظفر اعظم صاحب نے اینٹی نارکاٹکس فورس کے بارے میں بات کی ہے تو عنایت اللہ صاحب نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے، Sir, the legislation is ready، بل تیار ہے،اس پر Last tenure میں بہت کام ہو چکا ہے، چونکہ 18th amendment کے بعد یہ محکمہ جو ہے یا یہ سبجیکٹ جو ہے، یہ پراونس کو Devolve ہوا ہے تو اس کیلئے Last tenure میں بہت سارا کام ہو چکا ہے، بل تیار ہے اور ان شاءاللہ یہ چونکہ بہت زیادہ Important ایک بل ہوگا اور Important قانون سازی ہوگی کہ اینٹی نارکوٹکس فورس پراونشل لیول پر Legally اپنا کام شروع کر سکے تو میرے خیال میں یہ بجٹ اجلاس جب ختم ہوگا اور Next cabinet جب منعقد ہوگی تو یہ میری کمٹمنٹ ہے، کم از کم میں کیبنٹ کے سامنے اس بل کو،اس کو کیبنٹ سے پہلے پہلے دیکھ کے اس میں جو Vet ہونی ہے، جو اگر تھوڑا بہت کام رہتا ہے، وہ کروا کے ان شاءاللہ Next cabinet meeting میں ہم اس بل کو لائیں گے، کیونکہ یہ بہت زیادہ ضروری ہے۔جناب سپیکر! آئس ایک ڈرگ ہے، Synthetic drug ہے اور بہت زیادہ، میرے خیال میں آج کل یہ بہت زیادہ معاشرے میں پھیل چکا ہے اور بہت زیادہ چونکہ کسی بھی اس طرح کے ڈرگ کے نقصانات بہت ہوتے ہیں۔جناب سپیکر! اس پر ہم نے کام Already حکومت کے پہلے ہی دن سے شروع کر لیا ہے، ہمارا پلان یہ ہے،اس پر کام شروع ہو چکا ہے کہ اس ڈرگ کی روک تھام کیلئے اور اس کے Use کی روک تھام کیلئے جو Specialized legislation ہے وہ ہم کرنے جا رہے ہیں اور میرے خیال میں اس پر سپیکر صاحب بھی آگاہ ہیں، ہماری بات ہو چکی ہے تو آئس ڈرگ جو ہے، اس کی روک تھام کیلئے Special legislation, special law جس میں سخت سزائیں اور اس کی روک تھام کیلئے سخت اقدامات ان شاءاللہ ہونگے۔اس کے علاوہ شاہدہ وحید صاحبہ نے محکمے کی جو Tax collection ہے اور ممبرز نے بھی اس کے بارے میں بات کی ہے، جناب سپیکر! میں کچھ فگرز ایوان کے سامنے پیش کرنے کی اجازت مانگوں گا۔ جناب سپیکر! یہ محکمہ بہت Improve ہوا ہے، جب خیبرپختونخوا ریونیو اتھارٹی 18th amendment کے بعد ہم نے سائن کئے تو اس کے بعد بہت زیادہ Tax collection میں Improvement آئی ہے اور اگر آنریبل ممبرز تھوڑا سا توجہ دیں تو یہ فگرز میں بتا دیتا ہوں، چونکہ بہت

انٹرسٹ اس سائڈ سے تھا کہ کیا کارکردگی ہے؟ جو Last financial year تھا 2017-18 جناب سپیکر! KPRA recovered an amount of rupees 10.508 billion، یہ ریونیو KPRA نے Collect کیا ہے، ٹارگٹ 12.50 بلین تھا۔ اس طرح اس سال کا جو اس وقت تک An amount of rupees 2.5 billion has been recovered in the first quarter، ٹارگٹ جو ہے وہ 15 بلین، تو میرے خیال میں محکمہ اپنے Targets achieve کرنے کیلئے بہت صحیح طریقے سے جارہا ہے۔ جناب سپیکر! 2013-14 میں اس محکمے نے 6.063 بلین ٹارگٹ Achieve کیا تھا، 2017-18 میں 10.508 بلین یعنی 6 بلین سے تقریباً 11 بلین تک ہم آ گئے ہیں تو محکمہ جو ہے وہ Improvement کی طرف جارہا ہے لیکن جس طرح فنانس منسٹر نے بھی اپنی سپیچ میں بتایا تھا، Improvement کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے، ان شاء اللہ اس پر کام کریں گے اور جو ہمارے اپوزیشن کے تجربہ کار ممبرز ہیں، ان سے بھی اس میں 'فیڈ بیک' لیں گے کیونکہ قانون سے بھی Related لوگ ہیں، ٹیکنیکل لوگ بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب! Short کریں اور ریکویسٹ کریں آنریبل ممبران سے۔

<u>وزیر قانون:</u> تو سر! میری یہی رائے ہے کہ ہم ان شاء اللہ اپوزیشن کے جتنے بھی ممبرز ہیں، ان شاء اللہ ان سے ہم رائے بھی لیں گے اور ان کی 'فیڈ بیک' ایڈجسٹ بھی کریں گے۔ جناب سپیکر! اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے نمبر پلیٹس کی بات کی ہے، ان کی انفارمیشن کیلئے جتنے بھی Backlogs تھے، نمبر پلیٹس کیلئے وہ کلیئر ہو چکے ہیں، ابھی ایک بھی نمبر پلیٹ وہ اس وقت ڈیپارٹمنٹ کے پاس پینڈنگ نہیں ہے۔ عنایت اللہ خان صاحب نے اٹھارہویں ترمیم، وہ میں نے Already بتا دیا بل، وہ تو واقف ہے کہ زیادہ ہے کیونکہ Last government میں وہ رہ چکے ہیں تو جو اس پر Home work ہو چکا ہے، بل ہم پیش کردینگے، کرپشن ہر ڈیپارٹمنٹ میں اور دنیا کے ہر ملک میں موجود ہے لیکن یہ چونکہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، یہ ہمارا Slogan ہے، Basically zero tolerance for corruption تو ان شاء اللہ یہ میں فلور آف دی ہاؤس پہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ جس ڈیپارٹمنٹ میں بھی کرپشن پکڑی گئی تو قانون کے مطابق ان شاء اللہ سخت سے سخت سزا دی جائے گی اور کرپشن جو ہے وہ ہم Tolerate zero percent، ہم بالکل Tolerate نہیں کرینگے، یہ میری Commitment ہے فلور آف دی ہاؤس پہ۔ (تالیاں) آٹومیشن کے بارے میں بات ہوئی تو ہم نے ایک سمارٹ کارڈ اس ڈیپارٹمنٹ نے متعارف

کرایاہے،ان شاءاللہ جلد وہ آ جائے گا،اس سمارٹ کارڈ سے اور بھی ہمیں فائدہ ہوگا۔آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہم رابطے میں ہیں،ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو ان شاءاللہ اور بھی Transparent اور Digitalize کیا جائے گا۔ سردار بابک صاحب نے نمبر پلیٹ پہ جو خیبر پختونخوا لکھا ہوتا ہے تو Privately اگر کسی نے KPK لکھا ہے تو وہ لکھا ہوگا اور جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سرکاری جو ایشو ہوتا ہے،اس پہ وہ پورا خیبر پختونخوا لکھا ہوتا ہے اور میں Agree کرتا ہوں کہ بابک صاحب کے ساتھ اکثر ہم میٹنگز میں جب بیٹھے ہوتے ہیں تو یہ اکثر Awareness نہیں ہوتی،یہ 'خیبر' ایک لفظ ہے اور 'پختونخوا' دوسرا لفظ ہے،اس طرح نہیں ہے کہ 'خیبر' ایک لفظ ہے،'پختون' دوسرا لفظ ہے اور 'خوا' جو ہے وہ تیسرا لفظ ہے،یہ میرے خیال میں سب ڈیپارٹمنٹ کو بھی کلیئر ہونا چاہیے۔جہاں تک ایکسائز کی بات ہے تو سرکاری طور پر ایشو ہونے والی رجسٹریشن پلیٹس پہ خیبر پختونخوا ہے،Privately اگر کوئی کر رہا ہے تو ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھ رہا ہے اور میرے خیال میں That is illegal،یہ ہدایات جاری ہو چکی ہیں کہ اس طرح کی نمبر پلیٹ کو ضبط کر دیا جائے اور یہ جو سرکاری نمبر پلیٹس ہیں،صرف وہی رہیں گی۔ شگفتہ ملک صاحبہ نے یہ کہا ہے کہ سٹاف کے پاس ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی جو گاڑیاں ہیں،میرے خیال میں اگر ایک بھی Illegal ہے تو وہ مجھے پوائنٹ آؤٹ کریں،میرے پاس لے آئیں،سیشن کے بعد لے آئیں،سیشن کے دوران لے آئیں، ان شاءاللہ اگر Illegal ایک بھی گاڑی اس طرح الاٹ ہوئی ہوگی تو حکومت اس کو واپس بھی کرے گی اور سزا بھی ان شاءاللہ دی جائے گی۔چیف منسٹر صاحب کے پاس کتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں؟تو میرے خیال میں جواب خوشدل خان صاحب نے دیا ہے کہ وہ اکیس ہیں،ویسے میرے پاس جو جواب آیا تو وہ سترہ ہیں، ہو سکتا ہے،چلیں میں Benefit of the doubt دے دیتا ہوں،ہو سکتا ہے کہ اکیس ہوں لیکن ان شاءاللہ میری جتنی انفارمیشن ہے،عنقریب کیبینٹ کی Expansion ہوگی تو کم از کم اپوزیشن کا یہ گلہ کہ چیف منسٹر کے ساتھ ڈیپارٹمنٹس بہت زیادہ ہیں تو As per my information کیبینٹ Expand ہوگی اور یہ ڈیپارٹمنٹس جو ہیں،یہ مختلف وزراء کو دیئے جائیں گے،اور بھی ان شاءاللہ کارکردگی میں بہتری آئے گی۔ جناب سپیکر! تمام آنریبل ممبرز میرے لئے بہت قابل احترام ہیں اور یہاں پر میاں نثار گل صاحب بیٹھے ہے،کل انہوں نے فلور پہ کمشنر صاحب کی بات کی تھی اور Immediately کل ان کو ریلیز مل گیا تھا،ان کا جو ایشو تھا وہ ہم نے حل کروایا۔اس طرح اور بھی ممبر جو بیٹھے ہیں،میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں،ہم ہمیشہ ادھر آپ کیلئے موجود ہیں،آپ

ہمارے لئے محترم ہیں، یہ ہم سب کا ہاؤس ہے، Kindly اگر یہ کٹ موشنز Withdraw ہو جائیں تو بہت مہربانی ہو گی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب! ہماری گیلری میں عبدالولی خان یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس آج تشریف رکھتے ہیں، میں انہیں اپنی طرف سے اور اسمبلی کے تمام ممبران کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یونیورسٹی کا ایک سٹوڈنٹ تھا جس نے یونیورسٹی میں خودکشی کی تھی، وہ فیس ادا نہیں کر سکا تو اس کیلئے بھی اگر دعائے مغفرت یہاں پہ ہو جائے، اس پر بھی بات ہو جائے کہ اس بیچارے کے پاس پیسے نہیں تھے، نوجوان لڑکا تھا، اس نے خودکشی کر لی تھی کیونکہ ایک سال اس کا ضائع ہو گیا تھا، تو آپ چونکہ خود بھی ایک والد ہیں ظاہر ہے، سوچیں کہ اس بچے کے والدین کا کیا حال ہو گا؟

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب! اس بچے کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: ان شاء اللہ بجٹ اجلاس کے بعد میں نے اپنے سیکرٹریٹ کو ہدایات دی ہیں کہ تمام یونیورسٹیز اور کالجز کو باری باری Invite کیا کرے، جیسا کہ CPA میں وہاں جو ممالک ہیں، اداروں کو Invite کرتے ہیں اور سٹوڈنٹس آتے ہیں اسمبلی میں اور وہ کارروائی دیکھتے ہیں تاکہ ان کو قانون سازی کے بارے میں اور دیگر چیزوں کے بارے میں آگاہی حاصل ہو سکے، تو ان شاء اللہ آئندہ ہر سیشن میں ہم Different universities اور کالجز کو باری باری دعوت دینگے، جتنے لوگ ہم Accommodate کر سکتے ہیں۔ منسٹر صاحب نے کٹ موشن واپس لینے کی درخواست کی ہے، سردار یوسف صاحب! منسٹر صاحب نے کٹ موشن واپس لینے کی درخواست کی ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے، اس لئے میں یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب۔ حمیرا خاتون صاحبہ!

محترمہ حمیرا خاتون: جی، میں محترم وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کے ایک حصہ کا تو کافی تفصیل سے جواب دے دیا ہے، اب اگر دوسرے حصے کا بھی مہربانی فرما کے بتادیں کہ رکشوں اور چنگ چی کے پرمٹ کے بارے میں پوچھا گیا تھا، اس کا اگر بتادیا جائے تو شکریہ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں ایشورنس دلاتا ہوں آنریبل ممبر صاحبہ کو کہ اجلاس کے بعد یا اجلاس کے دوران، ابھی جب ٹائم مل جائے تو وہ اگر مجھے Specific اس کی ڈیٹیل دے دیں تو ڈیپارٹمنٹ والے بھی بیٹھے ہیں، ان شاء اللہ We will sort it out۔ جی اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ابھی بات کر لیں یا وقفے میں، جناب ظفر اعظم صاحب نے تو پہلے Withdraw کر لی، آپ کا شکریہ۔

جناب ظفر اعظم: جی ہاں، واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہدہ وحید صاحبہ!

محترمہ شاہدہ: میں اس بات سے مطمئن ہو گئی ہوں اور میں اپنی کٹوتی واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: سر! میں کٹ موشن تو واپس کرتا ہوں لیکن ایک چھوٹی سی گزارش یہ کرتا ہوں، اس پہ منسٹر صاحب Respond کریں کہ جب بھی ہم کہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس کے حوالے سے بتائیں، Future vision of plan کے حوالے سے بتائیں تو یہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کچھ لکھے سوالات کے جوابات دے دیتے ہیں، یہ ہمیں بتائیں گے کہ جو حکومتی ڈیپارٹمنٹس ہیں، جب ہم ان کی پرفارمنس کی بات کرتے ہیں تو ان کی پرفارمنس آڈٹ، مطلب کیسے اس کو Measure کیا جائے گا؟ اس کیلئے اگر اپوزیشن یہ سوال پوچھتی ہے کہ کسی محکمے کی کیا کارکردگی ہے؟ کوئی تین مہینے بعد، چار مہینے بعد، پانچ مہینے بعد، چھ مہینے بعد کوئی پرفارمنس آڈٹ کسی ڈیپارٹمنٹ کی ہو سکتی ہے، کوئی Bench Marks ہو سکتے ہیں کہ جس کی بنیاد پہ اسمبلی کو بھی آگاہ کیا جائے، کوئی بھی اگر اس ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس کے حوالے سے پوچھ سکے تو اس کو Properly measure کیا جا سکے، تھینک یو۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! بالکل It's a very good suggestion اور میرے خیال میں پریکٹیکل بات بھی ہے، میں نے تو کچھ اس ڈیپارٹمنٹس کی، Basically it`s revenue

generation departmentتو وہ میں نے فگرز تو شیئر کئے ہیں کہ 2014-15 میں کیا حالات تھے، 6.276 بلین، اور اس وقت چلے گئے ہیں 10.508 بلین پہ اور یہ First quarter جو ہے وہ 2.5 بلین تو یہ ہیں، اس کے علاوہ جو ریفارمز یہ لا رہے ہیں تو ان کے بارے میں بھی کمپلینٹ سیل Establish کر لیا گیا ہے، جنرل پبلک کے Grievances سننے کیلئے یہ جو وہیکل رجسٹریشن اور ٹیکسیشن سسٹم ون ڈے رجسٹریشن کا جو پراسیس ہے، وہ کر لیا گیا، Backlog of number plates کلیئر ہو چکا ہے ، سپیشل نمبرز، اس طرح Next generation smart card system جو Introduce ہو رہا ہے، اس کے علاوہ Tax facilitation centers چھ ڈسٹرکٹس میں کرنے ہیں، اس طرح جو بات عنایت اللہ صاحب نے کی ہے کہ اس کو Evaluate کرنا Periodically ان ڈیپارٹمنٹس کا، تو اس میں ایک ہمارا Already پی ٹی آئی نے جو Hundred Days Plan دیا ہوا ہے، وہ مرکز میں بھی ہے اور پراونس میں بھی ہے تو ہم Regularly، میرے خیال میں Weekly meetings ڈیپارٹمنٹس کی ہو رہی ہیں، چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں اور وہ Evaluate اور مانیٹر ہو رہے ہیں کہ وہ کیا کیا Achievements کر رہے ہیں؟ بلکہ وہ تو ابھی جو آن لائن سسٹم ہے، اس پر بھی یہ آ جائے گا اور پھر اس سے بھی کوئی عام آدمی بھی اس کو مانیٹر کر سکے گا، جو ہم کہہ رہے ہیں اور جو Achievements ہوں گی تو ان شاء اللہ یہ میں یقین دہانی کرواتا ہوں، مجھے فنانس منسٹر صاحب نے بھی ایک نوٹ پیش کیا ہے، ہماری جو فلاسفی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے لئے ٹارگٹس Set کرنے ہیں، اپنے لئے Benchmarks ہم نے رکھنے ہیں، ہم نے پرفارمنس آڈٹ کی جگہ Practically جو ٹارگٹس اور Benchmarks رکھے ہیں تو ہم ڈیپارٹمنٹ پر بھی Rely نہیں کرینگے، ہم ان Benchmarks کو دیکھیں گے، ان ٹارگٹس کو دیکھیں گے، ہماری کامیابی یہ ہو گی کہ وہ ٹارگٹس اور Benchmarks achieve کر سکیں، یہ نہیں کہ ڈیپارٹمنٹس جو ہمیں بتا رہے ہیں، اس پہ ہم اپنی کارکردگی دکھائیں گے، تو میرے خیال میں یہ عنایت اللہ صاحب جو پوچھ رہے تھے، اس کا یہ -----

جناب سپیکر: جی، عنایت اللہ صاحب! واپس لے لی ہے، تھینک یو۔

جناب عنایت اللہ: میں یہ سوال کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے اندر پھر دوبارہ Repeat کروں گا کیونکہ میرا جواب ابھی تک پورا نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! میں نے منسٹر صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ ہمارے صوبے کے لوگ اپنی گاڑی کی رجسٹریشن صوبے میں کیوں نہیں کرواتے ہیں؟ اسلام آباد جاکر نمبر لیتے ہیں، لاہور سے لیتے ہیں لیکن اپنے صوبے کے اندر رجسٹریشن کروانے سے، ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں تو اس کی ذرا وجہ بیان کر دیں کہ پچھلے پانچ سالوں میں بھی حکومت تو تحریک انصاف کی تھی، کیوں لوگوں کا اعتماد ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اوپر نہیں بڑھا ہے، یہ ذرا مجھے بتادیں؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! ایک تو خواہش کی بھی ایک بات ہوتی ہے، اگر Individually میری خواہش ہے کہ میں کسی جگہ پہ اپنی گاڑی کی رجسٹریشن کر سکوں تو کوئی قانون اس طرح بن نہیں سکتا کہ وہ ہم پر Ban لگائیں کہ آپ نے رجسٹریشن، لیکن میں سمجھ رہا ہوں کہ سردار صاحب میرے بڑے بھائیوں کی طرح ہیں، ہمیشہ ہماری ڈسکشنز بھی ہوتی ہیں تو میں سمجھ رہا ہوں، یہ بہتری Gradually ابھی آئے گی جس طرح ہمارا یہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ اپنی پرفارمنس کو مزید بہتر کرے گا تو میرے خیال میں In the coming days, in the coming weeks, in the coming months or years آپ دیکھیں گے کہ جس طرح ہمارے صوبے کے ڈیپارٹمنٹس کی کارکردگی بہتر ہوگی تو میرے خیال میں پھر باہر سے بھی لوگوں کی خواہش ہوگی اور صوبوں سے بھی کہ وہ آئیں اور ہمارے صوبے کی رجسٹریشن پلیٹس حاصل کر سکیں۔ میں سردار صاحب کے ساتھ اس پہ Constantly in touch رہونگا ان شاء اللہ اور جو بھی اقدامات ان کے ذہن میں ہیں تو وہ ہم ان شاء اللہ Apply کرینگے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔

سردار اورنگزیب: جس کارکردگی کی لاء منسٹر صاحب بات کرتے ہیں کہ کارکردگی ڈیپارٹمنٹ دکھائے گا اور اعتماد بڑھے گا تو کب تک اعتماد بڑھے گا، اس کی ذرا یہ وضاحت کر دیں؟ پچھلے پانچ سالوں میں اگر اعتماد نہیں بڑھا ہے تو آگے کب تک؟ یہ پانچ دس سالوں میں کب، میری یہ خواہش ہے کہ جو پیسہ ہمارا، ہمارے صوبے کے لوگ جاکے ادھر رجسٹریشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ تمام آنریبل ممبرز کی نگاہ ڈیپارٹمنٹ کے اوپر ہوئی، جیسا کہ آپ نے بات کی، عنایت صاحب نے بات کی، ظفر اعظم صاحب نے اپنا ایک Experience share کیا کہ میرے ساتھ یہ ہوا تو گورنمنٹ ان شاء اللہ نوٹس لے گی، ہم نے لاء منسٹر صاحب سے کہہ دیا، تو یہی طریقہ ہے، ان کی Efficiency کو بہتر کرنے کا کہ ان کے اوپر گرفت Tight رکھیں، آپ All the MPA جو آپ کا

Bad experience ہو، آپ شیئر کریں، یہاں پہ آ کے اگر ان کا کوئی قبلہ غلط ہے تو یہ ہاؤس ان کا قبلہ درست کر سکتا ہے۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جناب سپیکر صاحب! یہ تو فرضی باتیں ہیں، کٹ موشن ہم پیش کرتے ہیں، انہوں نے گرانٹ مانگی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

<u>سردار اورنگزیب:</u> منسٹر صاحب نے گرانٹ مانگی ہے، ہم نے کٹ موشنز پیش کی ہیں اور ہم واپس لے لیتے ہیں، فلاں کرتے ہیں۔ سر! اصل بات یہ ہے کہ یہ ہمارے صوبے کا ریونیو کا ایک بہت بڑا حصہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی بات سے میں Hundred percent اتفاق کرتا ہوں کہ آپ کا یہ کہنا ہے کہ صوبے میں زیادہ رجسٹریشن ہو۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> ہمارے صوبے کے اوپر لوگ اعتماد کریں اور نمبر یہاں سے لیں، رجسٹریشن ادھر کروائیں، میرے کہنے کا یہ مقصد ہے لیکن وہ کیسے ہوگا، اس میں کیا تبدیلی آئی ہے؟ مجھے کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی ہے، میں تب سے یہ کہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ یہ اعتماد کب ہمارے صوبے کے اوپر بڑھے گا اور کیسے بڑھے گا؟

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، You can't compare Islamabad with KP یا Islamabad with Lahore، یہ ایک فیشن بھی ہے اور گاڑیوں کی کچھ پرائسز بڑھ جاتی ہیں، اسلام آباد کے نمبر سے، تو یہ ہر بندے کی کوشش ہوتی ہے کہ میں اسلام آباد سے کروں تاکہ میری گاڑی کی قیمت ذرا اوپر رہے، باقی آپ کسی کے اوپر Barrier، تالا نہیں لگا سکتے، ہاں یہ ضرور ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے اوپر نگاہ رکھیں، ان کی Efficiency کو Improve کریں اور ڈیپارٹمنٹ کی Efficiency Improve ہو، جیسے Somebody was saying here کہ آپ نے شاید کہا کہ چھ چھ مہینے نمبر پلیٹ حاصل کرنے میں لگ جاتے ہیں، اگر اتنا ٹائم نمبر پلیٹ حاصل کرنے میں لگے گا تو ?Then who will come

<u>سردار اورنگزیب:</u> سر! میرا یہ خیال ہے کہ جس طرح اسلام آباد میں لوگ گاڑیاں اس لئے رجسٹر کراتے ہیں، ہمارے صوبے کے لوگ لاہور میں کراتے ہیں کیونکہ وہاں پہ رجسٹریشن میں کوئی شک و شکایت نہیں ہوتی ہے، ان کی گاڑیاں جو ہے وہ مطلب ہر کوئی اس کے اوپر اعتماد کرتا ہے، اس کی خرید و فروخت میں کوئی

پریشانی نہیں ہوتی، میرا یہ خیال ہے کہ ہمارے صوبے کے اوپر بھی اس طرح کا اعتماد ہونا چاہیئے اور وہ کب ہو گا، کیسے ہو گا؟۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بالکل ٹھیک ہے، Agree with you۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> اور جو سمگلنگ کی گاڑیاں ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی بات پہنچ گئی ہے، اب یہ ان کا کام ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> سر! ٹھیک ہے، میری بات پہنچ گئی ہے، میں واپس نہیں لیتا ہوں، میں اپنی کٹ موشن واپس نہیں لیتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لے لی ہے، نہیں لی ہے؟

<u>سردار اورنگزیب:</u> میں نہیں لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یار! دس روپے سے بڑا نقصان ہو جائے گا، واپس لے لیں۔ منسٹر صاحب!

<u>وزیر قانون:</u> میں دے دیتا ہوں سر، باقی میں جو ریفارمز ہوئے ہیں اور جو ٹارگٹس Achieve ہوئے ہیں، میں نے بتا بھی دیئے ہیں لیکن میں سردار صاحب کو اس کی ایک کاپی بھی دے دیتا ہوں، وہ بھی دیکھ لیں اور ایک جو اہم بات ہے، اگر نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نلوٹھا صاحب! وہ آپ کا جواب دے رہے ہیں۔

<u>وزیر قانون:</u> سر! ایک اس سال جو بہتر اقدامات ہونے جا رہے ہیں جس سے بہت بہتری آئے گی، وہ جو سمارٹ کارڈ والی بات ہے تو میرے خیال میں Unprecedented ہو گا، ہمارے صوبے میں سمارٹ کارڈ جب یہ رجسٹریشن کیلئے ایشو ہو گا تو ان شاء اللہ میرے خیال میں اس سے بھی بہت لوگ جو ہمارے صوبے کی طرف ان کا رخ آئے گا کہ ادھر سمارٹ کارڈ ہے، یہ زیادہ Transparent process ہے، زیادہ قابل اعتماد پراسیس ہے تو ان شاء اللہ اس کے علاوہ اور بھی اقدامات اور اگر سردار صاحب کے پاس کوئی اور اس طرح کی تجاویز ہیں تو خیر ہے اجلاس کے بعد بھی مجھے وہ تجاویز دے دیں، ان شاء اللہ محکمہ اس کے اوپر کام کرے گا۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> نہ ہماری تجویز کے اوپر، نہ ہماری تجویز کوئی سنتا ہے، بجٹ اجلاس کے بعد نہ اس پہ کوئی عمل درآمد کرتا ہے، یہ تو ایک فرضی بات منسٹر صاحب نے کی ہے، بهر حال دا منسټر خو ډير ښه سړے دے ، اس لئے میں واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں اور قہقہے)

جناب سپیکر: ماشاء اللہ، اچھا ہے کہ آپ کو تو پشتو آ گئی ہے۔ مس شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: جی مسٹر سپیکر صاحب! میں ڈیپارٹمنٹ سے مطمئن نہیں ہوں لیکن جو منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے جواب دیا تو تھینک یو سو مچ، میں آپ سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب! زه به دا خبره په پښتو کښې او کړم چې تا سو ته خو هسې هم اردو کښې ترجمه کیږی، دا بالکل نلوټها صاحب۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! مہربانی کر کے اردو میں کریں۔

جناب سردار حسین: چلو چلو، میں اردو میں بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ نلوٹھا صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے لیکن میرے خیال میں ہم سب کو اپنے آپ سے ابتداء کرنا چاہیئے اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں شاید حقیقت بھی ہو، شاید حقیقت نہ بھی ہو، ہمارے صوبے کی جو رجسٹریشن ہے وہ لوگ نہیں کر رہے ہیں، لوگ کون ہیں؟ ہم بھی لوگ ہیں، میرے خیال میں یہاں پہ جتنے بھی پارلیمنٹیریز بیٹھے ہیں، میں تو جھوٹ نہیں بولوں گا، میری ایک گاڑی کا نمبر پشاور کا ہے اور ایک گاڑی کا نمبر لاہور کا ہے لیکن میں فلور آف دی ہاؤس پہ وعدہ کرتا ہوں کہ Within one month یہ دوسرا جو نمبر ہے، یہ بھی میں پشاور پہ ٹرانسفر کرتا ہوں اور میرے خیال میں ہم سب کو (تالیاں) ہم سب کو مثال بنانا چاہیئے کہ جب ہم خود مثال دے سکتے ہوں تو لوگ سارے پاکستان سے چپلی کباب کھانے کیلئے ادھر آتے ہیں، چرسی کے تکے کھانے کیلئے لوگ یہاں پہ آتے ہیں، اسی طرح یہ جو پشاوری چپل ہے یا چارسدہ کے چپل ہیں، سارے لوگ یہاں پہ آتے ہیں تو میرے خیال میں ابتداء یہاں سے کرتے ہیں، خود اپنی اپنی گاڑیوں کو پشاور یعنی خیبر پختونخوا کی نمبر پلیٹس لگا لیتے ہیں اور میں واپس لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! اپنی نمبر پلیٹ چینج کریں پشاور سے۔ (قہقہے) جناب خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ!

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی میں واپس لیتی ہوں لیکن ایک بات جو میں نے کی تھی، میں منسٹر صاحب سے پوچھتی ہوں کہ ایک گرانٹ کی ڈیمانڈز زیادہ ہے، یہ کس مد میں خرچ کی جائے گی؟اس کا جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ڈیمانڈ فار گرانٹ کی بات میرے خیال میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتی ہیں کہ اماؤنٹ زیادہ ہے۔

وزیر قانون: تو جناب سپیکر! یہ اس کی اگر کوئی ڈیٹیل مجھے مل جائے کہ یہ تو پورے ڈیپارٹمنٹ کیلئے ایک ڈیمانڈ فار گرانٹ ہے، اگر ان کا کوئی خدشہ ہے آنریبل ممبر کا کہ کسی ایک مد میں پیسے زیادہ ہیں یا کم ہیں، میرے خیال میں جتنا بھی Feedback آیا ہے اس ڈیپارٹمنٹ کو تو Improve کرنے کی ضرورت ہے، میں تو یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ڈیمانڈ فار گرانٹ پاس کرلی جائے، کٹ موشن واپس کرلی جائے کیونکہ وہ تو اگر ڈیپارٹمنٹ کو ٹھیک کریں گے تو اس کیلئے پھر ڈیمانڈ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: واپس کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

ڈیڑھ گھنٹے میں ایک ڈیمانڈ فار گرانٹ ہوئی ہے، So please جو میں نے پہلے بات کی تھی، Demand No 8, on behalf of Chief Minister, the Law Minister is requested to please move Demand for grant.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 56 کروڑ 21 لاکھ 88 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ و قبائلی امور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion 56 crore 21 lac 88 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that

will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Home and Tribal Affairs.

Cut Motions on Demand No. 8: Mr. Khushdil Khan, to please move his cut motion.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Mr. Speaker, I move a motion to reduce the amount to eight thousand only.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight thousand only. Miss Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! زہ د اتھ سو روپو کٹوتی تحریک وړاندې کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight hundred only. Miss Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, to please move his cut motion. I think وہ چلے گئے ہیں Lapsed. Mr. Faisal Zeb Khan, to please move his cut motion on Demand No. 8.

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر! میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Mehmood Ahmad Khan.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Janab Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! میں اپنی سو روپے کی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Thank you Durrani Sahib. Miss Shahida waheed.

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر صاحب! میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mian Nisar Gul Sahib.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں بھی واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Janab Zafar Azam Sahib.

جناب ظفر اعظم: میں نو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: واپس لے لی۔

جناب ظفر اعظم: نو ہزار کی پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا پیش کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thousand only. Miss Shahida.

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر صاحب! میں واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Sardar Muhammad Yousaf, to please move his cut motion.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! تین سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. So Sardar Yousaf Sahib, please.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کیلئے گرانٹ ہے، پہلے تو یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ اور اس میں قبائلی علاقہ جات اور اس کے ساتھ میرے خیال میں جیلخانہ جات اور پولیس بھی آتی ہیں، اس کیلئے علیحدہ علیحدہ انہوں نے گرانٹس کی ڈیمانڈ کی ہے۔ مجھے پہلے ذرا منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ جو

علیحدہ ان کی جو گرانٹس ہیں، اس حوالے سے یہ اندازہ لگ سکے کہ یہ جو رقم ہے، یہ کس پر خرچ کی جائے گی؟

جناب سپیکر: ایک منٹ سردار صاحب، جی میاں صاحب!

میاں نثار گل: جی، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ علیحدہ علیحدہ سے ان کا کیا مطلب ہے، یہ ایک ہی ہونی چاہیئے تھی۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ہی ہونی چاہیئے تھی، کوئی اس طرح کی بات کر رہے ہیں تو وہ ٹھیک ہے۔ جی، سردار یوسف صاحب!

سردار محمد یوسف زمان: چونکہ پولیس اور جیلخانہ جات کیلئے علیحدہ گرانٹس ہیں تو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی یہ رقم کس پر خرچ کی جائے گی؟ متعلقہ منسٹر صاحب اس کے بارے میں وضاحت کریں اور دوسری بات جو اس میں اب قبائلی علاقہ جات تو Merge ہونگے تو اس کیلئے یعنی علیحدہ کس مقصد کیلئے یہ رقم رکھی ہے اور اس میں اس کی تھوڑی وضاحت کریں تب ہی جا کر بات ہو سکے گی، اس لئے میں نے جو موشن پیش کی ہے، اس کے متعلق متعلقہ منسٹر صاحب ہاؤس کے سامنے اس کی تفصیل رکھیں جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: مسٹر ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب! سردار صاحب نے بات کر لی، میں تو اس ڈیپارٹمنٹ کو جو وہ علیحدہ ہو چکے ہیں تو یہ 'ہوم سویٹ ہوم' رہ گیا ہے، ابھی یہ اس لئے رہ گیا کہ Merger ہوا، قبائلی علاقہ جات تک آئین Extend ہوا لیکن بعد میں وفاق سے پھر ریگولیشن آرڈر ایشو ہو گیا ہے، اس کی کیا حیثیت ہے، ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کا کوئی جواب دے سکے گا؟ اسی طرح ہمارے قبائلی علاقہ جات میں جو ڈپٹی کمشنر اپوائنٹ ہوا یا ٹرانسفر ہوا، ان کو ابھی تک پی اے اور اے پی اے کی حیثیت حاصل ہے، پولیس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے ادھر۔ جناب والا، اسی طرح ایک عمل صوبائی گورنمنٹ کے عمل دخل نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر ایک Huge amount ترقیاتی کام پر وہ صرف ہو رہی ہے اور وہ ترقیاتی کام بھی صوبے کی Supervision میں نہیں ہو رہا ہے، جب یہ سارا معاملہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں رہا تو اس کو صرف 'سویٹ ہوم' کہنا چاہیئے اور یہ بجٹ کسی اور مد میں لگایا جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ظفر اعظم صاحب۔ مس شاہدہ صاحبہ!

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر! اس محکمے یعنی ہوم ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کمزور ہے، لائسنس یا تو کسی کو جاری کئے جاتے ہیں اور یا کسی کی سفارش اور یا طاقتور افراد کو بھاری اسلحہ اور مختلف قسم کے لائسنس جاری کئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ غیر قانونی سموں کا معاملہ ابھی تک لٹک رہا ہے، مختلف وارداتوں میں غیر قانونی سم اور موبائل کا استعمال اس محکمے کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر: مسٹر عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: ویسے ہوم ڈیپارٹمنٹ تو بڑا Important department ہے اور بڑا 'پاور فل' ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن بد قسمتی سے یہ جو حکومتی ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے، تھوڑا Toothless ہو گیا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ ایک تو جو Constitution کے اندر امنڈمنٹس ہوئی ہیں اور فاٹا Merge ہو رہا ہے، اس کیلئے کیا پلاننگ ہے، کیا اس کے اندر آپ پولیس کا سسٹم لائینگے یا ان کیلئے کوئی خصوصی انتظام کرینگے؟ اور جو Trasitioned period ہے، اس میں آپ کی کیا تیاری ہے اور کب تک آپ قبائلی علاقوں کو خیبر پختونخوا کے اندر Formally merge کرنے میں وہ ہو جائینگے کہ یہ جو ہمارا سسٹم ہے، یہ وہاں انٹر ہو۔ میں دوسری بات ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پولیس لاء کے بعد پولیس کو Empower کیا گیا اور For all effective purpose پولیس کو ایک Separate administrative department بنا دیا گیا، ان کی کوئی فائل سمری ان کے Through نہیں جاتی ہے تو اس کے بعد ان کا Role squeeze ہو گیا ہے اور جیل میں بھی، Prison میں جس طرح سردار صاحب نے کہا کہ اس کیلئے الگ کٹ موشن ہے اور وہ بھی Almost independent ہے، ان کے ساتھ Probation اور Prosecution اور اس کے علاوہ کیا چیزیں رہتی ہیں؟ یہ ان بدلتے حالات میں اپنے Role کو کیسے Maintain رکھتے ہیں اور کیسے اپنے آپ کو Relevant بناتے ہیں اور ان کے ہاں ایک Research and Analysis Wing ہے، مجھے یہ بتائیں کہ وہ Research and Analysis Wing جو ہے کیا وہ صرف یہ ڈیٹا 'کولیکٹ' کرتا ہے؟ کہ اتنے خودکش دھماکے ہوئے ہیں، اتنی ٹارگٹ کلنگز ہوئی ہیں، اتنی IEDs جو ہیں وہ پھٹے ہیں اور صوبے کے اندر اتنی دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں، یہ ڈیٹا صرف اکٹھا کرتا ہے یا اس کی Prevention کیلئے Scientific بنیادوں پہ کوئی کام بھی کرتا ہے، کوئی ریسرچ کرتا ہے جس طرح کہ انٹرنیشنل پریکٹس ہے، یہ تھوڑا اس کے بارے میں ہمیں بتائیں؟

میں انہی Observation کے ساتھ اپنی کٹ موشن بھی واپس لیتا ہوں لیکن میں منسٹر صاحب سے Expect کرونگا کہ اس پہ کوئی Meaningful response دینگے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب محمود احمد خان صاحب!

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو نئے لائسنس ابھی اٹھارہویں ترمیم کے تحت اختیار صوبے کے پاس ہے، آیا یہ نیا لائسنس بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ نہیں رکھتے؟ اس کی بھی وضاحت کرلیں اور ساتھ ساتھ یہ جو رقم ہے، یہ کدھر خرچ ہوگی، ہاؤس کو یہ بھی بریف کردیں اور اس کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن بھی واپس لے لونگا۔

جناب سپیکر: مسٹر فیصل زیب خان!

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر! سب سے پہلے جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ Interior Ministry ایک بہت Important department ہے اور پھر ہمارا صوبہ سب سے ٹارگٹ پر ہے، اگر وہ دہشت گردی کی بات کی جائے لیکن اس وقت پنجاب کا وزیر داخلہ ہے، سندھ کا ہے، بلوچستان کا ہے لیکن یہ دوسرا Tenure ہے کہ ہمارے صوبے کا وزیر داخلہ نہیں اور یہ منسٹری سی ایم صاحب کے پاس ہے۔ (تالیاں) دوسری بات Kindly منسٹر لاء ہمیں یہ بتائیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ، پولیس اس ڈیپارٹمنٹ کے انڈر کام کر رہی ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں کر رہی تو پھر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو اتنی بڑی گرانٹ کس لئے دی جارہی ہے؟ جناب سپیکر! Kindly ریکویسٹ ہوگی میری منسٹر صاحب سے کہ مطمئن بخش جواب دیں تو میں اپنی وہ واپس کرونگا، تھینک یو۔

جناب سپیکر: مس شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ ایک تو میں بات کلیئر کروں جو ایک روایت بن گئی ہے کہ اردو میں بات کریں، میرے خیال میں Ninety five percent لوگ جو ہیں وہ پشتو سپیکنگ ہیں تو یہ قدغن نہ لگائی جائے کہ کوئی پشتو میں بات کرے، کوئی اردو میں بات کرے، تو یہ چیز ہونی چاہیئے کہ جو ہمارے بعض بھائی کہتے ہیں کہ اردو میں بات کریں تو میرے خیال میں یہ چیز نہیں ہونی چاہیئے۔ زہ جي هم هغه خبره کوم چې ډيپارټمنټ واقعي ډېر زيات Important دے او Responsibilities ئے هم ډېر زيات دی، په ډيکښې اولنې خبره زه د جيل کوم، د Reforms حوالې سره چې د دې کارکردګی، جناب سپيکر صاحب! تاسو ته پته ده چې کله مونږه د جيلونو دوره کوؤ نو د دې د پاره چې کله VIPs ځی نو دوئ

مخکښې نه دا تیاری کړی وی او د هغې نه پس چې دے نو بیا وزټ کیږی، یو خو زه دا وئیل غواړم چې زمونږ ځومره ممبران دی، هغه که میل دی، که فی میل دی، کله چې جیل ته ځوک وزټ کوی نو پکار ده ممبران چې دی، هغه Direct تلې شی، د هغې د پاره هوم ډیپارټمنټ ته Written ورکول یا Application ورکول زما په خیال دا د ایم پی ایز د پاره، د ممبرانو د پاره ټهیک نه دی ځکه چې په جیلونو کښې ما کتلی دی او زه به زیات تر د زنانؤ خبره کوم، هغه زنانه چې هغه ډیر په مائنر کیسز کښې په مختلف داسې مدونو کښې په هغه سمګلنګ کښې یا نور داسې هغه، جناب سپیکر صاحب! زه پخپله تلے یم، ما وزټس کړی دی چې داسې Educated جینکئ دی او د هغوی د پاره هیڅ قسم داسې تپوس نشته، د هغوی د پاره د وکیل انتظام نه وی چې آیا دا زنانه چې دی ځکه چې دا خلق چې دی، د دوئ بیا د کور خلق هم د دوئ تپوس نه کوی نو دیکښې د هوم ډیپارټمنټ یا د دوئ کارکردګی څه ده؟ آیا چې په جیلونو کښې کومې زنانه دی او هغه په مختلف کیسز کښې نیولې شوې دی او د هغوی د پاره هیڅ قسم دغه نشته نو آیا د دوئ د پاره څه داسې د وکیل انتظام او هغه چې دے، دا د دوئ Responsibility نه ده؟ بل دا Prosecution چې کوم دے، دا هم Already د هوم ډیپارټمنټ هغه دے او د هغې اوسه پورې مونږ ته دا پته اونه لګیده چې د دې فعالیت څه دے؟ د دې کارکردګی څه ده؟ ځکه چې دا Prosecution چې دے نو دیکښې ځومره کیسونه دی، ځکه چې ځومره کیسونه دی، زما په خیال ټول پینډنګ دی نو د هغې باره کښې هم که منسټر صاحب اووئیل چې د دې څه هغه دے؟ بل جی، Overall د لاء اینډ آرډر خبره کیږی، په دې ملک کښې بیا د پختونخوا حوالې سره تاسو اوګورئ چې دا کوم Kidnappings روان دی، دې سره سره دا ګاډی چې دی، تاسو اوګورئ چې ځوک خپل ګاډے د خپل کور مخې ته نه شی پریښودے، ځکه چې یو خو دا ده چې د ګاډو تښتول یا هغه او ما خپله کتلی دی ځکه چې زمونږ د کور مخې نه شپږ میاشتې اوشوې او اوسه پورې د هغې پته اونه لګیده، د هغې بیا دا نه کیږی، تاسو هغوی ته د کیمرې هغه Video clip هر څه اوښایئ، د هغې باوجود هیڅ قسم داسې Improvement نه دے راغلے دغه ډیپارټمنټ حوالې سره او Target killing مونږ به اوریدل چې په

کراچئ کښې به دا Target killingدا خبره به ډیره زیاته وه خو د بده مرغه په پختونخوا کښې اوس مونږه ګورو، په ښار کښې د ښاریئ چې کومې علاقې دی، په هغې کښې مونږه ګورو چې Target killing چې کوم به په کراچئ کښې کیدو جی، هغه شے زمونږه په پیښور کښې روان دے نو دا چې دے، دا ډیره زیاته افسوسناکه خبره ده، په دې باندې هغه پکار دی۔ بل جی، دا چې کوم فاټا ټرائبل چې کوم ډسټرکټس دی نو دا شامل شوی دی په هغې کښې، نو Already د دې چې کوم فاټا سیکرټریټ دلته جوړ شوے دے نو آیا د دې ضرورت اوس شته چې دا کوم فاټا سیکرټریټ دے؟ د دې چې دا دومره خرچه کیږی، پکار خو دا ده چې د هغې چې کوم اخراجات دی، اوسه پورې، اوس هم هغه لا په خپل ځائے دے۔ دیکښې زه وایم چې پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ د پاره یو ایډیشنل Exis سیکرټری یا داسې، هغه چې کوم د دوئ ضرورت دے هغه خو ټهیک ده خو باقی چې کوم اخراجات وو، کوم هغه وو نو پکار ده چې دغه شے چې دے، دا دې ختم شی او اخراجات کمولو د پاره زما په خیال چې د Revenue generate کولو د پاره دا چې کوم ویلفیئر فنډ دے، هغه زما په خیال I think 1.63 بلین هغه فنډ دے، د هغې اوسه پورې داسې څه خاص هغه مخې ته نه دے راغلے چې د هغې میکینزم څه دے؟ نو دا Overall منسټر صاحب ځکه چې یو خو زه په دې نه پوهیږم چې مونږ ته څومره جوابونه دا هر ډیپارټمنټ راکوی نو هغه زمونږ لاء منسټر یا فنانس منسټر، نو آیا دا منسټرز چې کوم دی، د دې خو ماته پته نه لګی چې کوم کوم منسټرز دی او چیف منسټر سره کوم کوم ډیپارټمنټس دی نو یو خو دا هم لږ کلیئر کول پکار دی چې مونږ ته د Concerned Minister او بیا ډیپارټمنټ دلته موجود وی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جناب سردار حسین بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب! دا خو حقیقت دے چې ډیر زیات اهم ډیپارټمنټ دے او زما به دا لاء منسټر ته دا فاټا سیکرټریټ والا خبره اوشوه او چې د فاټا ټولې ضلعې اوس خو ما شاءالله ضلعې شوې، اوس خو پختونخوا کښې چې کله د فاټا علاقه ضم شوه نو سوال دا دے چې دا دومره میاشتې

اوشوې، د فاټا سیکرټریټ ضرورت د کومې غاړې راغلو، د هغې وجه دا ده چې بس دا خو یوه صوبه شوه، یو Chief Executive دے یو چیف سیکرټری دے او Total departments موجود دی نو زما دا خیال دے چې د دې سیکرټریټ خو د سره ضرورت اوس هډو شته نه۔ سپیکر صاحب! زمونږ او ستاسو د ټولو په نوټس کښې ده چې مرکزی حکومت پنځوس لکهه نوی کورونه به جوړوی، دا به څنګه جوړوی، دا به کله جوړوی، دا به چاله ورکوی، دا به څنګه ورکوی، دا به په څومره قیمت ورکوی؟ زما دا خیال دے چې دا ټول سوالونه خو په خپل ځائے پراته دی خو د دې سره دا ښه خبره ده، بده خبره نه ده، منسټر صاحب! په فاټا اضلاع کښې یو لاکهه کورونه، دکانونه، مارکیټونه دا په مکمل توګه تباه دی او دا دومره تباه دی چې د دې تباه حال انفراسټرکچر چې کوم Materials وو، هغه هم نیلام شوی دی یا هغه لوټ شوی دی نو منسټر صاحب دا خبره اوکړه، دا اوس د صوبې برخه ده چې هغه خلقو ته به د هغې تباه حال انفراسټرکچر تاوان څومره څومره ملاویږی او کله کله به ملاویږی؟ جناب سپیکر صاحب! هلته اوس هم د قبائلی سیمې خلق چې دی، هغه IDPs دی، مختلف ښارونو کښې پراته دی، د هغوی د پاره څه انتظامات دی؟ جناب سپیکر صاحب! زمونږه په ټول ملک کښې چې څومره بلاک شناختی کارډونه دی، په هغې کښې زیاته برخه چې ده، هغه د پښتنو ده او بیا زیاته برخه هغه د قبائلی سیمو ده نو منسټر صاحب! که په دې باندې مو خپله رڼا واچوله او یوه خبره ډیره زیاته ضروری ده چې اوس هم په وزیرستان کښې او په بعضې علاقو کښې باقاعده داسې مخصوص ځایونه دی چې وئیلی کیږی چې هلته طالبان دی یا دهشتګرد دی نو دا ډیره زیاته اهم خبره ده چې په داسې وخت کښې چې مونږ پخپله دا خبره کوؤ چې دلته دهشتګردی چې ده، هغه زمونږ په مفاد کښې نه ده، د دهشتګردئ مونږ ټول خلاف یو بیا دغه Dens چې دی، دغه اډې چې دی، دا بیا څه پیغام ورکوی چې دا ولې داسې ده او بیا خلق هم نیوکې کوی د بهر نه، زما دا خیال دے چې د هغې د پاره اوس هم زمونږ په ټوله صوبه کښې او بیا په پیښور کښې دا چې کوم چیک پوسټونه دی، په یو یو ځائے کښې څلور څلور چیک پوسټونه دی او چې کوم ګاډے ځی هغه اودروی، لس لس منټه ولاړ وی، شاته د ګاډو قطارونه لګیدلی وی او صرف

شناختی کارډ ګوری۔ زما دا خیال دے چې تر ډیر حده پورې په دې نظر ثانی اوشی او چې په کوم ځائے کښې غیر ضروری دا پوسټې دی یا دا په دې روډونو کښې چیک پوسټونه دی نو که دا ختم شی، منسټر صاحب! د دې ټولو خبرو په حوله باندې څه موقف بیان کړه نو بیا به پرې خبره اوکړو۔

جناب سپیکر: شکریه بابک صاحب۔ ثوبیه شاهد صاحبه!

محترمه ثوبیه شاهد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! خبرې خو ډیری دی، د دې محکمې په باره کښې څکه چې دا هوم ډیپارټمنټ دے خو بابک صاحب هم خبرې اوکړې، شګفته بی بی هم خبرې اوکړې، ټولو اوکړې، زمونږه څه Main issues هم دی، په نیشنل ګورنمنټ کښې، د نیشنل په ګورنمنټ کښې د Prohibited bore چې کوم دے، هغه ئے Allowed کړے وو دې صوبې ته، 18th Amendment کښې هم راغلی وو چې دې صوبې نه به ورته لائسنس ملاویږی او بیا د هغې په 2011-12 کښې پالیسی هم جوړه شوې ده خو د اوسه پورې په لاسټ پینځه کاله کښې د هغې پالیسی د هغې هیڅ Implementation تر اوسه پورې اونه شو، لاسټ حکومت د پی ټی آئی چې کوم وو،223/222بور والا هغوی دا یو پالیسی، دا یو نوټی فیکیشن اوکړو او په دیکښې د هغې ئے هم نوټی فیکیشن جاری کړے دے او اته میاشتې کیږی چې هغې کښې یو لائسنس هم چاته نه دے ورکړے شوے او د دې فیس ئے هم تیس هزار روپئ ایښودے دے، چونکه په اسلام آباد کښې په فیډرل ګورنمنټ کښې چې کوم دے، هغه آټھ هزار د کلاشنکوف او د دې چې کوم فیس دے نو هغه آټھ هزار روپئ دے، د لائسنس د ورکولو د پاره دوئ دا، د هوم ډیپارټمنټ نور څه کار خو شته دے هم نه، دا لائسنس ورکوی، زما په خیال او د لائسنس د پاره هم دوئ Through proper channel چې څوک د لائسنس د پاره جنرل پبلک Apply اوکړی نو یو ځل ئے لیږی، آئی بی ته ئے Verification له لیږی، پولیس Verification ته، بیا د هغې نه پس سپیشل برانچ ته ځی او د سپیشل برانچ نه پس دا راځی واپس هوم ډیپارټمنټ ته، نو هوم ډیپارټمنټ ته دوئ Verification نه شی کولے، تاسو ټولو ته پته ده چې دې ټول ډیپارټمنټس له ځی او تیس هزار ترې اول فیس واغستلے شی او بیا به د هغې نه پس هر یو ډیپارټمنټ به ترې خپل چائے پانی

اخلی، د هغې نه پس به بیا دوئ ته دا لائسنس ورکوی، نو دا یو ډیره زیاته غټه مرحله ده او د دې کرپشن د پاره هم دا درې ډیپارټمنټس په دیکښې راغلی دی نو هغې د پاره تاسو، زه د منسټر صاحب نه به دا دغه کوم چې د دوئ د پاره راته ښه حل رااوباسی او راته ئے راکړی۔ دویم جناب سپیکر صاحب! په دې یونیورسټئ کښې چې کوم سټوډنټس سره، د هغوی یو احتجاج وو، هغه خو خیر مونږه په هائر ایجولیشن کښې هم ټپوس کوؤ خو اوس وایو چې هغه کوم احتجاج هغوی کولو او خپل دهرنه ئے ورکوله یا ئے خپل، دا خو د پی ټی آئی په لاسټ حکومت کښې 120 دن، 126 دن دهرنه ورکړې وه د خپل حقوق د پاره نو که سټوډنټس اوکړه نو داسې کاروائی چې په هغوی باندې ئے دومره لاټی چارج اوکړو او په ټوله دنیا کښې ئے زمونږه صوبه هغوی دې حالاتو ته راوستله نو دا خو که د دوئ هوم ډیپارټمنټ څه Action اغستے یا څه ئے کړی دی، هغه د مونږ ته لږ مخکښې کړی۔ دویم د هوم ډیپارټمنټ ډیره زیاته ذمه داری ده او هغه چې کومه ده، راروان فاټا صوبې سره Merge شوه او ډیر زیات Land of order ډیرې زیاتې خبرې دی او ډیر خطرات دی، د دې د پاره په بجټ کښې هیڅ ایلوکیشن نشته نو هوم ډیپارټمنټ به دا ټولې مسئلې څنګه حل کوی بغیر د بجټ نه ځکه چې راروان اکتوبر، نومبر کښې الیکشن دے په فاټا کښې او د هغې د پاره هیڅ بجټ نشته چې هغلته به هوم ډیپارټمنټ څنګه کار کوی، که نه کوی؟ لاسټ زمونږه یو Drugs باندې میټنګ وو او په تین تاریخ دوباره دے، ایس ایس پی آپریشن پخپله باندې اووئیل چې مونږ ته د Drugs د پاره هغه راغلو چې جمرود کښې د آئس Base چې کوم دے، بیس کارخانې دی چې څنګه زمونږه پولیس له۔۔۔۔

جناب سپیکر: شارٹ کریں جی، شارٹ کریں، Time is short، بہت کم ہے ٹائم۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اچھا سر، صرف ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب پھر بیچ میں بولنا شروع ہو گئی ہیں

محترمہ ثوبیہ شاہد: چلو سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنی کٹ موشن لے کر آئیں اور اس پہ بات کریں، ابھی آپ اس پہ لائیں کٹ موشن، یہ سپلیمنٹری بجٹ پہ لائیں تاکہ آپ کو کھل کے ٹائم ملے، آپ جی بھر کے باتیں کر سکیں۔ ثوبیہ! جی کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اچھا، جناب سپیکر صاحب! وہ بیس کارخانے تھے جو جمرود میں تھے، چونکہ نوٹی فیکیشن ہو چکا ہے کہ فاٹا جو ہے اب KP کے ساتھ Merge ہو چکا ہے اور جب ہماری پولیس جمرود گئی تو ادھر سے خاصہ دار اور ان لوگوں نے بندوق اٹھا کے ہماری اس پولیس کے ساتھ Fighting start کی ہے، اس کے بارے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ سے، منسٹر صاحب سے میں یہ سوال کرتی ہوں کہ اس کا جواب دیں اور ان کی Look after کرنا اگر ہے تو اس میں ان کا بہت اہم رول ہے، اس کیلئے Explain کر دیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مسٹر سپیکر صاحب! ہوم ڈیپارٹمنٹ اور جس طرح ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ Important ہے، اب یہ Rules of business, 1985 کے مطابق Home Department is administrative department اور ان کے جو Attached Departments ہیں وہ پولیس ہے، Prison ہے اور Directorate of Prosecution ہے اور Directorate of probation ہے، اب جب یہاں Demands for grant کا جو شیڈول دیکھتے ہیں تو یہاں پر بھی Jail and conviction settlement کیلئے Huge amount رکھی گئی ہے، ساتھ پولیس کو اگر لے لیں، آپ سیریل نمبر 10 پر ان کیلئے 47 ارب رقم رکھی گئی ہے، چونکہ یہ بجٹ اور یہ پیسے ہاؤس منظوری دیتا ہے اور وہ ڈیپارٹمنٹس خرچ کرتے ہیں تو میں وزیر قانون صاحب سے یہ درخواست کرونگا اور یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ اے ڈی پی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ بھی وہاں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے، Home, this is the main sector اور یہ جو پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے اور یہ Prison یہ بھی Sub sectors اسی میں ہے تو یہ کس طرح آپ نے یہاں پر علیحدہ علیحدہ لایا ہے؟ وہاں اے ڈی پی میں ایک ہی سیکٹر کے تحت لگایا گیا ہے اور تمام تینوں ڈیپارٹمنٹ کیلئے Huge amount رکھی گئی ہے تو یہ ہمیں بتائیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کام کیا ہے؟ اس کے Jobs کیا ہیں؟ ہمیں وہ بتائیں کہ اتنی Huge amount وہ خرچ کر رہے ہیں، کیا وہ یہ اماؤنٹ Prisons کو دیتے ہیں، ڈیپارٹمنٹس کو بھی دیتے ہیں، پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دیتا ہے کہ نہیں اور اپنے اخراجات پر یہ خرچ کرتے ہیں، اس کے Outputs کیا آرہے ہیں کیونکہ جس طرح ہم یہی کہتے ہیں کہ ہمارا صوبہ بہت غریب ہے تو ہمیں یہ بتادیں کہ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کیلئے آپ نے اتنی Huge amount رکھی ہے تو پھر اس کو وہ کہاں خرچ کریں

گے، کن کن مدات میں وہ خرچ کریں گے اور یہ جس طرح Separate کیا گیا تو اس کا آپ جواب دے دیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for fifteen minutes, for tea break only۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب! ابھی کچھ دیر میں اذان ہو جائے گی اور نماز کا وقت ہو جائے گا تو اگر آپ ایک بجے بریک کریں تو اس میں نماز بھی ہم پڑھ لیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو کر دیا ہم نے ایڈجرن، بارہ بجے کے بعد تو نماز ہو سکتی ہے نا، ٹائم تو داخل ہو گیا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اکبر صاحب! آپ نے ہری پور کے واقعے پر بات کرنی ہے، نہیں ہیں، جو ممبرز لابی میں ہیں، ان کو بلائیں، ارشد ایوب صاحب وہ بھی نہیں ہیں؟ Minister law, to respond, please۔

وزیر قانون: تھینک یو، مسٹر سپیکر! جو آنریبل ممبرز نے کٹ موشنز جمع کی ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ شارٹ انداز میں ان کے جوابات دے سکوں، بلکہ میری ریکویسٹ آنریبل ممبرز سے یہ بھی ہو گی کہ جس طرح وہ بھی Interested ہیں کہ آگے بھی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان پہ بھی بات ہو جائے تو میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ اگر کٹ موشنز پہ آگے والے ڈیپارٹمنٹس پہ آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں تو جناب سپیکر! ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اس کو شارٹ رکھا جائے تاکہ جو All important departments ہیں وہ ڈسکس ہو سکیں، میرے خیال میں لیڈر آف اپوزیشن کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! ہم اپنے اپوزیشن چیمبر میں بیٹھے تھے تو عاطف خان، سلطان خان اور ساتھ ہمارے دوسرے شہرام خان جو منسٹرز ہیں، وہ آ گئے اور انہوں نے یہی ریکویسٹ کی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کا آنا سر آنکھوں پہ لیکن ہم تھوڑی سی آپس میں بات کر لیں گے، تب ہی وہاں پر ہم نے آپس میں بات کی، ہم نے مخصوص ڈیپارٹمنٹ مختص کئے تو ابھی میں چاہونگا کہ ہماری لابی میں وہ آ جائیں، ہم اس کو وہ بھی دے دینگے اور دوسرا یہ ہے کہ ہماری کچھ باتیں ہیں جو کہ

اپوزیشن کی طرف سے بجٹ کے حوالے سے ہیں، یہ ہمارے ذمہ دار منسٹرز ہیں، چونکہ چیف منسٹر کے Behalf پہ یہاں پر ہیں تو وہ باتیں ہم ان کے سامنے شیئر کر لیں گے جو یہاں پر فنانس منسٹر نے اپوزیشن کو ایشورنس دلائی، سلطان محمد نے، عاطف خان نے، شہرام خان نے جو ہمارے سینیئر منسٹرز ہیں، تو میں گزارش کرونگا اگر وہ لابی میں آجائیں تو ہمارے پارلیمانی لیڈر بھی بیٹھ جائیں گے اور یہ بھی آجائیں تو اس کو ہم خوش اسلوبی سے حل کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی؟

قائد حزب اختلاف: ابھی سیشن کے بعد اگر جو بھی یہ چاہتے ہیں، سیشن میرے خیال میں ابھی آپ نبٹائیں، اس کے بعد ہم بیٹھ جائیں گے، وقت بچ جائے گا، اس سیشن کو آپ جب ایڈجرن کریں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سیشن کے بعد ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میری رائے یہ ہے کہ اگر پانچ منٹ کا آپ ہمیں موقع دے دیں تو میرے خیال میں وہ بہتر رہے گا۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: پانچ منٹ میں نبٹادیں گے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! یہ دس منٹ جو ہے، آگے کیلئے ہمارا بہت ٹائم Save کرے گا جی۔

قائد حزب اختلاف: یا آپ اس سیشن کے بعد کر لیں، ابھی اگر نہیں۔

جناب سپیکر: آپ دس منٹ کیلئے چلے جائیں، ہم اجلاس Continue رکھتے ہیں، نگہت نے کوئی بات کرنی تھی، نگہت بی بی نے کسی ایشو پہ اور۔۔۔۔

ایک رکن: ایڈجرن کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ایڈجرن نہیں کرتے، ہم اپنا Continue رکھتے ہیں، کچھ اور چیزیں ہم کرتے ہیں، کچھ اور لوگ بولنا چاہتے ہیں، ہماری صلح ہو گئی ہے۔ (قہقہہ) جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور کل کے واقعات پہ میرے الفاظ سے اگر آپ کو کوئی دکھ پہنچا ہو تو اس کی بھی میں معافی مانگتی ہوں کیونکہ یہ چیئر جو ہے، یہ ہمارے لئے بہت احترام کی چیئر ہے اور Custodian of the House کی حیثیت سے ہم ہمیشہ آپ کی چیئر کو عزت دیتے رہیں گے لیکن کل کچھ مسئلہ یہ ہو گیا تھا کہ میں نے

خوشدل خان صاحب کے حوالے سے بات کی اور ٹریژری بنچز سے کوئی بندہ اگر اٹھ کے کوئی ایسی بات کر دیتا جو بری لگتی ہے تو اس پہ پھر تلخی بھی بڑھتی ہے اور پھر چیئر کے ساتھ بھی کچھ تلخ کلمات ہونے لگتے ہیں جس کی میں تہہ دل سے آپ سے معافی مانگتی ہوں اور جو بھی ہوا، اس کو بھول جاتے ہیں کیونکہ یہ ہمارا ہاؤس ہے، آپ اس کے کسٹوڈین ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ کسٹوڈین ہونے کے ناطے آپ کا بھی فرض ہے اور یہ اس ہاؤس کی روایات رہی ہیں کہ جب بھی کوئی مسئلہ ہوا تھا، ہم نے تین اسمبلیوں میں یہی بات کی تھی کہ سپیکر صاحب کے ساتھ ہم بات کر لیا کرتے تھے، وہ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پہ ٹھیک ہے، رولز کے مطابق چلنا چاہیئے، گرین بک کے مطابق چلنا چاہیئے لیکن اس ہاؤس کی کچھ روایات ایسی ہیں جو کہ آج کل اسد قیصر صاحب جو ہیں وہ تو نباہ رہے ہیں اسمبلی میں، نیشنل اسمبلی میں، تو میں سمجھتی ہوں کہ بعض اوقات بہت زیادہ Important بات ہوتی ہے، ہمارے گھر کی بات نہیں ہوتی ہے، ہمارے عوام کی بات ہوتی ہے، راستے میں کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے کہ جس پہ کوئی قانون کا مسئلہ بن جاتا ہے، کوئی آفیسر کا مسئلہ بن جاتا ہے تو اس کو ہم نے یہاں پہ آپ کے سامنے پوائنٹ آؤٹ کرنا ہوتا ہے اور ہاؤس کی بات کرنی پڑتی ہے اور جو منسٹرز صاحبان ہیں، ان تک بات پہنچے اور منسٹر صاحب کی بدولت وہ پھر آگے سیکرٹری صاحبان تک پہنچے، ایڈمنسٹریشن تک پہنچے، پولیس تک پہنچے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہاؤس ہمارا ہے، یہ آپ کا ہے اور آپ ہمارے تمام ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس دن میں صرف دو تین ایشوز پر بات کرنا چاہ رہی تھی جو کہ بہت Important تھے، ایک جو اے ڈی پی پہ بات ہو چکی ہے، میں اس پہ دوبارہ نہیں آنا چاہوں گی، خواتین پہ بات ہو چکی ہے اور میں آج خوش ہوں کہ آج آپ نے سب لوگوں کے سامنے جب 124 ایم پی ایز کو کہا تو میں سمجھ گئی کہ یہ آپ کا برتاؤ یا آپ کا جو، آپ نے جو ہمیں عزت دی ہے کہ آپ نے 124 ایم پی ایز سے کہا، آپ نے Ninety nine constituencies نہیں کہا، اس کیلئے بھی میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے 124 کو Acknowledge کیا (تالیاں) اور آپ نے جو الفاظ استعمال کئے، میں ان پر بھی مشکور ہوں تمام Twenty five سیٹوں کی طرف سے کہ آپ نے کہا کہ ہم الیکٹڈ ہیں، سلیکٹڈ نہیں ہیں، تو اس کیلئے بھی آپ کا شکریہ کہ آپ نے تمام لوگوں کے سامنے اس چیز کو واضح کر دیا کہ اگر کوئی بھی ممبر، چاہے وہ فی میل ہے یا چاہے وہ مینارٹی ہے، چاہے وہ الیکٹڈ ہے تو ہم سب لوگ ایم پی ایز ہیں، وہ برابر ہیں اور ہمارا جو ہے، ٹھیک ہے اے ڈی پی آپ لوگوں کی مجبوری ہے کہ اس میں آپ لوگ خواتین کو، لیکن اس میں میں ایک بات ضرور کہنا چاہوں گی کہ

Constituency کے حوالے سے آپ کی Constituency ہے، آپ وہاں کے لوگوں کے فلاح وبہبود کیلئے کام کریں گے، Obviously آپ کو کرنا پڑے گا کیونکہ ان لوگوں نے آپ کو ووٹ دیئے ہیں، اسی طرح منسٹرز صاحبان ہیں، اسی طرح ٹریژری بنچز کے لوگ ہیں، اسی طرح ہمارے اپوزیشن کے جو ایم پی ایز ہیں، ان کے مسائل بھی بہت ہوں گے لیکن آپ کی Constituency ممبروں پہ ہے، آپ کی Constituency جو ہے، اب جیسے ون آگیا، ٹو ہو گیا، تھری ہو گیا، فور ہو گیا، لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ یہ کس رولز کے تحت یا کس قانون کے تحت جو ایک فی میل ممبر ہے، الیکٹڈ ممبر ہے، اس کا تو پورا صوبہ Constituency میں شامل کر دیا گیا ہے تو ہم اسی بات پہ پچھلے سالوں سے رو رہے ہیں کہ جب ایک صوبہ ان کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو وہ تمام لوگوں کی امیدیں ہم سے وابستہ ہو جاتی ہیں اور ہم تک ان کی Access آسان اس لئے ہوتی ہے کہ ہم ہر ایک کا ٹیلی فون اٹھا کے ان کا جواب دیتے ہیں، چاہے وہ ہمارے ورکرز ہوں، چاہے وہ دوسری پارٹیوں کے ورکرز ہوں، چاہے وہ ٹیچرز ہوں، چاہے وہ ڈاکٹرز ہوں، چاہے وہ پولیس والے ہوں، چاہے وہ ورکرو یلفیئر بورڈ والے ہوں، چاہے وہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹس سے تعلق رکھتے ہوں، نرسیں ہوں، ہم ان کو Answer بھی کرتے ہیں اور ان کے سلجھاؤ کیلئے ہم آپ کو تجاویز بھی دیتے ہیں، اس میں میں سمجھتی ہوں کہ خواتین کی طرف جو ایک باقاعدہ طور پہ ایک تضحیک آمیز بات کی جاتی ہے کہ آپ کی Constituency کونسی ہے؟ تو اس میں میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں بھی جواب دینا بڑا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ پورے صوبے کو ہم Represent کر رہی ہوتی ہیں، چاہے وہ ڈی آئی خان ہے، چاہے وہ چترال ہے، چاہے وہ کوہستان ہے، چاہے وہ کرک ہے، چاہے وہ بنوں ہے، چاہے وہ پشاور ہے، چاہے وہ دیر ہے، چاہے وہ اپر دیر ہے، چاہے وہ ملاکنڈ ہے، چاہے وہ سوات ہے، چاہے جو بھی ہیں، ہم خواتین تمام لوگوں کو Represent کر رہی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی، کرک بالکل میں گئی ہوں، کرک میں پانی کی جو تکالیف ہیں وہ بھی میں نے دیکھی ہیں کہ جو جوہڑ سے بندے اور جانور پانی پیتے ہیں، اس میں میں سمجھتی ہوں کہ وہی تمام چیزیں، اسی طرح ڈی آئی خان میں دیکھ لیں، اسی طرح کرک کی اپنی ایسی زرخیز زمین ہے جہاں سے بہت سی معدنیات اور بہت سی ایسی چیزیں آتی ہیں کہ جسے اگر صحیح طریقے سے ریونیو اکٹھا کرنا شروع کر دیں تو ہمارا صوبہ مالامال ہو سکتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ چاہے فی میل ہو، چاہے مینارٹی ہو، چاہے اور ممبران

جن کی Constituencies ہیں جو کہ ممبر سے شروع ہوتی ہے، لیکن میں آپ سے یہ امید رکھوں گی اور آپ سے یہ توقع رکھوں گی کیونکہ آپ ایک Seasoned politician ہیں، ظاہر ہے کہ منسٹر بھی رہ چکے ہیں، آپ اپوزیشن میں بھی رہ چکے ہیں، آپ یہاں پہ ابھی چیئر کو بھی ہیڈ کر رہے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ تمام لوگوں کو ساتھ لیکر جب چلیں گے تو آپ کو محسوس ہوگا کہ یہاں پہ اپوزیشن جتنا آپ کا ساتھ دیگی، اتنا آپ کے ٹریژری بنچز والے آپ کا ساتھ نہیں دیں گے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اپوزیشن کے مسائل زیادہ ہوتے ہیں اور ظاہر ہے ہر گورنمنٹ اپنے ایم پی ایز کو کرتی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! جب آپ ہمیں یعنی اپوزیشن کو سنیں گے اور اپوزیشن کے پاس ایک ہی راستہ ہے اور وہ کیا ہے؟ آپ کی چیئر ہے، وہ اپنے دل کی بھڑاس اس چیئر تک وہ پہنچاتی ہے تاکہ یہ چیئر ان کی آواز سی ایم تک پہنچائے۔ دوسری بات یہاں پہ اس دن بات ہوئی تھی، آپ نے رولنگ دی تھی کہ سی ایم صاحب جب آئیں گے تو وہ اپنے چیمبر میں بیٹھیں گے، جناب سپیکر صاحب! آپ کو پتہ ہے اور آپ نے اچھی طرح ان تمام اسمبلیوں کو دیکھا ہوا ہے کہ دو اسمبلیوں تک باقاعدہ سی ایم ہفتے میں ایک دفعہ، چاہے وہ اکرم خان درانی کی گورنمنٹ تھی، چاہے وہ اے این پی اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی، ہر جمعرات کے دن ایک وقت، ایک ٹائم، ایک دن ہوتا تھا جس میں ٹریژری بنچز کے ایم پی ایز اور اپوزیشن کے لوگ بھی جاتے تھے سی ایم ہاؤس اور جب وہ دن کینسل ہو جاتا تھا تو ہم نے وہ اسمبلی دیکھی ہے کہ وہاں پہ پھر اکرم خان درانی بھی اور حیدر خان ہوتی بھی وہ باقاعدہ ایڈوانس میں دے دیتے تھے، میرا خیال ہے کہ اکرم خان درانی کے وقت میں چار یا پانچ جو Thursday تھے وہ Off تھے، باقی سارے انہوں نے Attend کئے، اس طریقے سے یہ ہوتا ہے کہ یہاں پہ جمگھٹا بھی نہیں لگتا ہے، اسی طرح آپ اگر چیمبر میں کہیں گے تو ظاہر ہے سی ایم کے پاس اگر اکیس بائیس محکمے ہیں تو اکیس بائیس محکموں کو Follow کریں گے اور ان کی کارکردگی کو دیکھیں گے یا یہاں پہ ہاؤس میں تو وہ ٹائم دیں گے، میں آپ کے توسط سے یہ پیغام دینا چاہتی ہوں سی ایم صاحب کو کہ وہ ایک دن مختص کرلیں کہ جس میں اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کے تمام نمائندے ان کے پاس جائیں، دونوں سی ایم جو ہیں ایک اکرم خان درانی اور حیدر خان ہوتی صاحب، وہ صبح نو بجے سے لیکر آخری ایم پی اے جو بیٹھا ہوتا تھا، اس وقت تک بیٹھ کے اسی وقت ٹیلی فون کر دینا، اسی وقت ان کی فائل پہ دستخط کر دینا، کبھی ان دنوں میں اتنا بگاڑ بھی نہیں تھا لیکن اس لئے ہمارے جو سی ایم صاحب تھے انہوں نے بھی کوئی دن نہیں رکھا تھا بلکہ وہ تو یہاں پہ چیمبر میں بھی نہیں بیٹھتے تھے، وہ ٹھیک ہے کہ وہ یہاں پہ بیٹھتے تھے، یہاں پہ جمگھٹا بھی

آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہیں پہ لگا رہتا تھا اور پھر کچھ وقت کسی نہ کسی ایم پی اے کو بلا لیتے تھے کہ آئیں میں آپ کا کام کر دوں گا، اپنے آفس میں بلا لیتے تھے لیکن یہ طریقہ نہیں ہے، جناب سپیکر! جس طرح آپ اپنے آفس میں بیٹھتے ہیں، آپ کے جو لوگ آتے ہیں، آپ سے بات کرتے ہیں، وہاں پہ ان کو ایک طریقے سے Feelings ہوتی ہیں کہ ہم کسی کے پاس بیٹھ کے، کسی معتبر شخصیت کے پاس بیٹھ کے بات کر رہے ہیں، یہ ہمارا مسئلہ بھی سنے گا، یہ ہمارا مسئلہ حل بھی کرے گا اور آپ کے پاس ٹیلی فون پڑے ہوتے ہیں، آپ ٹیلی فون کرتے ہیں، کیونکہ مسائل سے یہ صوبہ خالی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دہشت گردی کے حوالے سے ہمارا صوبہ بہت زیادہ آفت زدہ ہے اور اس طریقے سے چونکہ بارڈر قریب ہونے کے ناطے ہماری جو یعنی ٹارگٹ کلنگ جیسا کہ میری بہنوں نے بات کی، میں نے کٹ موشنز اس لئے زیادہ جمع نہیں کروائیں، میں نے چار یا پانچ اس میں جمع کرائیں، جن میں پولیس ہے، ہیلتھ اور جیلخانہ جات ہے، بس یہ چار پانچ موشنز میں نے جمع کروائی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہماری سب سے زیادہ بہتری اسی کام پہ ہو گی کہ جب آپ 'سپروائز' کریں گے، سی ایم کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہو گا جب ہر منسٹر یہ سمجھے گا، اب میں یہاں پہ کھڑے پہ بات کروں گی کہ میں ہشام خان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں، حالانکہ اپوزیشن میں بیٹھا ہوا ہے ہمارا ہیلتھ منسٹر، میرے کسی سینیٹر صاحبہ کا ڈرائیو جو اسلام آباد میں تھا، اس کے بچے کی طبیعت خراب ہوئی، اس نے مجھے کال کی، میں نے آپ کو گیارہ بجے کال کی اور یقین کریں، اب بچہ صحت مند ہو کے گھر چلا گیا، اگر ہر منسٹر اسی طرح Access دیگا، ہر (تالیاں) ہر منسٹر اسی طرح اگر Behave کرے گا، ہر منسٹر اگر اسی طرح کا رویہ اختیار کرے گا تو میں سمجھتی ہوں کہ ہر بندہ یہاں پہ اپوزیشن والا بھی Satisfied ہو گا اور وہاں سے ٹریژری بنچز سے بھی لوگ Satisfied ہوں گے۔ اسی طرح سلطان خان صاحب جو ہیں، ہمارے Best، میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ بخشے اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کو، وہ ہمارے ساتھ اپوزیشن کا حصہ بھی رہے، ہمارے ساتھ پھر ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کا حصہ بنے، تو ان کو ظالموں نے شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ سلطان خان کو ان کی زندگی نہ دے لیکن انہی کی طرح اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے، میں سمجھتی ہوں کہ سلطان خان کے پاس جب بھی ٹیلی فون کیا، انہوں نے فوراً ٹیلی فون اٹھایا، ان کے پی اے نے ٹیلی فون نہیں اٹھایا، ان کے کسی اور بندے نے ٹیلی فون نہیں اٹھایا اور بات ہو گئی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ وہ چیزیں ہیں، جب آپ تبدیلی کی بات کرتے ہیں تو تبدیلی اگر اپنے گھر سے شروع کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ تبدیلی ساری جو ہے تو خیبر پختونخوا میں تبدیلی نظر آ رہی ہے اور جب تبدیلی

نظر آتی ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم تنقید برائے تنقید کریں، ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم گورنمنٹ کے ہاتھوں ان کے آگے تنقید کریں، ہمیں تو یہ چاہیئے کہ ہمارے ہسپتالوں کی حالت بہتر ہو، ہمیں تو یہ چاہیئے کہ ہماری پولیس Competent ہو، ہمیں تو چاہیئے کہ ہمارے جو ادارے ہیں وہ ٹھیک سے کام کریں، ہمیں تو یہ چاہیئے کہ ہر جگہ صاف پانی ملے، جوہڑوں سے وہ پانی نہ ملے کہ وہاں سے ایک جانور بھی پی رہا ہے اور ایک آدمی بھی پانی پی رہا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہر جگہ پہ وہ تمام سہولیات موجود ہوں جو پشاور جیسے شہر میں موجود ہیں اور یہ میرا مطالبہ ہوگا، یہ میں ریکویسٹ کروں گی اور یہ اس پہ میں کہوں گی کہ اگر کرک کیلئے، بنوں کیلئے، ڈی آئی خان کیلئے ایسے Need based area پہ اگر آپ اپنے ایم پی ایز کو جو خوشحال علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، اگر ان کے فنڈ سے کٹوتی کر کے اگر آپ ان ایم پی ایز کو دے دیں جن کے علاقے Backward ہیں اور جن کے علاقے Need basis پہ وہ یہ تمام چیزیں Deserve کرتے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ یہ تبدیلی ہوگی، تبدیلی یہ ہوگی کہ جب ہر اپوزیشن کا ممبر کھڑا ہو کے یہ کہے گا کہ ہاں جی، ہم نے محسوس کر لی ہے اور وہ اپنے آنے والے لوگوں کو بھی یہ کہے گا کہ جی ہاں، ہم نے کچھ تبدیلی پچھلے سال سے Sorry to say, Mr. Speaker! پچھلے چار پانچ سالوں میں ہم نے کوئی تبدیلی نہیں دیکھی، ہم نے رویوں میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی، ہم نے کسی کے کردار میں کوئی تبدیلی، ہم نے کسی کی Language میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی، ہم نے کسی ایسی جگہ پہ بھی تبدیلی، بلکہ اس ہاؤس میں بھی میں نے تبدیلی نہیں دیکھی کیونکہ جب ہم بات کرتے ہیں تو شاید وہاں سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ شاید یہ ہم پہ طنز کر رہے ہیں، خدارا ایہ نہ سمجھیں کہ ہم طنز کر رہے ہیں، ہم صرف گائیڈنس دیتے ہیں، ہم صرف راہ راست پہ لانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں تو اس کیلئے میں سمجھتی ہوں کہ آپ اگر یہ پوائنٹ آف آڈر کو اپنے چیمبر میں ڈسکس کر لیا کریں اور تمام لوگوں کو جن کو Need, emergency پہ بات کرنی ہو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مس نگہت اورکزئی صاحبہ! تھینک یو۔ اصل میں یہ ہاؤس اس صوبے کی نمائندگی کرتا ہے اور اس کا وقار اور عزت کو ہم سب نے مل کے بڑھانا ہے، اس لئے میری یہ کوشش ہے اور ان شاء اللہ رہے گی کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کے درمیان برج کا Role play کروں، میری ابھی تک جو کوشش ہے، اپوزیشن کیلئے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، First time, I have decided کہ ہم بنا رہے ہیں، Offices for all the Parliamentary Leaders, as there should be a respectable place for them to sit اور وہ نئی بلڈنگ میں ان شاء اللہ جلد ہی اس بجٹ میں

پیسے آجائیں گے تو وہ صرف Partation کرنی ہے، بلڈنگ تو ہماری بنی ہوئی ہے اور اسی طرح Specious office ہوگا، For Opposition Leader اور اسی طرح اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کی لابیز جو ہیں وہ بھی بڑی لابیز ہوں گی۔ ابھی یہاں پہ تو نہ اپوزیشن کی کوئی لابی ہے، نہ ٹریژری بنچز کی کوئی لابی ہے، اس بلڈنگ میں ہم لابیز بھی بنا رہے ہیں تاکہ دونوں لابیز میں Fifty fifty لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی، کینٹین بھی جلد Operational ہو جائیگی ان شاء اللہ، ٹینڈر چلا گیا ہے تاکہ یہ Facility بھی وہاں پہ ہو۔ اسی طرح جرنلسٹس ہمارے جو بھائی ہیں، وہ ہم دیکھتے رہتے ہیں کہ یہاں بارش میں، دھوپ میں اسمبلی کے گیٹ کے اوپر اپنی وہ کر رہے ہوتے ہیں، اپنی ڈیوٹی پوری کر رہے ہوتے ہیں، ایک تو ہم نے ان کو روم ادھر الاٹ کر دیا ہے، اس کو ہم Furnish کریں گے، اس کو Full equipments دیں گے اور ساتھ ہی میں، جیسا کہ قومی اسمبلی کے باہر وہ شیڈ بنا ہوا ہے، اسی طرح ان کے مشرق سے ان شاء اللہ سامنے جو ہمارا پارک ہے، اس میں میٹرو شیڈ بنا کے ان کو دیں گے تاکہ یہ وہاں پہ کیمرے رکھیں اور جس آنریبل ممبر نے کسی منسٹر نے یا کسی اپوزیشن لیڈر نے یا کسی پارلیمنٹری لیڈر نے بات کرنی ہے تو وہ یہ وہاں پہ ہوں اور وہ ان کے پاس روز After the session جا کے وہاں پہ بات کر سکیں گے، تو یہ اس طرح کے اقدامات ہیں کہ جس سے یہ ظاہر ہو گا کہ اسمبلی کیلئے ٹریژری بنچز اور اپوزیشن دونوں برابر ہیں، بلکہ زیادہ میری کوشش ہو گی کہ چونکہ ٹریژری بنچز They are in the Government اور اپوزیشن جو ہے وہ اپوزیشن ہے تو جو ان کے Rights ہیں، ان کو ان شاء اللہ Protect کرنے کی میں کوشش کروں گا اور ان شاء اللہ آپ کو کسی منسٹر سے بھی کوئی شکایت نہیں ہو گی جس سے بھی آپ کا کام ہو، آپ نے ابھی ہشام صاحب کی بات کی، باقیوں کو بھی آپ ٹیسٹ کر لیں، ان شاء اللہ They are all very cooperative اور اس کے علاوہ میں حاضر ہوں، جہاں بھی آپ کو پرابلمز ہیں Tell me، ان شاء اللہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی، صرف میں یہ چاہتا ہوں کہ ہاؤس کو ہم رولز آف بزنس کے تحت چلائیں۔

In past, what happened sometimes کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ کوئی کھڑا ہوتا تھا تو پورا پورا اجلاس اس کے اوپر ڈیبیٹ میں گزر جاتا تھا، You all are the witness ایجنڈا پڑے کا پڑا رہتا تھا، اب ایجنڈا بھی آپ ہی لوگوں کا ہوتا ہے اور زیادہ تر اپوزیشن کا ہوتا ہے، آپ کی ایڈجرنمنٹ موشنز ہوتی ہیں، آپ کے کال اٹینشنز ہوتے ہیں، آپ کے کوئسچنز ہوتے ہیں ڈیپارٹمنٹ سے اور وہاں سے آتے ہیں، یہاں پھر وہ lapse ہو جاتے ہیں تو اتنا لمبا سارا کام، ایک تو یہ ہے کہ ہم نے یہ Books اور اسی ہاؤس نے

یہ پاس کی ہیں اور یہ Books دراصل Constitution کے اندر فریم کی گئی ہیں تو It means کہ جب آپ Oath اٹھاتے ہیں، جب آپ حلف کی بات کرتے ہیں Constitution کی تو یہ Books آٹومیٹک ہی اس میں آجاتی ہیں کہ ہم اس کے اوپر پابند ہیں اور اس کا دفاع کریں گے۔ میری کوشش ہو گی کہ ہم اس کے مطابق چلیں، جہاں گنجائش ہو گی میں Relax بھی کروں گا، جو ایک پوائنٹس آف آرڈر کی بھرمار ہوتی ہے، اس کو اجلاس سے پہلے میرے چیمبر میں مجھ سے ڈسکس کر لیں جو اہم نوعیت کا کوئی ایسا ایشو ہے جس کو Highlight کرنا بے حد ضروری ہے، میں بالکل اجازت دوں گا اس کی، لیکن اگر ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کے کہیں کہ جی میرے محلے میں چھ دن سے پانی نہیں آیا تو اس کیلئے I will never allow اور دوسرا یہ ہے کہ آپ کے پاس کال اٹینشن ہے، دیکھیں پوائنٹ آف آرڈر، ایک خبر اخبار میں آجاتی ہے، بس اس کا کوئی خاص فائدہ میں نہیں سمجھتا لیکن جو آپ کال اٹینشن دیتے ہیں تو آپ کو اس کا کوئی 'پراپر' جواب منسٹر دے سکتا ہے، ڈیپارٹمنٹ کے Through ہو کے آتا ہے کہ جو کال اٹینشن آپ نے جمع کروایا ہے تاکہ منسٹر آپ کو صحیح طور سے Respond کر سکے اور کئی دفعہ ہم نے کال اٹینشنز بھی اٹھا کے کمیٹیز میں بھیج دیئے ہیں، وہ ایشو ایسا ہوتا ہے کہ بھئی اس کو ایک سسٹم کے تحت کمیٹی کے حوالے کریں، پھر اسی طرح ہماری جو سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں، یہ ہم دیکھتے رہے ہیں کہ اس میں بہت lack of interest ہوتی ہے تو ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ جو بزنس کسی سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے تو پھر وہ ایک Specific period کے اندر اس کو Windup کریں تاکہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کی Importance بنے کہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کا کوئی مقصد ہے، یہ بے مقصد نہیں بنی ہوئی ہے، تو یہ ایسے کام ہیں کہ اگر میں نہ کروں تو بس چل سو چل، اسمبلی تو چلتی رہے گی لیکن ہم کریں گے تو We will set some good examples, we all are making the history that they have done a lot of things to uplift the standard and status of this Assembly، تو اس کیلئے ہم سب کو مل جل کے ان شاء اللہ چلیں گے، قانون کے مطابق چلیں گے اور جہاں قانون میں گنجائش ہو گی، اس کے مطابق اس کو بھی Entertain کریں گے۔ کوئی نگہت بی بی نے کہا تھا کہ ہیڈ ماسٹر والا کوئی Attitude نہیں ہو گا میرا، No doubt کہ I am headmaster، میں بیس سال سے پرنسپل رہا ہوں لیکن اب میں ہیڈ ماسٹر نہیں، آپ کو بھی میں نے Monitor بننے نہیں دینا، بہر کیف آپ نے اچھی باتیں کی ہیں ماشاء اللہ، اور کوئی! جی ظفر اعظم صاحب! اس کے بعد آپ کر لیں۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب! ہمیں پریویلجز ایکٹ میں کچھ مراعات دی گئی ہیں، کچھ سہولتیں دی گئی ہیں، پرسوں جب میں اجلاس کیلئے آ رہا تھا تو ہمارا جو ٹول پلازہ ہے، اس سے آگے، ٹنل سے آگے کوہاٹ کی طرف اس پر ہمارا ایک معزز رکن پلازے والے کے ساتھ الجھا ہوا تھا، میں نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ تو اس نے کہا کہ مجھے پریویلجز ایکٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ٹول پلازہ پر آپ Exempted ہیں اور ہے بھی، میں نے دیکھ بھی لیا اور سیکرٹری صاحب کو بخوبی علم ہے لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں نیا نوٹیفکیشن کا پتہ نہیں ہے کہ کہاں سے آیا ہے، خلا سے یا خلائی سے آیا ہوا ہے کہ ٹنل کے ساتھ جو پلازے ہوتے ہیں، ٹول پلازہ تو اس پر ٹیکس سے آپ Exempted نہیں ہیں، اس پہ صرف فائر بریگیڈ، ملٹری وہیکلز اینڈ ایمبولنس، یہ Exempted ہیں، آپ لوگوں کو Exemptions نہیں ہیں، اگر نہیں تو پھر ہمارے اس پریویلج ایکٹ میں یہ بات Amend کر کے اس کو واضح کیا جائے، اگر ہے تو اس کا نوٹس لیا جائے کیونکہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے، یہ ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کی یا کسی کی ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ یہ آپ کسٹوڈین ہیں، آپ ہماری عزت اور لاج رکھنے کیلئے آپ کی ذمہ داری ہے تو پھر اس کو وہ کریں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: اس رولز آف بزنس میں میرے خیال میں بڑا کلیئر لکھا ہوا ہے۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں، پریویلج کی جو ہماری Books ہیں کہ جو پراونشل گورنمنٹ کے ٹول پلازے ہیں، اس میں تو Exempted ہیں لیکن جو فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں وہ Exempted نہیں ہیں، یہ کوہاٹ ہوا یا موٹروے کے اوپر جو ہیں، یہ فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں لیکن جہاں ہماری پراونشل گورنمنٹ کے ہیں، جیسے آپ مردان سے Enter ہوتے ہیں، عوامی ایک ٹول پلازہ اب بھی ہے یا نہیں ہے؟ اور جو صوبے کے اندر کسی جگہ بھی ٹول پلازہ، تو اس کا ٹیکس وہ تو پریویلج میں آتا ہے اور وہ تو ہے Exempted but فیڈرل گورنمنٹ ہے، اس کے ان پہ نہیں ہے۔ جی، نلوٹھا صاحب نے پہلے مانگا تھا۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! آپ کی باتیں سن کر دل خوش ہوا ہے، اس لئے میں اٹھا ہوں کہ آپ کو Appreciate کرتا ہوں، اللہ کرے کہ جس طرح آپ نے اور ابھی نگہت اورکزئی صاحبہ کی تقریر کے بعد جو یقین دہانیاں کروائی ہیں، اس کے اوپر عملی طور پہ بھی کام ہو جائے تو میرے خیال کے مطابق بہت سے مسائل Automatically حل ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں پہلے تو اس بات پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے علاقے میں جو بڑا مسئلہ تھا، گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا، اس کا پیسہ

پورے صوبے میں لگتا تھااور ریونیو وہاں سے Generate ہوتا تھا،اس دن جب میں نے سپیچ کی،اس پہ آپ نے رولنگ دی تواس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دوسری بات میں اپوزیشن میں اپنی پارٹی کی بات کرتا ہوں، اگر حکومت اچھا کام صوبے کی بہتری کیلئے کرے گی تو ہم اس کو سپورٹ کریں گے اور جہاں پہ ہم سمجھیں گے کہ حکومت صوبے کے مفاد سے ہٹ کے کام کر رہی ہے تو ہم ضرور اس کے اوپر تنقید بھی کریں گے اور رکاوٹ بھی ڈالیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ نے جس طرح بات کی ہے کہ میں اسمبلی کو رولز کے مطابق چلاؤں گا تو ہم توقع رکھتے ہیں کہ آپ یقیناً اس بات کے اوپر عمل کریں گے۔ آپ دیکھیں، پچھلے پانچ سالوں میں اسد قیصر صاحب نے بھی بہت اچھی اسمبلی چلائی ہے اور ہم اس کو بھی Appreciate کرتے ہیں اور ہمیشہ انہوں نے بھی اپوزیشن کا بہت خیال رکھا ہے لیکن پرائیویٹ ممبر ڈے اگر ہم پچھلے پانچ سالوں میں دیکھیں تو یہ نہ ہونے کے برابر ہوا ہے، جہاں پہ ممبران کوئی اپنی چیز سامنے لانا چاہتے تھے تو وہ نہیں لا سکے۔ ابھی یقیناً چیف منسٹر صاحب ہیں، منسٹر صاحبان بے شک یہ تحریک انصاف سے تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ پورے صوبے کے چیف منسٹر ہیں اور منسٹر صاحبان پورے صوبے کے عوام کے منسٹرز ہیں، تو ہم ان سے بھی یہ توقع رکھیں گے کہ بلاتفریق اگر انہوں نے صوبے کے مسائل حل کئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں سے چیخنے چلانے کی بھی کوئی ضرورت محسوس نہیں کریں گے لیکن آج اگر ہم دیکھیں تو یہ اتنا اہم بجٹ اجلاس ہے اور چیف منسٹر صاحب نے اس اہم اجلاس میں بھی اپنا ٹائم دینا گوارا نہیں کیا ہے اور منسٹر صاحبان بھی اکثریت سے اس ہاؤس کے اندر نہیں آتے ہیں، اس کے اوپر بھی آپ توجہ دیں اور منسٹر صاحبان کو خصوصی طور پر اور چیف منسٹر صاحب کو بھی اس ہاؤس کو ٹائم دینا چاہیئے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت بھی چیف منسٹر صاحب نے اکیس محکمے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں، تو کیا یہ تحریک انصاف کے جتنے لوگ آئے ہیں، یہ ہزاروں ووٹ لے کر آئے ہیں، یہ ذمہ داریاں اگر تقسیم کرکے وہ اپنے ممبران کو دے دیں تو میرے خیال کے مطابق اور زیادہ لوگوں کو اپنے مسائل حل کرانے میں آسانی پیدا ہو گی اور اگر یہ اکیس منسٹریاں وہ اپنے پاس رکھیں گے اور ادھر لاء منسٹر صاحب تمام جوکٹ موشنز اور تمام سوالوں کے جوابات اور کال اٹینشنز کے جوابات وہ دیں گے تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کو اسمبلی کا 'ماما' نہ بنائیں، بلکہ ان سارے منسٹروں کے جو اپنے اپنے محکمے ہیں، ان کے ذمہ دار ہیں، ان کو اپنے اپنے محکموں کا جواب دینا چاہیئے اور چیف منسٹر صاحب اگر اسمبلی کو ٹائم نہیں دے سکتے ہیں تو ان کے اپنے اتنے اہل اور قابل قسم کے لوگ آپ کے پاس جیت کر آئے ہیں، یہ منسٹریاں ان کو دیں تاکہ یہ

صوبے کی بہتر خدمت کر سکیں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر پولیس کے اوپر کٹ موشن آئی تو میں اس حوالے سے کوئی باتیں، جو میرے ہزارہ ڈویژن کے حوالے سے کئی مسائل ہیں وہ میں کرنا چاہتا ہوں لیکن میں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ دو تین دن پہلے میرے حلقے میں ایک واقعہ ہوا ہے، مجھے بہت دکھ اور افسوس ہے، ہمارے صوبے کیلئے پولیس کی بڑی قربانیاں ہیں، انہوں نے بے تحاشا جانوں کے نذرانے پیش کئے، دہشت گردی میں یقیناً جتنی ہماری تمام فورسز کی بڑی قربانیاں ہیں، ہم انہیں Appreciate کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب! پہلے آپ دیکھیں مثالی پولیس کو، یہ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس کے اوپر ایکشن لیں اور اگر چیف منسٹر ادھر بیٹھے ہوئے ہوتے تو وہ ضرور میں سمجھتا ہوں کہ میری بات کے اوپر ایکشن لیتے، اب لاء منسٹر صاحب جب کوئی بات کرتے ہیں تو وہ لاء منسٹر کی حیثیت سے بات کرتے ہیں، ایک بچہ کھیلتے ہوئے بچوں نے اس کو مارا بیچارہ، آپ یقین کریں، اس کی ایف آئی آر 302 کی بجائے 322 کی دفعہ لگائی گئی اور اس بچے کو بے گناہ جس طرح مارا گیا، حالانکہ اس کے ورثاء راضی نامہ کیلئے تیار ہو گئے تھے، جب اس پر دفعہ 302 کی بجائے 322 لگی تو اتنا بڑا اشتعال وہاں پہ پیدا ہوا اور بڑی مشکل سے ہم سب نے مل کر اس کے اوپر کنٹرول کیا، تو یہ کیسی مثالی پولیس ہے؟ اگر غریب آدمی مارا جائے تو اس کی 302 کی بجائے 322 کی دفعہ لگے گی تو کون تحفظ دے گا ان غریب لوگوں کو؟ اور کس طریقے سے لوگ اس کو سمجھیں گے کہ ہماری جو زیادتی ہوئی ہے، اس کا ازالہ کس طرح ہو گا؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس کے اوپر کوئی ایکشن سینیئر افسران کی طرف سے نہ لیا گیا، کیوں یہ حرکت کی گئی ہے کہ ایک غریب مر جائے تو اس پر 302 کی دفعہ بھی نہ لگے اور وہ ڈی آئی جی کے پاس جائے، ایس ایس پی کے پاس جائے، تب جلوس نکالا جائے تو پھر اس کے اوپر ایکشن لیا جائے، تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے اور اس طرح حکومت سے بھی لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے گا، یہ کیسی تبدیلی والی حکومت ہے کہ جس کے اندر غریبوں کو انصاف نہیں مل رہا ہے؟ اس کے علاوہ جو اس وقت، میں ملک اور صوبے کی بات کرتا ہوں، میں تو تمام ممبران کو جو نو منتخب ہیں، ضمنی الیکشن میں جیت کر آئے ہیں، ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن میں عوامی نیشنل پارٹی کو تاریخی کامیابی پر خصوصاً مبارکباد پیش کرتا ہوں PK 71 سے کہ انہوں نے بڑی تاریخی کامیابی حاصل کی ہے، اس سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اندازہ لگا لینا چاہیئے کہ آگے لوگوں کا کتنا اعتماد ہو گا اور کتنا نہیں ہو گا؟ بہر حال یہ ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ جہاں تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے جس طرح باتیں کی ہیں اور جس طرح حکومت کو آپ نے جو نصیحت کی

ہے، اگر اس کے اوپر انہوں نے عمل درآمد کیا تو ان کیلئے کوئی مشکل پیدا نہیں ہو گی۔ Thank yoy very much۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، نلوٹھا صاحب! آپ نے چیف منسٹر صاحب کی بات کی، اصل میں کیبنٹ جو ہے وہ Collectively responsible اور وہ بھی ضرور آئیں گے، چونکہ نیا نیا نظام چلا ہے تو بہت ہی زیادہ ان کی Commitments ہیں اور وہ ضرور آئیں گے، اسی سیشن کے دوران آئیں گے۔ دوسری آپ نے پولیس والی جو بات کی ہے کہ 302 کی ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی اور اس پہ ہم رپورٹ لے لیتے ہیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ اصل واقعہ کیا ہوا اور کیوں 302 کی رپورٹ نہیں کاٹی گئی؟ ایک 'مرڈر' ہوا ہے اور اس کے خلاف کیوں نہیں کاٹی گئی؟ سیکرٹری صاحب! آئی جی پی صاحب کو لکھ دیں اور دو دن میں یہ رپورٹ منگوالیں تو پھر اس ہاؤس میں ہم پیش کر دیں گے۔ جی میاں نثار گل صاحب!

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ، جناب سپیکر! آپ نے جو باتیں کیں، شکر الحمد للہ ہم آپ کو مبارک دیتے ہیں کہ آپ سپیکر بنے ہیں لیکن اس پر ہم توقع رکھیں گے کہ آپ نے جو باتیں کیں، اس کی لاج بھی رکھیں اور یہ آپ نے ثابت بھی کیا کیونکہ بجٹ اجلاس میں آپ نے زیادہ ٹائم اپوزیشن کو دے دیا لیکن آپ کے سامنے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں، 08-2002ء تک اکرم خان درانی وزیر اعلیٰ تھے، آپ بھی اسمبلی میں میرے خیال میں تھے، ہم بھی تھے، ایم پی ایز کیلئے ایک 'سپیشل ڈے' ہوتا تھا، ہفتے میں اور اس دن اپوزیشن والے بھی، خواتین بہنیں بھی، اور ساتھ ساتھ جو بھی لوگ، حکومت والے بھی وہ وزیر اعلیٰ ہاؤس جاتے تھے، اپنے علاقے کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہوتے تھے، ان کو بیان کرتے تھے۔ اس میں یہ تمیز نہیں تھی کہ یہ اپوزیشن والا ہے یا گورنمنٹ والا ہے یا خواتین ہیں۔ اس کے بعد امیر حیدر خان ہوتی وزیر اعلیٰ بنے، میں بھی اس وقت تھا، انہوں نے بھی ہفتے میں ایک دن رکھا، اگر خدانخواستہ یہ ٹائم ٹیبل ڈسٹرب ہوتا تو پھر نیوز میں، اخبار میں آتا کہ آج وزیر اعلیٰ مصروف ہیں، نہیں آسکتے۔ میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ آپ کی وساطت سے براہ مہربانی 2013 سے 2018 تک وہ 'ڈے' ختم ہو گیا تھا اور اب بھی ہمیں پتہ نہیں کہ آپ لوگ رکھیں گے یا نہیں رکھیں گے؟ ہماری Approach وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس تو بہت مشکل ہو گی کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ اپوزیشن والے اور ٹریژری والے میں تھوڑا فرق ہوتا ہے لیکن مجھے یہ امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ یہ مسئلہ حل کر لیں گے۔ جناب سپیکر! دوسری ذمہ داری آپ پر آرہی ہے، آپ نے سٹینڈنگ کمیٹیاں بنانی ہوں گی، اس کے چیئرمین رکھنے ہوں گے، اس میں ممبر رکھنے ہوں گے اور اس

میں ہم ان شاء اللہ امید رکھیں گے کہ آپ اس ایوان کے لوگوں کے تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے منصفانہ تقسیم کریں گے، جس میں اس ایوان کی جو بات ہو گی، وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس آئے گی اور اس میں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی ممبر ہوں گے، اس میں فیصلے ہوں گے۔ ادھر پولیس کی بات ہوئی، نلوٹھا صاحب نے ایک بات کی، جناب سپیکر! یہ بات تو میں نے کیبینٹ میں بھی کہی تھی، جب میں منسٹر تھا، دہشتگردی ایکٹ یہ اس وقت Terrorism تھا، جب یہ منظور ہو رہا تھا، اس پہ اس وقت میں نے یہ تحفظات اٹھائے تھے کہ ہماری پولیس ہو سکتا ہے کہ 'ایکٹیو' ہو، ہر بات پہ استعمال کر سکتے ہیں، میں نے اس کیبینٹ میں بھی میرے خیال میں ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے یاد بھی ہے کہ میں نے کہا کہ اس کیلئے مخصوص وہ رکھا جائے کہ دہشتگردی ایکٹ کون کونسے لوگوں پہ استعمال ہو گا؟ تو مجھے اس وقت جو جواب دیا گیا کہ میرے خیال میں جنوبی اضلاع میں آپ کو پتہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے مسائل بہت زیادہ ہوتے ہیں، تیل و گیس کمپنی کی وجہ سے، کل بھی ملک ظفر صاحب نہیں تھے، ایک جلوس نکلا تھا تو پھر میں نے ڈی سی کرک کے ساتھ بات کی کہ اس کو جس طرح بھی ہو نمٹایا جائے لیکن جو بھی بات ہوتی ہے، پھر ہمارے لوگوں پہ جو حق ہوتا ہے، اس میں دہشتگردی ایکٹ کی دفعہ شامل کی جاتی ہے، یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ ہماری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ پولیس کو وہ بتایا جائے، یہ ایکٹ اگر اس وقت منظور ہوا تھا، 08-2007 میں Terrorism تھا، دہشتگردی تھی اس صوبے میں، اس وجہ سے ایکٹ منظور ہوا تھا اور اس کو ہر چیز میں اگر Involve کیا جائے تو میرے خیال میں پھر وہ ریلیف اس لئے نہیں ملے گا کہ دہشتگردی ایکٹ میں اگر یہ 302 میں آ گیا تو اس میں صلح نہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں تاکہ اس پہ ڈیبیٹ ہو جائے۔

<u>میاں نثار گل:</u> تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ پڑھیں ایوب صاحب! اس میں آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں، ٹھیک ہے میاں نثار صاحب۔ جی ارشد ایوب صاحب!

<u>جناب ارشد ایوب خان:</u> شکریہ جناب سپیکر! پہلے تو میں، جو میرے بھائی ادھر Elect ہو کر آئے ہیں، آج اوتھ لیا ہے، ان کو میں مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں، آپ سب بھائیوں کو بہت بہت مبارک ہو۔ جناب سپیکر صاحب! جس ایشو کے بارے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں، وہ ایک Young ہمارا بھائی ہے، سہیل خان A Journalist from Haripur، میرے حلقے سے وہ Belong کرتا ہے، آٹھ دن پہلے

اس کا Cold-blooded murder ہوا ہے، Cold-blooded murder اس کے بعد ہم ادھر اسمبلی میں آئے، شور شرابہ ہوا، کچھ اپوزیشن ارکان نے بھی اس سلسلے میں بات کی، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس بات کا نوٹس لیا اور آئی جی صاحب سے ایک رپورٹ طلب کی، یہ رپورٹ میرے سامنے پڑی ہوئی ہے، رپورٹ بظاہر تو بڑی مکمل نظر آ رہی ہے، اس میں دو تین خامیاں مجھے نظر آ رہی ہیں، ایک تو انہوں نے کہا ہے کہ بنیادی جو Motive تھا قتل ہونے کا، کہ یہ جو جرنلسٹ تھا، اپنے مخالف یا اپنا جو بھی اس کا قاتل تھا، اس کے بارے میں سوشل میڈیا پہ ڈرگز کی Acquisition لگا رہا تھا، تو میڈیا کے ہمارے بہن بھائی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ان کا بنیادی حق بنتا ہے کہ سوسائٹی کی خامیاں سامنے لائیں، ان کا حق بنتا ہے، ہم Politicians کو Lead کرنا، یہ ہمارے لئے ایک آئینے کا کام کرتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ سہیل خان اپنی ڈیوٹی کر رہا تھا جناب سپیکر، رپورٹ کافی تفصیلی ہے، اس میں کافی ساری Suggestions دی گئی ہیں جس میں مختلف ایجنسیز کے ساتھ پولیس نے Cooperate کرنا ہے، ایگزیکٹ کنٹرول جو مجرمان ہیں، ان کو ڈالنے کا بھی ذکر ہوا ہے۔ رپورٹ تسلی بخش ہے مگر اس کے عملی طور پہ جب وہ قاتل گرفتار ہوں گے تو تب ہم کچھ سمجھیں گے کہ کچھ ہو رہا ہے ادھر تو میری آپ سے یہ اپیل ہے کہ آپ نے پہلے بھی مہربانی کی ہے، میں پھر اپیل کرتا ہوں کہ آپ دوبارہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کریں کہ سہیل خان کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ جناب سپیکر! میری ایک اور گزارش بھی ہے کہ سہیل خان ایک Young شخص تھا، تیس سال اس کی عمر تھی، اس کے چار اور چھ سال کے چھوٹے چھوٹے دو بچے ہیں، میری اپیل ہے، گزارش ہے، تمام ہمارے جو ادھر آنریبل ممبرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بھی سارے اپیل کریں گے کہ اس کی فیملی کیلئے کچھ اسپیشل پیکیج کی اناؤنسمنٹ ہونی چاہیئے، وہ چیف منسٹر صاحب کریں، حکومت کرے، مگر لازم ہے (تالیاں) کہ ہمارے جو جرنلسٹس بہن بھائی ادھر بیٹھے ہیں، ان کی پروٹیکشن، ان کی جان و مال کا تحفظ ہر حکومت کا حق بنتا ہے، فرض بنتا ہے، یہ ہماری پارٹی کا بھی منشور ہے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ تمام پارٹیز کا بھی منشور ہے، شکریہ آپ کا ٹائم دینے کا۔

جناب سپیکر: Hisham Khan, Minister Health, please respond. انہوں نے Compensation اور جلد گرفتاری کی بات کی ہے۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Janab e Speaker Sahib! thank you very much for giving me the chance to respond; I will do my best to address,

جو بھی میرے ڈیپارٹمنٹ اور میرے اختیار میں ہوگا، I will do it regarding this case thank you

جناب سپیکر: تو آپ پولیس حکام سے بات کریں گے تاکہ ان کے جو قاتل ہیں جلد از جلد گرفتار ہوں اور دوسرا آپ نے ان کی Compensation کا کیس آگے لے کر جانا گورنمنٹ کے پاس ہے۔

Minister for Health: I will do the needful, ji.

جناب سپیکر: تھینک یو، جی، رنجیت سنگھ!

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہاں پہ آج اس ایوان میں اپنی بینارٹیز کے، خاص طور پہ سکھ کمیونٹی کے جو ہمارے آج کل دو مسائل چل رہے ہیں، وہ آپ سب کے آگے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ اس وقت جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ کچھ لوگ ہمارے بارے میں جانتے ہیں کہ ہماری پانچ مذہبی نشانیاں ہوتی ہیں جن میں کیس، کنگھا، کچھا، کڑا اور کرپان، یہ ہماری بنیادی نشانیاں ہیں اور جو چوبیس گھنٹے ہم اپنے ساتھ رکھتے ہیں، بہت سارے لوگوں کو پتہ ہے، کچھ لوگوں کو پتہ نہیں بھی ہوگا۔ اس میں کرپان، ہمارا جو چھوٹا سا خنجر ہوتا ہے، وہ ہمارے پاس چوبیس گھنٹے ہوتا ہے، یہ کبھی بھی کسی کنڈیشن میں بھی ہم اپنے پاس سے الگ نہیں کرتے ہیں۔ اس وقت مجھے میری جو کمیونٹی ہے، اس کی طرف سے بہت پرزور قسم کا مجھے زور دیا جارہا ہے کہ آپ اس چیز کو آگے لے کر جائیں کیونکہ ہم جب بھی ہائی کورٹ جاتے ہیں یا کہیں پر بھی جاتے ہیں، کچہری جاتے ہیں، کہا جاتا کہ آپ نے یہ کیا پہنا ہوا ہے؟ خنجر آپ نہیں لے جاسکتے اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جاتے جاتے اس کرپان کو الگ ہٹانے کی وجہ سے واپس بھی آجاتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہمارا کام رہنے دو لیکن ہم نہیں جاتے کیونکہ اس کیلئے ہمیں مذہبی حوالے سے اجازت بالکل نہیں ہے کہ ہم جب امرت پاٹ کر لیتے ہیں تو ہم اپنی کرپان کو اپنے پاس سے نہیں ہٹا سکتے۔ 'فرسٹ آف آل' میں چاہوں گا کہ خاص طور پہ ہائی کورٹ میں اس چیز پر میں لگا ہوں کہ میں جسٹس صاحب سے بھی بات کروں گا، میں وہاں پہ اس کیلئے Petition بھی جمع کراؤں گا، ابھی مجھے کہا گیا ہے، ایک پوائنٹ یہ ہے۔ دوسرا جناب سپیکر! ایک 'مین' چیز ہے، ہمیں یہ نہیں سمجھ آتی، جن چیزوں کو میں نے خود بھی کئی دفعہ Face کیا ہے کہ میں بائیک پہ جارہا ہوں تو جو بھی ٹریفک کے اہلکار کھڑے ہوتے ہیں، اگر انہیں پتہ بھی ہے کہ یہ سردار صاحب ہیں تو انہوں نے ہمیں روک کے، میں چاہوں گا کہ آپ متوجہ ہوں پلیز، میری بات آپ سنیں گے، کہ آپ نے ہیلمٹ کیوں نہیں پہنا؟ جبکہ تقریباً پڑھے لکھے لوگ ہیں اور سب کو یہ پتہ ہے کہ ہمیں قدرتاً یہ ہیلمٹ ملا ہوا ہے، آپ ہمیں اس کے اوپر ہیلمٹ پہنانے کی کوشش نہ کریں، اگر آپ ہندوستان میں بھی

چلے جائیں تو وہاں بھی اس کیلئے قانون پاس ہوئے ہیں، ہندوستان کا ذکر اس لئے میں نے کیا کہ اکثر کہا جاتا ہے کہ یہاں پہ ہمیں بہت زیادہ وہ ہے لیکن اب ہم نے تنگ نظری کو چھوڑا، پھر بھی ہم دیتے، ٹھیک ہے سردار صاحب جائیں، لیکن آپ ہمیں یہ کوئسچن کیوں کرتے ہیں؟ اب کینٹ ایریا میں ہمارے جتنے بچے اور یہاں میری اپنی فیملی بھی پشاور میں رہ رہی ہے، کل میرے بھانجے کو میں نے بولا آپ کیوں ہیلمٹ لے کر آئیں ہیں؟ کینٹ والے کہتے ہیں کہ آپ ہیلمٹ پہنتے نہیں لیکن آپ ہیلمٹ لٹکا کر چلیں، آپ کو ہمارے ہیلمٹ لٹکانے کے ساتھ کونسا آپ کو ایسا Feel ہو رہا ہے کہ وہ ساتھ لٹکا ہو گا تو ہم اس کے ساتھ 'سیف' رہیں گے؟ میں آپ سب لوگوں سے چاہوں گا کہ آپ اس چیز کو، ہمارے یہ دو 'مین' ایشوز ہیں، ایک کرپان ہم سے نہ روکی جائے، باہر ممالک میں انٹرنیشنل لیول پہ بھی Even کہ ہم کہیں کسی بھی جگہ جا رہے ہیں، فلائنگ کر رہے ہیں، ہمیں ایئرپورٹ پہ کہیں بھی نہیں روکا جاتا لیکن یہاں پہ آپ اگر کچہری جا رہے ہیں تو وہاں پہ بھی کہتے ہیں، دا لرې کړه، دا دې ولې اچولې دے؟ یہ ہماری ایک مذہبی نشانی ہے، جب آپ کہتے ہیں کہ Constitution میں ہے کہ غیر مسلموں کو یہاں پہ مکمل مذہبی آزادی دی جائے گی تو آپ کیسے ہمیں مذہبی آزادی دے رہے ہیں کہ آپ ہماری مذہبی نشانیوں کو کہتے ہیں کہ دا لرې کړه؟ تو میری ریکویسٹ ہے، آپ کے آگے میں نے دو پوائنٹس رکھے ہیں، زیادہ پوائنٹس ہم نے نہیں رکھے، مذہبی حوالے سے اس میں کوئی بھی ردوبدل نہیں کیا جا سکتا، آپ لوگ بھی نہیں کرتے اور ہم بھی بالکل نہیں کرتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں، انہوں نے پولیس کے محکمے کو اس میں سے وہ کر دیا ہے، میں صرف ایک بات کرنا چاہتی ہوں، پولیس کے محکمے کے بارے میں جتنے بھی جو کنٹریکٹ ملازمین بھرتی ہوئے تھے، جو دہشتگردی کے زمانے سے ہوئے تھے، تو انہوں نے ٹریننگ بھی دی ہے، ان کو 15 ہزار روپے ماہوار بھی ملتے ہیں لیکن ان کو Permanent نہیں کیا جاتا بلکہ اور ایڈورٹائز کئے جاتے ہیں، تو ان لوگوں کا احتجاج ہوا تھا، ملاکنڈ میں بھی ہوا تھا، پشاور میں ہوا تھا، مہربانی کریں کہ یہ اس چیز سے ہوم ڈیپارٹمنٹ یا پولیس کا محکمہ جو ہے، اس پہ Serious action لیں کیونکہ وہ لوگ جو ہیں ابھی تک Permanent نہیں ہوئے ہیں، وہ صرف 15 ہزار روپے لیتے ہیں، ان کو شہادت کا بھی کوئی پیکیج نہیں ملتا، ان کو اور کوئی بھی پیکیج نہیں ملتا، مہربانی کر کے اس پہ میں اور کوئی بات نہیں کرنا چاہتی،

حالانکہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں میرے پاس بہت سی باتیں تھیں لیکن یہ بات بہت ضروری تھی کہ کسی کو بیروزگار نہ کیا جائے، انہی کو Permanent کر کے اگر اور Jobs آتی ہیں تو ان پہ پھر ایڈورٹائز کر دیں۔

Mr. Speaker: Thank yon. Minister for Law, to respond Demand No. 8.

(شور)

جناب منور خان: ہم Un-employment پہ بات کریں گے، باقی پہ ہم اس طرح نہیں کریں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 8 یہ تو ختم ہو گئی ہے۔

جناب منور خان: ہاں نا، میرا مقصد یہ ہے کہ جو جیل ڈیپارٹمنٹ پہ میں نے کٹ موشن جمع کی، میرے حلقے لکی ڈسٹرکٹ کی 47 پوسٹیں جو ہیں، انہوں نے ختم کر دی ہیں تو منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ لکی ڈسٹرکٹ کا جرم کیا ہے؟ کہ انہوں نے 47 پوسٹیں، باقی ڈسٹرکٹ کی انہوں نے ختم نہیں کیں لیکن میرے ڈسٹرکٹ لکی مروت کی 47 پوسٹیں انہوں نے ختم کر دی ہیں۔ میں صرف فنانس منسٹر سے یا جیل ڈیپارٹمنٹ کو جو وہ کرتا ہے، اس سے میری ریکویسٹ ہے کہ کم از کم یہ اپنے نوٹس میں لیں، باقی ڈسٹرکٹس میں وہی پوسٹیں سینکشن ہو چکی ہیں لیکن میرے ڈسٹرکٹ کی 47 پوسٹیں وہ انہوں نے ختم کی ہیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ منور خان صاحب نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ لاء منسٹر! ایک تو آپ ڈیمانڈ نمبر 8 کے اوپر بات کرینگے، انہوں نے کٹ موشن اور دوسرا رنجیت سنگھ صاحب نے دو پوائنٹس اٹھائے ہیں In your absence، ایک تو یہ کہتے ہیں کہ ہیلمنٹ جو ہے، یہ چونکہ ان کی پگڑی ہوتی ہے تو یہ کہتا ہے کہ ہم اس پہ ہیلمنٹ نہیں پہن سکتے اور انڈیا کی مثال دی، انہوں نے دوسرا، جو ان کی کرپان ہوتی ہے، اس کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ وہ چھوٹا سا خنجر ٹائپ چیز ان کے پاس ہر وقت رہتی ہے اور ان کا Religious issue ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جہاز میں سفر کرتے وقت بھی اس کو ساتھ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے اور ادھر جب کورٹ، کچہری میں جاتے ہیں تو پھر یہ کہتے ہیں، ہمیں ایشوز ہوتے ہیں، وہ کرپان کو، اب کرپان بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔

جناب رنجیت سنگھ: چھوٹی بھی ہوتی ہے اور بڑی بھی ہوتی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کرپان آپ کے پاس ہے؟

جناب رنجیت سنگھ: سر، اسی وجہ سے میں ساتھ لاتا ہوں اور میں گاڑی میں چھوڑ دیتا ہوں، کہیں مجھے بھی ایسا نہ کہا جائے کیونکہ جب مجھے کہہ دیا جائے گا تو پھر میں آپ سے کیا جواب لوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ Respond کریں اور ڈیمانڈ نمبر 8 پر بھی، لاء منسٹر!

وزیر قانون: جناب سپیکر!۔۔۔۔

(شور)

جناب عنایت اللہ: آپ نے لازاپنی Priorities میں نہیں رکھے ہیں نا۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ ڈیمانڈ نمبر 8 ہے نا۔

وزیر قانون: سر، میں بتاتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ایکسائز والی چل رہی ہے، نہیں ہوم والی چل رہی ہے۔

وزیر قانون: سر، میں بتاتا ہوں۔ جناب سپیکر! اس وقت ہمارے سامنے تین ایشوز ہیں، ایک تو آنریبل ممبر نے جو کہ Religious minority سے ان کا تعلق ہے، میرے خیال میں آئین میں جو Fundamental rights ہیں، اس میں ینارٹیز کی جو پروٹیکشن ہے، وہ Safe guarded ہے۔ اسی طرح ہمارے جو صوبائی قوانین ہیں، اس میں تمام جتنی بھی Religious minorities ہیں، انٹرنیشنلی ہماری بھی کمٹمنٹس ہیں، اس میں تو کوئی شک نہیں ہے، یہ کچھ ٹریڈیشن ہیں، ان کے مذہب سے جو تعلق رکھتی ہیں جس طرح یہ پگڑی ہے، جس طرح کرپان ہے، میرے خیال میں ٹریڈیشنز کا تو خیال رکھنا چاہیئے، یہ بہت ہی ہماری ایک خوبصورتی ہوتی ہے، ہر ایک کلچر میں کہ ٹریڈیشنز کا خیال رکھا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو صوبے میں یا ملک میں جو رائج قوانین ہیں، اس کے ساتھ اس کو دیکھنا پڑے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ In principle تو میں Agree کرتا ہوں کہ جو ان کی ٹریڈیشنز ہیں، جو کلچر ہے، اس کو فروغ ملنا چاہیئے اور ان کو اجازت ہونی چاہیئے لیکن اگر آنریبل ممبر میرے ساتھ بیٹھ جائیں، اس بجٹ سیشن کے بعد ہم دیکھ لیں، اس پر ہم ایک Working کرلیں کہ قانون کے مطابق ہم کیا کر سکتے ہیں؟ یا ہم امنڈمنٹ لا سکتے ہیں یا ان کیلئے بھی آسانی ہو تاکہ یہ بھی نہ ہو کہ ان کی کمیونٹی کیلئے کل کو ائرپورٹ پہ اور جگہ جگہ پر پھر مشکلات ہوں تو ذرا اس پہ بیٹھ کر ایک Comprehensive meeting کرلیں گے اور جو بھی ہو سکے ان شاء اللہ ہم آپ کو سپورٹ کرینگے۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔

وزیر قانون: یہ ہماری آپ کے ساتھ کمٹمنٹ ہے، دوسری سر! جیل میں جو آنریبل منور خان صاحب نے بات کی ہے، ان کے ضلعے میں وہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ پوسٹیں جو ہیں وہ Abolish کی گئی ہیں، ادھر جو ہے، Prisons department کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں ڈائریکشن یہاں سے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں یہیں سے فلور آف دی ہاؤس پہ Prisons department کے جو لوگ بیٹھے ہیں، ابھی جو ہے، اسی دوران جو سیشن شروع ہے، یہ Sitting ابھی شروع ہے، اس بارے میں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کر کے رپورٹ ابھی لے آئیں، اسمبلی میں اور مجھے 'ہینڈاوور' کر دیں۔ میں ابھی فلور پہ تھوڑی دیر میں اس کے بارے میں بھی بتاؤنگا اور ہمارے جو فنانس منسٹر صاحب نے جس طرح کہا ہے تو یہ ہماری پالیسی ہے کہ ہم کسی بھی باروزگار شخص کو بے روزگار نہیں بنائیں گے۔ یہ ہمیں فوراً رپورٹ یہاں پر دیں تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کس طرح یہ Posts abolish ہوئی ہیں؟ پھر میں Reply دے دونگا جی۔ تیسرا سر، جو لیڈر آف دی اپوزیشن اور جتنے بھی اپوزیشن پارٹیز کے لیڈرز ہیں، ان کے ساتھ بہت زبردست سینیئر منسٹر صاحب بھی تھے، شہرام خان بھی تھے، فنانس منسٹر صاحب بھی تھے، قلندر لودھی صاحب بھی تھے، اکبر ایوب صاحب بھی تھے، ہماری بات ہوئی اور ہم اس لئے بیٹھے ہیں تاکہ ایوان صحیح طریقے سے آگے بڑھ سکے اور بجٹ پہ ایک مفید بحث ہو سکے۔ وہ ایشوز جن پر اپوزیشن کے ممبرز بات کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کیلئے ٹائم مل سکے تو وہ ہماری باتیں ہو گئی ہیں، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ایک لسٹ جو ہے وہ آپ کو بھی Provide کر دی گئی ہے، اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو صرف وہی جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، انہی پہ ہم کٹ موشنز لے لیتے ہیں، اس پہ تھوڑی بہت بحث کر لیتے ہیں لیکن اس میں میری ریکویسٹ پھر بھی یہی ہو گی کہ اگر جہاں پر آٹھ نو یا دس کٹ موشنز ہیں تو اگر اپوزیشن اس میں دو کٹ موشنز پیش کر لے اور اس پر بحث ہو سکے تو میرے خیال میں ٹائم بھی بچ جائے گا۔ یہ جو ابھی ہم آٹھویں نمبر پر ہے، سر! ڈیمانڈز فار گرانٹ چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے، جو لسٹ آپ کو Provide کر دی گئی ہے، میری ریکویسٹ ہے کہ تمام جتنی بھی کٹ موشنز ہیں وہ ڈراپ ہو جائیں اور اس ڈیمانڈ فار گرانٹ پہ ووٹ آپ پوچھ لیں، ہاؤس اس کو پاس کر لے گا۔

جناب سپیکر: Okay. As decided by the Members, honourable Members of the Opposition and Government party کہ اس میں آپ نے یہ جو Home

department ہے، اس میں سے نکال دیا ہے تو Its mean کہ پھر آپ نے اس کی کٹ موشنز Withdraw کرلی ہیں۔ میں یہی سمجھوں یا ایک ایک بندے کو بلاؤں؟

Member: I withdraw.

جناب سپیکر: Withdraw ہو گئی ہیں نا، Withdraw ہو گئی ہیں نا، جب وہ ہے ہی نہیں، اب لسٹ میں۔

ایک رکن: وہ تو صرف ہوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو میں ہوم کی بات کر رہا ہوں، اسی ہوم میں ہی چل رہا ہوں، ابھی تک ہمارا۔۔۔۔۔

ایک رکن: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Law Minister, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 9.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 59 کروڑ 58 لاکھ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 59 crore 58 lac 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Jails and convicts settlement? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 10, honourable Minister for Law.

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 47 ارب 86 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 47 billion 86 crore ten lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Police? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 11, honourable Minister for Law.

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 69 کروڑ 55 لاکھ 6 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 4 billion 69 crore 55 lac 6 thousand 4 hundred only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of law and justice? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 12, honourable Minister for Law.

Because the Minister is not around، یہ 12 اور 11 دونوں چھوڑ دیتے ہیں، کل اس کو لے لیں گے تاکہ وہ ہی جواب دینگے۔ بنگش صاحب! ان دونوں کو کل لے لیں گے، ہائر ایجوکیشن اینڈ ایلیمنٹری۔ Elementary and Higher

Mr. Speaker: The honourable Minister for Health, to please move his Demand No.13.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 46ارب 20کروڑ 17لاکھ 4ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker; The motion moved, the question before the House is that a sum not exceeding rupees 46 billion 20 crore 17 lac 4 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Health.

Cut motions on Demand No.13.

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کونسے دو بندے پیش کرینگے؟ Decided آپ لوگوں نے۔

ایک رکن: ہم پیش کرینگے۔

جناب سپیکر: سارے پیش کرینگے، یہ کہا گیا تھا کہ دو پیش کرینگے، جی؟

(شور)

جناب منور خان: اس پر تو سب بات کرینگے۔

جناب سپیکر: ساتھ ساتھ کٹ موشنز بھی Withdraw کرتے جائیں تاکہ دوبارہ پھر سیکنڈ، تھرڈ راؤنڈ نہ ہو، Miss Rehana Ismail Sahiba, to please move her cut motion on Demand No.13.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں 50ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Khushdil Khan Sahib, to please move his cut motion.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں 15ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifteen thousand only. Miss Sobia Shahid Sahiba, to please move her cut motion.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میری ایک ہزار کی کٹوتی ہے، ہمارے منسٹر ہشام صاحب ہیں، اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس دفعہ ایم پی ایز کو عزت دی ہے، چاہے وہ اپوزیشن کے ہیں اور چاہے

وہ گورنمنٹ کے ہیں لیکن سب ہی کو اچھے طریقے سے برابر کی حیثیت دے رہے ہیں۔کام ہوتا یا نہیں ہوتا لیکن بہت اچھے طریقے سے بات کرتے ہیں،سب سے بہت اچھی طریقے سے ملتے ہیں، چاہے جتنا رش میں بھی ہو لیکن ایم پی ایز کو Respect دیتے ہیں، اگر اس ایوان میں اس بات کی تعریف نہ کروں، اور بھی ہمارے منسٹرز جو ہیں، اس چیز کو Recognize کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو Withdraw کرلی آپ نے؟

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سر! دوسری بات، منسٹر صاحب چونکہ میرے خیال سے نو بجے آتے ہیں اور دو بجے تک آفس میں بیٹھتے ہیں (تالیاں) اس لئے ہماری اپوزیشن اس کا شکریہ ادا کرتی ہے اور یہ ہم سب امید رکھتے ہیں کہ جس طرح لاسٹ ٹائم ہماری ہیلتھ کا بیڑا غرق ہو گیا تھا، اس دفعہ اس کا کچھ اچھا ہو جائے، لاسٹ ٹائم جس طرح چیف جسٹس نے سپریم کورٹ میں یہ دی ہے کہ صوبے میں صحت جو ہے وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے سپیچ شروع کر دی، آپ کٹ موشن پیش کریں، ہو گئی تو Withdraw کرلیں، Withdraw۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سر! وہ کٹ موشن، سر! بات تو کرنی ہے، یہی تو ایک موقع مل جاتا ہے جس پر بات کرتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ لاسٹ ٹائم صحت، ایجوکیشن اور پٹوار خانوں کے ساتھ ہمارے اس صوبے کا بہت برا حال ہوا تھا اور اس دفعہ امید رکھتے ہیں اس منسٹر سے کہ اس کے حالات ٹھیک ہو جائیں، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں، تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Bahadar Khan, to please move his cut motion.

<u>جناب بہادر خان:</u> جناب سپیکر صاحب! اس محکمے کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں، ایک لاکھ 50 ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac fifty thousand only. Sardar Hussain Babak Sahib.

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر صاحب! زه پورا د نهه سوؤ د کټوتئ موشن پيش کومه جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine hundred only. Shagufta Malik Sahiba, to please move her cut motion.

محترمہ شگفتہ ملک: جی، سپیکر صاحب! زہ د اتلس زرو روپو د کٹوتئ تحریک پیش کومہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eighteen thousand only. Sardar Aurangzeb Nalota Sahib.

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! میں صرف دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Faisal Zeb Sahib.

جناب فیصل زیب: میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان: سر! میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک پروفیشنل منسٹر جو کہ ڈاکٹر ہے، وہ آیا ہوا ہے اور خاص کر یہ میرے لکی ڈسٹرکٹ سے بھی ہے، میں ان کے Honor میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Mr. Mehmood Ahmad Khan.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Inayat Ullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Anwar Hayat Khan.

جناب انور حیات خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! جس طرح منور خان صاحب نے کہا کہ مذکورہ منسٹر ہمارے علاقے کا ہے تو میں بھی واپس کرنا چاہتا ہوں لیکن صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، ہمارے حلقے میں ایک ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال جو پچھلی حکومت نے آخری سال میں Approval دی تھی، اس کی منظوری دی تھی لیکن اس میں صرف ایک ہزار روپے ریلیز ہوئے تھے، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں منسٹر صاحب کو کہتا ہوں کہ اگر اس میں اس طرح پیسے آتے رہے، یہ میرے خیال میں ساری عمر

میں نہیں بن سکے گا، آپ سے درخواست ہے کہ اس کیلئے جتنا بھی ہو سکے، اس سال بھی دیں تاکہ دو تین سال میں تقریباً یہ کمپلیٹ ہو سکے، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Nighat Orakzai, to please move her cut motion.

انہوں نے کٹ موشن لکھ دی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! جیساکہ میں اپنی تقریر میں کہہ چکی تھی، یہ آپ کی وساطت سے کہنا چاہونگی کہ یہ وہ منسٹر ہے جو لوگوں کی کالز بھی سنتے ہیں، لوگوں کو Respond بھی کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ جو پچھلے پانچ سالوں میں ہوا تھا، وہ اب یہ ابتداء عشق ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ عشق جو ہے وہ ضرور پایہ تکمیل تک پہنچے گا لیکن دو باتوں کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں، ایک Eighty five percent burn center جو ہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی کی کولیشن گورنمنٹ میں مکمل ہو چکا تھا، اس میں تھوڑے پیسوں کی ضرورت ہے کیونکہ لوگوں کو وہاں جانا پڑتا ہے اور یہاں پر Burn center نہیں ہے، ظاہر شاہ صاحب ہمارے ہیلتھ منسٹر تھے، یہ دونوں گورنمنٹ کی کامیابی تھی کہ انہوں Eighty fivepercent وہ مکمل کر لیا تھا، ابھی اس پر میرا خیال ہے کہ Fifteen percent کام رہتا ہے تو یہ اس کو پورا کر دیں تاکہ ہمارے صوبے کے جو لوگ ہیں، وہ باہر نہ جا سکیں اور دوسرا آئس اور چرس جو نشے کی چیزیں ہوتی ہیں، ان کیلئے کوئی سپیشل ہاسپیٹل بنایا جائے جس میں ان کی Rehabilitation ہو اور وہ بھی مفید لوگ بن کر ہمارے عام شہری کی طرح مفید شہری بن کر کام کر سکیں۔ میں اپنی کٹ موشن جو ہے، یہ جو میں نے کٹ موو کیا تھا، ان کی اس بات پر کہ یہ آتے ہیں، یہ بیٹھتے ہیں، سنتے ہیں، کام کرتے ہیں، اس وجہ سے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Honorable Akram Khan Durrani, to move his cut motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! میری کچھ تجاویز ہیں لیکن منسٹر صاحب ہمارے برخوردار ہیں، میں اس کو بھیج دونگا، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Miss Shahida Waheed, to please move her cut motion, lapsed. Mian Nisar Gul Sahib, to please move his cut motion.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں آٹھ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight hundred only. Zafar Azam Sahib.

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب! ہمارا ہیلتھ منسٹر ایک لائق بندہ ہے، ہمیں امید ہے کہ وہ سب کچھ سمجھتے ہیں، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you, Zafar Azam Sahib. Miss Humaira Khatoon, lapsed. Mr. Sardar Mohammad Yousaf Sahib, to please move his cut motion.

سردار یوسف کا مائیک کھولیں، Withdraw

سردار محمد یوسف زمان: نہیں نہیں، میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sher Azam Khan Sahib, to move his cut motion. مائیک کھولیں جی۔

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيم۔ مسٹر میں نے 35 روپے غالباً کٹ موشن موو کی ہے اور The Health department on account of several reasons, I withdraw it. Thank you very much.

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Now, all the people will speak.

ہیلتھ کے اوپر جتنے لوگوں کی کٹ موشنز ہیں جو آپ کا ایگریمنٹ ہوا تھا، Two Members اس کے اوپر بولیں گے، آپ خود Decide کر لیں۔ جی بابک صاحب! آپ ایگریمنٹ میں تھے کہ دو ممبرز ایک کٹ موشن کے اوپر بولیں گے۔

جناب سردار حسین: نہیں، وہ تو اس طرح کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی، شارٹ بات کرینگے۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ نے مجھے کہا تھا۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! یہ بجٹ کا اجلاس ہے، ہر آدمی کا حق ہے کہ وہ اپنی بات کرے، ہر آدمی کا حق ہے، جس نے کٹ موشن لگائی، وہ اپنی بات کرے۔

جناب سپیکر: آپ کا کیا فیصلہ ہوا تھا، Two per cut motion یا سارے لوگ بولیں گے؟

وزیر قانون: ہماری تو ریکویسٹ یہ ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور تمام پارلیمنٹری پارٹیز کے لیڈرز کے ساتھ ہم بیٹھے تھے، ایک تو یہ ڈیپارٹمنٹس آ گئے، دوسرا یہ تھا کہ ان کے اندر جو بھی بحث ہوگی، اس کو ہم کوشش کرینگے کہ سب کو موقع مل جائے، تمام ڈیپارٹمنٹس ڈسکس ہو جائیں۔ اس میں میری تجویز یہ تھی،

ابھی لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب چلے گئے ہیں، اگر دو، کوئی فکسڈ نہیں ہے کہ دو لیکن دو یا تین تک بھی کر لیں، شارٹ، ریکویسٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: دو دو منٹ بات کر لیں تاکہ کام بھی۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: ہیلتھ، ایجوکیشن، ہائیر ایجوکیشن لیکن ہم کوشش کرینگے، ہم یہ ایشورنس دلاتے ہیں، ہم بھی یہ کوشش کرینگے کہ جو ضروری باتیں ہیں وہ کرینگے۔ دوسرا یہ کہ ہم زیادہ اس پر زور نہیں دینگے، ہم صرف ان باتوں پر منسٹر صاحب سے فلور آف دی ہاؤس ایشورنس چاہیں گے، ہم اس پر زیادہ وہ نہیں دینگے، یہ ایک وہ ہو سکتا ہے، باقی آگے جو دس بارہ ڈیپارٹمنٹس ہیں، اس میں ایسے ڈیپارٹمنٹس بھی ہیں کہ کوئی اس میں Interested نہیں ہے، اس میں ایک دو بندے Interested ہیں اور وہ کل جلدی جلدی ختم ہو جائینگے۔

جناب سپیکر: سردار محمد یوسف صاحب، پلیز۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جو نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے اور اسی وجہ سے اپوزیشن کے لوگوں نے بھی اور ٹریژری بینچ کے لوگوں نے اس بات سے اتفاق بھی کیا، جو اہم محکمے ہیں، اس پر بات کی جائیگی، اس کا ہر شخص کے ساتھ تعلق بھی ہے، چونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں سننے میں آیا تھا کہ بہت ساری اصلاحات ہوئی ہیں، مجھے یہ ابھی سن کر بھی بڑی خوشی ہوئی کہ بہت سارے آنریبل ممبران صاحبان نے Withdraw بھی کیا ہے، ہیلتھ منسٹر صاحب کی جو پرفارمنس ہے، اس سے مطمئن بھی ہیں، میں ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ وہ محنت سے کام کرتے ہیں، انہوں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو اگر بہتر طریقے سے چلایا ہے تو میں چند تجاویز ان کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک تو کچھ میرے حلقے سے متعلق ہیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جہاں پر بھی بی ایچ یوز وغیرہ بنے ہیں، خاص طور پر ضلع مانسہرہ جو میرے حلقے میں اور Earthquake affected area ہے، ابھی تک بہت سارے بی ایچ یوز میں جو سٹاف ہے، وہ نہیں گیا، میں نام دے دونگا کیونکہ بہت سارے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز یا خاص طور پر ڈی ایچ کیو ہاسپیٹلز ہیں، کنگ عبداللہ ٹیچنگ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل ہے، اس میں بھی چونکہ تیرہ سال کے بعد وہ مکمل ہوا ہے لیکن Equipments ابھی تک وہاں پر نہیں ہیں۔ اسی طریقے سے ایبٹ آباد ہزارہ کا جو کمپلیکس ہے، میں کئی دفعہ جاتا رہا ہوں، پورے ہزارہ کا واحد ایک ہاسپیٹل ہے، مختلف علاقوں سے لوگ آتے ہیں، شمالی علاقہ جات سے بھی آتے ہیں لیکن دوائیاں بھی ناپید اور صفائی کا بھی بڑا ناقص انتظام، صفائی بھی نہیں ہے۔ اسی

طریقے سے ایک اور تجویز جو میں دینا چاہتا ہوں، چونکہ اس کا تعلق بنیادی صحت سے ہے، ہر شخص کا ہے، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز مرکزی جگہوں پر بنائے ہیں، اس میں پالیسی چینج کر کے، شاید مجھے پتہ نہیں اس گورنمنٹ نے پالیسی چینج کی ہو کہ ویلیج کی Basis پر ہر ویلیج میں ایک ڈسپنسری ہونی چاہیئے، پورے صوبے میں، دور دراز علاقوں میں تاکہ جو فرسٹ ایڈ کا کام ہے وہ ڈسپنسری کا وہاں موقع پر لوگوں کو مہیا کیا جا سکے اور جب دور دراز علاقوں میں اگر یہ سہولت نہیں ہے تو وہ لوگ بڑی مشکل سے آر ایچ سی، بی ایچ یو کو آتے ہیں اور جو بی ایچ یوز ہیں، وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں، میڈیکل ٹیکنیشن ہی وہاں پر کام کر رہے ہیں، تو یہ ان کیلئے ایک اور پریشانی کا باعث ہے، اگر میڈیکل ٹیکنیشن نے بی ایچ یو میں کام کرنا ہے تو پھر ڈسپنسری ہر جگہ دی جائے تاکہ وہاں پر لوگوں کو یہ بنیادی سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔ اس کے ساتھ ہی جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے بہت ساری، صوبائی حکومت کے حوالے سے جو ایک ذمہ داری بنتی ہے، ٹوٹل ان کی بنتی ہے، یہ جو ہیلتھ کارڈز تقسیم کئے گئے ہیں، پچھلی دفعہ جو ہیلتھ کارڈز تھے، جو سروے ہوئے ہیں، شاید وہ پارٹی کی Basis پر ہوئے ہیں یا کسی اور Basis پر، بہت سارے لوگوں کے پاس میں نے دیکھے ہیں، یہ نوٹ کر لیں منسٹر صاحب! ان کو تو ہیلتھ کارڈ ملا ہے لیکن وہ ان کو جو سہولت ہے علاج کی، وہ نہیں مل سکی، وہ جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ آپ کا نمبر نہیں آ سکا، خاص کر غریب لوگ جو Afford نہیں کر سکتے، انہی لوگوں کو ملنا چاہیئے۔ یہ سیاسی بنیاد پر بھی نہیں ہونا چاہیئے، سیاسی جو اپنی پسند ناپسند کی بنیاد پر یہ سروے جو پہلے ہوا ہے، اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا، بلکہ اس کا سروے دوبارہ کیا جائے تاکہ ہر مستحق شخص کو وہ کارڈ ملے اور جو حکومت کی ایک ذمہ داری ہے، وہ ذمہ داری حکومت پوری کر سکے کہ اس ملک کا، اس صوبے کا شہری ہے، تو اس کو بلاامتیاز یہ حق حاصل ہے کہ اس کا علاج بھی ہو سکے اور جو بنیادی حق ہے، اس کو مہیا کیا جا سکے۔ میں کچھ تجاویز اور بھی دینا چاہتا ہوں کیونکہ وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ میں اس محکمے کے حوالے سے ان شاء اللہ تجاویز دوں گا۔ محکمہ ہیلتھ جو ہے، یہ اپنی کارکردگی بہتر بنائے، اسی صورت میں جو لوگ، اگر گورنمنٹ ہاسپیٹلز میں ڈاکٹرز ہیں تو وہ کام کر رہے ہیں، پھر اس کے بعد جو پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں، پھر اس سے لوگوں کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے، پرائیویٹ پریکٹس کیلئے پھر باہر جاتے ہیں، اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے، پھر ان کا ایڈمیشن ہوتا ہے، یہ ڈبل خرچہ جو ان پر کیا جاتا ہے، اس کا تدارک کیا جائے اور اس کیلئے جو قانون پہلے بھی حکومتوں نے بنایا، اس پر کوشش کی ہے لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے، اب بھی اس کیلئے کوشش کی جا سکتی ہے کہ پرائیویٹ جو پریکٹس کریں تو پھر گورنمنٹ

ہسپتالوں میں ان کو پھر سروس نہیں ملنی چاہیئے، نوکری نہیں ملنی چاہیئے، اس طریقے سے بچت بھی کی جا سکتی ہے تاہم مجھے امید ہے کہ جس طرح ابھی بہت سارے آنریبل ممبران صاحبان نے منسٹر ہیلتھ کی تعریف بھی کی ہے، مجھے امید ہے کہ اگر بعض جو کمی بیشی ہے، وہ اپنی محنت سے، ذہانت سے، جانفشانی سے کام کریں گے، اس کو دور کریں اور اتنی بڑی رقم رکھی جاتی ہے، لوگوں کو خاطر خواہ فائدہ ہونا چاہیئے، عوام کو فائدہ ہونا چاہیئے۔ بہت شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، سردار صاحب۔ میاں نثار گل صاحب!

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جناب سپیکر! میں منسٹر کی وجہ سے اپنی کٹ موشن واپس لے لیتا ہوں کیونکہ وہ بہت شریف آدمی ہیں، 'ہارڈورکر' ہیں لیکن میرا مسئلہ کچھ ایسا ہے کہ میں اس فلور پہ اگر بیان نہ کروں تو میرے خیال میں آئندہ یہ مشکلات ہونگی۔ جناب سپیکر! 2011ء میں میں نے اپنے گاؤں میں ایک ہسپتال منظور کروایا تھا، ٹائپ ڈی ہاسپیٹل، اس کے بعد اس وقت ان لینڈ آونر کے ساتھ میں نے ایگریمنٹ کیا تھا جو میں آپ کو دکھا بھی سکتا ہوں، ہیلتھ منسٹر کو بھی دکھا سکتا ہوں، وہ قیمتی زمین تھی، آٹھ دس لاکھ روپے کنال زمین تھی، میں نے ان کے ساتھ ایگریمنٹ کیا کہ یہ زمین آپ لوگ مفت دے دیں، جب وقت آئے گا تو کلاس فور کی نوکری آپ لوگوں کی ہوگی، ایک پیسہ جوان لوگوں کو نہیں ملا تھا، یہ بھی لکھا تھا کہ اگر خدانخواستہ میں ایم پی اے نہ بن سکا تو جو بھی ہونگے وہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس پہ نظر کرم رکھیں گے۔ بدقسمتی سے 2013 میں میں ہار گیا، ہیلتھ منسٹر صاحب! اب یہ 2018 ہے، آپ Believe کرلیں کہ بہت اچھی بلڈنگ بھی ہے، ڈاکٹر جب آتے ہیں، ان لوگوں نے لینڈ اونر نے ہائی کورٹ میں Stay لے لیا، دو سال سے وہ Stay پڑا ہوا ہے، میں جب پاس ہوا تو میں نے ایک جرگہ کیا، ان لوگوں کو بھی بلایا، ظفر اعظم صاحب اس بات کے گواہ ہیں، ڈی چوک پہ بھی بلایا کہ یہ مسئلہ میں حل کرنا چاہتا ہوں، برائے مہربانی آپ میرے ساتھ ہسپتال چلے جائیں اور ان لوگوں کو اپنا حق دے دیں، انہوں نے وعدہ بھی کیا لیکن وہ اس کے باوجود وہ وعدہ نبھا نہ سکے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہت بڑی بلڈنگ جس پر بارہ تیرہ کروڑ روپے لگے ہیں، ایک ڈاکٹر ادھر موجود ہے، Equipment موجود ہے لیکن چھ سال نوکروں کی وجہ سے وہ ہسپتال بند پڑا ہوا ہے، نہ اس میں پانی ہے، آپ کی شرافت کی میں وہ کرتا ہوں، قدر کرتا ہوں لیکن یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دن آپ مقرر کرلیں جو بھی آپ مناسب سمجھیں، ہمارے کرک ڈسٹرکٹ کے جو مسائل ہیں، اس پہ بات بھی ہو جائے، آپ کی شرافت کی وجہ سے اور آپ

کی دلجمعی کی وجہ سے یہ کٹ موشن میں واپس کرتا ہوں لیکن مجبوری یہ تھی کہ یہ بات میں ایوان پہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ بہت Sensitive مسئلہ ہے، پورا ڈسٹرکٹ بھی ہے لیکن ہاسپٹل، میرا گاؤں، میرا گھر ایک کلو میٹر پہ ہے اور میں جب تین مہینوں میں اپنے گاؤں کے ہاسپٹل کو ٹھیک نہیں کر سکتا تو پھر لوگ مجھ سے تھوڑا بہت حلقے کی کیا ڈیمانڈ کریں گے؟ میں اپنی کٹ موشن واپس لے رہا ہوں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جو معزز ممبران ضمنی بجٹ پر کٹ موشن جمع کرانا چاہتے ہیں، آج پانچ بجے تک سیکرٹریٹ میں جمع کروادیں۔ عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب جو ہیں وہ Receptive ہیں، ماشاءاللہ Competent ہیں، Professional ہیں، ہمیں ان کی صلاحیتوں پر اعتماد ہے اور ہم Expect کرتے ہیں کہ وہ اس ڈیپارٹمنٹ کو مشکلات سے نکالیں گے۔ میں اس پہ زیادہ باتیں کرنا چاہ رہا تھا لیکن Decision ہوئی ہے تو میں ان کے نوٹس میں تین چار چیزیں لانا چاہتا ہوں، اس کے بعد میں اپنی کٹ موشن ابھی بس Withdraw کروں گا۔ یہ جو صحت انصاف کارڈ کے اوپر بات ہوئی ہے، اس میں بہت زیادہ مسائل ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ وہ اس سیشن کے اندر اس پہ بات نہیں ہو سکتی ہے، میں کوئسچن کے فارم میں بھی اس پہ بات کروں گا، کسی اور دن ایڈ جرنمنٹ موشن کے تھرو بھی اس پہ بات کروں گا، میرے ساتھ بڑی ڈیٹیلز ہیں، میں سپیشلی یہ جو انہوں نے ہیلتھ سٹیٹ لائف انشورنس میں جو پیسے ٹرانسفر کئے ہوئے ہیں، اس پہ مجھے مطلب اعتراض ہے، پرائیویٹ ہاسپیٹلز کو انہوں نے Involve کیا ہوا ہے، اس پہ میرا اعتراض ہے، بہت سی دوسری چیزیں ہیں کہ جس پہ بات ہو سکتی ہے لیکن میں Expect کروں گا کہ اس پہ کسی دن اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ ہو۔ دوسرا اہم ایشو جو میں پہلی مرتبہ منسٹر صاحب سے ملا اور ان کے ساتھ میرا تعارف ہوا تو وہ ضلعوں کے اندر خالی پوسٹوں کا ہے، وہ شاید بہادر خان صاحب بھی بات کریں گے اس پہ، میں آپ کو فگرز بتانا چاہتا ہوں، اپر دیر میں گریڈ 19 کی پانچ پوسٹیں ہیں، تین خالی ہیں، گریڈ 18 کی گیارہ پوسٹیں ہیں، نو خالی ہیں، گریڈ 17 کی 98 پوسٹیں ہیں اور 98 میں سے 61 خالی ہیں، ڈینٹل سرجنز کی سات پوسٹیں ہیں، اس میں سے پانچ خالی ہیں، یعنی پورے ضلع کے اندر صرف دو ڈینٹل سرجنز ہیں، سپیشلسٹ کی 14 پوسٹیں ہیں، اس میں سے بارہ Vacant ہیں، It's a very alarming situation تو میں منسٹر صاحب سے پہلی مرتبہ جب ملا تھا تو میں نے یہی ایک ریکویسٹ کی تھی، میرے اپنے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل کے اندر دو ڈاکٹرز ہیں، 18 سینکشنڈ پوسٹوں میں سے اور وہاں لوگوں نے

Threatened کیا ہوا ہے کہ اس ہاسپیٹل کو ہم تالا لگا رہے ہیں، میں منسٹر صاحب سے سپیشل ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو بڑی ایمرجنسی بنیادوں پہ اور Seriously take up کریں۔ میں ایک تجویز ان کو دینا چاہوں گا، شاید ان کے ساتھ شیئر بھی ہوئی ہے، تجویز، آپ کے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے ڈیپارٹمنٹ میں ایک پرائیویٹ سیکٹر میڈیکل کالج کو ایک Study commission کی ہوئی تھی جس میں جو Hepatitis B کی Pregnant mothers ہیں، اس میں جو Hepatitis B کی Transmission ہے، اس کو Prevent کیا جاسکتا ہے، ایک انجکشن ہے جو کہ لوگوں کیلئے Affordable نہیں ہے، اس کی Calculation ہوئی ہے، پانچ ہزار پہ وہ انجکشن ملتا ہے، کوئی دس کروڑ روپے سے یہ پورے کے پی کے اندر Prevent ہو سکتی ہے، منسٹر صاحب اس پہ بھی بات کریں کہ کیا وہ اس کیلئے فنڈز فراہم کر سکتے ہیں، اگر گورنمنٹ Procurement کرے گی تو اس کی قیمت اس سے بھی کم ہو جائے گی کیونکہ یہ مارکیٹ پرائس ہے۔ میں ان تین ایشوز کے اوپر منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا اور اگر Respond کریں گے بھی تو میں اس پہ خوش ہونگا، Respond نہیں کریں گے تو میں ان سے Expect کروں گا کہ وہ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے، یہ میرے لئے بڑے سیریس پرابلمز اور ایشوز ہیں، میں اس کے ساتھ ہی اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، عنایت اللہ صاحب۔ محمود احمد خان صاحب! ایک دفعہ دبا کے چھوڑ دیا کریں، میرے خیال میں ہم ڈبل کلک کر دیتے ہیں تو اس سے پرابلم آجاتا ہے، پھر Once نہیں ہو رہا، Once سے۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر! میں منسٹر کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف، میں نے بجٹ سپیچ میں بھی بات کی تھی جس طرح عنایت اللہ صاحب نے بات کی تھی، Same position ٹانک میں بھی ہے، وہاں پہ ڈاکٹروں کی بڑی Shortage ہے، منسٹر صاحب لسٹ منگوالیں، وہاں پہ جو ڈاکٹرز ہیں، تقریباً پانچ یا دس فیصد ڈاکٹر، باقی 90 پرسنٹ کچھ بھی نہیں ہیں، وہ سارے ریفر ہوتے ہیں ڈی آئی خان، جس طرح میں نے سپیچ میں بھی کہا تھا، اسی طرح نرس کا بھی، میل نرس ہے یا فیمیل ہے، میل ادھر سے بھرتی ہو جاتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب اس کو نوٹ کریں، پھر این او سی لے کے ادھر آجاتے ہیں، وہ پوسٹیں Vacant پڑی ہوتی ہیں، ہمارے لئے پرابلم ہوتا ہے، ایک ہی ہاسپٹل ہے، ٹانک میں اور اس پہ

ڈاکٹرز کی بہت ہی زیادہ Shortage ہے، منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ لسٹ منگوالیں، کم از کم جو ڈاکٹرز ہیں، وہ ادھر بھیج دیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے Withdrawn کر لی؟

<u>جناب محمود احمد خان:</u> Withdraw ہے جی، Withdraw بھی منور خان صاحب کی وجہ سے کر رہا ہوں کیونکہ منور خان کہتے ہیں کہ منسٹر صاحب اچھا بندہ ہے، ہم رعایتاً Withdraw کرتے ہیں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> مسٹر فیصل زیب خان!

<u>جناب فیصل زیب:</u> شکریہ جناب سپیکر! بہت خوشی ہوئی کہ اپنے دوستوں سے یہ سنا کہ منسٹر ہیلتھ ایک اچھے انسان ہیں اور کام کرنے والے ہیں، تو ہم بھی چاہتے ہیں، ٹھیک ہے اپوزیشن میں ہیں لیکن خواہش ہوتی ہے کہ ایسے منسٹرز سامنے آئیں کہ ہمارے مسائل، ہمارے علاقوں کے مسائل حل کریں۔ میں بھی اپنی کٹ موشن واپس لوں گا لیکن منسٹر صاحب کے نالج میں ایک دو باتیں لانا چاہتا ہوں۔ یہاں پر ڈاکٹرز کی بات ہوتی ہے کہ ویکنٹ پوسٹیں ہیں وغیرہ وغیرہ، لیکن افسوس سے کہتا ہوں، اس دن بجٹ سپیچ میں کہا تھا کہ ہمارے ہاسپیٹلز میں کچھ ہے ہی نہیں، ڈاکٹرز تو دور کی بات ہے، ہمارا کورنگ کا ہاسپٹل ہے، تحصیل کورنگ، منسٹر صاحب! Kindly یہ نوٹ کریں، وہاں پہ ایمبولنس ہیں، ڈاکٹرز، ڈرائیورز بھی ہیں لیکن جب کوئی ایمرجنسی ہوتی ہے تو لوگ باہر سے ایمبولینس کرایہ پہ وہ کرتے ہیں، اپنے ڈرائیور چھٹیوں پہ ہوتے ہیں، ہمارے لوگوں کیلئے بہت زیادہ مسئلے ہیں، ہمارے اپنے گاؤں کا بی ایچ یو ہے، وہاں پہ نہ فرنیچر ہے، نہ میڈیسن ہے، جب بھی کوئی Patient جاتا ہے تو ڈائریکٹ سوات اور پشاور کو بھیجا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! ایسے تو ہمارے علاقے کے بہت مسائل ہیں اور وہ انشاء اللہ آپ سے آپ کے آفس میں آکے ڈسکس کریں گے لیکن Kindly ہمارے شانگلہ میں ڈسٹرکٹ شانگلہ میں ہیلتھ کا بہت زیادہ مسئلہ ہے، چکیسر ہاسپیٹل ہے، نیا بنا ہے لیکن ڈاکٹرز نہیں ہیں، آپریشنل نہیں ہے، تو Kindly آپ اس پہ ذرا فوکس دیں، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، فیصل زیب خان صاحب۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

<u>سردار اورنگزیب:</u> جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی اجازت سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں جو آپ کے لئے ریکویسٹ ہے، میری پولیس کی اس پر بات نہیں ہو سکی، بانڈی میرا یو سی بھگنوتر میں ایک وی سی ناظم

تین مہینے پہلے قتل ہوا، احتجاج بھی ہوئے اور پولیس سے ہماری میٹنگز بھی ہوئیں، انہوں نے تین دن کا، پانچ دن کا، پندرہ دن کا ٹائم دیا لیکن وہ بندہ اس وقت تک اس کا قاتل Arrest نہیں ہوا۔ یہ میری صرف آپ سے ریکویسٹ ہے کہ مہربانی کرکے ان کو اس کے قاتلوں کو اگر وی سی ناظم کو یا ایم پی اے کو یا ضلعی ممبر کو تحفظ نہیں ہے تو عوام پھر کیا سوچیں گے؟ یہ صرف آپ سے ریکویسٹ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جس طرح ہیلتھ کے متعلق جو گرانٹ کی ریکویسٹ کی، جناب سپیکر صاحب! یہ محکمہ صحت ایسا محکمہ ہے کہ جس میں جتنا بھی پیسہ ہو، یہ صوبے کیلئے کم ہے لیکن ساتھ ساتھ منسٹر صاحب کی بڑی تعریفیں ہوئیں، ہم آگے دیکھیں گے کہ وہ ٹیلیفون ہی سنتے ہیں یا کچھ عملی طور پر کام بھی کرواسکتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں لوگوں کا اور بالخصوص غریب لوگوں کا علاج نہیں ہو رہا ہے، اب جس کے پاس پیسے ہوتے ہیں، وہ تو اپنی صحت کیلئے سب کچھ قربان کرتا ہے اور جن لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہوتے ہیں، غریب ہوتے ہیں تو وہ کس طرح پرائیویٹ ہسپتال میں جائیں گے؟ جب کسی کو آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے، اس کو سرکاری ہسپتالوں میں تاریخ دی جاتی ہے، ایک ہفتے کے بعد آئیں، پھر وہ جاتا ہے، اس کو تاریخ دی جاتی ہے، پھر وہ مجبور ہو کر پرائیویٹ ہسپتال میں جاتا ہے، میں منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا کہ یہ سرکاری ہسپتالوں میں خود جائیں اور جاکر چیک کریں کہ کیا ان لوگوں کو، ان کی جو ذمہ داری ہے، وہ پوری کر رہے ہیں یا نہیں؟ اور دوسری بات یہ کہ پہاڑی علاقوں میں ڈسپنسریاں بنی ہوئی ہیں یا بی ایچ یوز بنے ہوئے ہیں، ان کے اندر سٹاف نہیں ہے، اب جب بندہ جو بیمار ہو جاتا ہے تو اس کو جیپ کے ذریعے یا کسی گاڑی کے ذریعے، کرائے کی گاڑی کے ذریعے ایبٹ آباد، میں اپنے علاقے کی بات کرتا ہوں، ایبٹ آباد یا حویلیاں لایا جاتا ہے تو اس بات پر ڈیزل، پٹرول اور گیس اتنی مہنگی ہو چکی ہیں، ماشاء اللہ نئے پاکستان میں کہ وہ بے چارہ اس کے پاس گاڑی کے کرائے کے پیسے ہی نہیں ہوتے ہیں، اس لئے میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو دیہاتوں کے اندر ڈسپنسریاں ہیں یا بی ایچ یوز ہیں، ان کے اندر سٹاف پورا کیا جائے۔ اور ایک اہم ایشو ہے، میرے حلقے سے تعلق رکھتا ہے، نتھیا گلی میں ایک آر ایچ سی ہے، جب وہ ہسپتال بنا تھا تو مقامی لوگوں نے اٹھارہ کنال زمین اس کیلئے Donate کی تھی، ابھی جیلخانہ جات کا جو محکمہ ہے، وہ اس میں سے ساڑھے پانچ یا ساڑھے چار مرلے کے اوپر وہ قبضہ کر رہا ہے اور ڈی ایچ او نے Stay بھی لیا ہے، کوشش بھی کی ہے لیکن انہوں نے Stay کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی ہے اور ہسپتال کی زمین کے اوپر محکمہ جیل خانہ جات کا جو محکمہ ہے، وہ قابض ہو رہا ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ

کہوں گا کہ اس کے اوپر آپ توجہ دیں کہ ہسپتال کی زمینیں جو مفت میں وہاں کے لوگوں نے Donate کی تھیں، اس کے اوپر کسی کا قبضہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وہ صرف ہسپتال کیلئے زمین تھی۔ یہی میری گزارشات تھیں، اس کے بعد میں اب دیکھوں گا کہ منسٹر صاحب کیا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: جی، تھینک یو مسٹر سپیکر صاحب! جس طرح تمام ہمارے معزز اراکین نے بات کی منسٹر کی پرفارمنس پر، یقیناً میں Personally، میری فیملی ان کو جانتی ہے اور ماشاء اللہ بڑے Energetic, educated، میری کچھ تجاویز Suggestions ہیں، اس کے بعد میں کٹ موشن واپس لونگی، No doubt کہ ماشاء اللہ بہت Competent ہیں اور Deliver کر سکیں گے، میں کچھ تجاویز پیش کرونگی، ایمرجنسی کے حوالے سے اور جو ہاسپیٹلز میں آپریشن تھیٹرز ہیں، اس کے حوالے سے، آپریشن جو ہماری ایمرجنسی سے، اس میں اگر آپ دیکھیں تو پورے ملک میں ایمرجنسی جو ہے، اس کیلئے پوری دنیا میں ایک Specialty ہوتی ہے لیکن بد قسمتی سے پاکستان کی اگر ہم بات کریں، پھر خیبر پختونخوا میں میں نے دیکھا ہے اور پشاور میں جتنے بھی بڑے ہاسپیٹلز ہیں، کے ٹی ایچ، ایل آر ایچ ہے اور باقی جو ہمارا ایچ ایم سی، وہاں پر جو ایمرجنسیز ہیں تو آپ کی توجہ چاہتی ہوں، پھر وہ بات نہیں کر سکتی جب آپ کی توجہ نہ ہو، ایک میری بات یہ ہے کہ جو ایمرجنسی ہے، اس کے جو ڈاکٹرز ہوتے ہیں، سر! ایک تو وہ بالکل جیسے جو نئے ڈاکٹرز ہوتے ہیں، وہ اتنے تجربہ کار ڈاکٹرز نہیں ہوتے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ایمرجنسی میں جب لوگ آتے ہیں، تو وہ جو Patients آتے ہیں، اس کیلئے آپ ایمرجنسی بنیادوں پر ان کی جو Treatment ہے وہ بہت ضروری ہے لیکن میں نے دیکھا ہے، میں خود کبھی کبھی وزٹ کرتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ جو ہمارے ایمرجنسی کے ڈاکٹرز ہوتے ہیں، ایک تو ان کا تجربہ اتنا نہیں ہوتا کہ جو بھی Patients آتے ہیں، ایک وہ بہت نارمل، ایک وہ Patient ہوتا ہے جو نارمل ہوتا ہے، اس کے ساتھ اگر آپ Normal treat کریں تو ٹھیک ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اکثر ایکسیڈنٹ کے لوگ جو آتے ہیں، Heart patients آتے ہیں، ایمرجنسی میں بہت جو Patients آتے ہیں تو وہ جو ڈاکٹرز ہوتے ہیں، ان کو میں نے اس طریقے سے نہیں دیکھا ہے، وہ سیریس، جو آپ ایمرجنسی میں اٹھ کے اس کیلئے، وہ چیز، میں بہت زیادہ کمی محسوس کر رہی ہوں، منسٹر صاحب! اس چیز کو، آپ کو ذرا ایمرجنسی پر بہت زیادہ Improvement کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ کہ دنیا میں یہ چیز ہے کہ آپ ایک ایسے ڈاکٹر جس کی Specialty ہو، ہر اس

میں، اگر وہ آرتھوپیڈک ہے یا وہ سرجیکل ہے یا وہ ای این ٹی ان تمام میں Specialty تھوڑی ان کی ہونی چاہیئے، صرف ایسے ڈاکٹرز، جونیئر ڈاکٹروں کو نہیں بلکہ ایمرجنسی میں سینیئر ڈاکٹرز اکثر جو ڈیوٹی بھی لگا دی جاتی ہے تو وہ رات کو نہیں ہوتے۔ ایک جو بات میں، جو ہمارا کے ٹی ایچ ہے، اس میں میرے خیال میں ایک آرتھوپیڈک کے حوالے سے تیسرے وارڈ کیلئے انہوں نے بورڈ آف گورنرز جو ہے، انہوں نے Approval بھی دی ہے لیکن ابھی تک وہ یہی Complaint کرتے ہیں کہ یہاں پر بہت زیادہ Patients آتے ہیں اور پھر ہم اکثر News paper میں دیکھتے ہیں کہ جی جگہ نہیں ہے اور ایک ایک بیڈ پر دو دو، تین تین Patients جو ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ کے پاس جگہ نہ ہو، وارڈ نہ ہو، آرتھوپیڈک کیلئے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ Already اس کا جو کے ٹی ایچ ہاسپیٹل ہے، اس کی Already approval بھی ہو چکی ہے تو وہ تیسرا وارڈ جو ہے، میرے خیال میں ضروری ہے، ایک آپریشن تھیٹر کے حوالے سے دوبارہ میں یہ بات کرونگی کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جب آپ کے آپریشن تھیٹرز ہوتے ہیں تو وہ 24 گھنٹے وہ کھلے رہتے ہیں اور اس میں جب آپ کے ایمرجنسی کے Patients آتے ہیں تو ان کے آپریشن کیلئے وہ ہوتے ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ جو آپریشن تھیٹر ہے، اس کی جو مشینری ہوتی ہے، Equipments وہ بہت زیادہ Expensive ہوتے ہیں، اس کو ہم صرف چھ گھنٹے کیلئے آن رکھتے ہیں، چھ گھنٹوں کے بعد، دو بجے کے بعد وہ ختم ہو جاتے ہیں اور پھر اگر کوئی ایمرجنسی آتی ہے تو وہ پھر اس کیلئے ڈاکٹرز ایک ہفتے کا ٹائم دیتے ہیں، اس میں ایسے بھی Patients آجاتے ہیں کہ جن کو ایمرجنسی کی بنیاد پر ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے آپریشن کئے جائیں لیکن ڈاکٹرز یہ کہتے ہیں کہ ہم بار بار یہ ریکویسٹ بھی کر چکے ہیں کہ اگر آپ یہ دو بجے تک کرتے ہیں تو اس کو رات تک، شام تک بلکہ 24 گھنٹے ان کی Facilities ہیں یا ان کی جو Availability ہے وہ موجود رہے گی۔ میرے خیال میں یہ چیز ہونی چاہیئے کہ آپ کے اتنے Expensive equipments موجود ہیں، آپ اس سے کیوں فائدہ نہیں اٹھا سکتے؟ تو سر! یہ میری گزارشات تھیں، چند تجاویز کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن بھی واپس لے رہی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو شگفتہ ملک صاحبہ۔ ماشاءاللہ Good participation in the budget۔ جناب سردار حسین بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب! زه خپل کټ موشن واپس اخلم خو دا غواړم چې منسټرصاحب ظاهره خبره ده ماشاءالله کوالیفائیډ هم دے، Energetic هم دے، چې هاؤس دوه درې منټه بریف کړی چې د دوئ څه پلان وی په ټوله صوبه کښې د Health facilitation د پاره او بیا دا خبره هم د منسټر صاحب په نوټس کښې راولم، دا تیر حکومت، پښتو کښې څکه خبره کوم چې لږه لږه پښتو تاسو هم ایزده کړې ان شاءالله که خیر وی، تیر حکومت کښې چې د هیلتھ کارډ خلقو ته ملاؤ شو او هغه غالباً د هغې رینج تر پنځه لاکھو روپو پورې دے، اوس یو طرف ته بیا مونږه واؤریدل چې تیر حکومت دا دعویٰ کوله چې د سرکاری هسپتالونو حالت ډیر زیات ښه شو او ښه والی طرف ته روان دے او بیا ما په سپیچ کښې دا هم واؤریدل چې دا نوې حکومت چې دے، دا اراده لری چې د هیلتھ کارډ په تعداد کښې اضافه اوکړی او زما دا خیال دے چې منسټر صاحب به دا خبره Agree کوی چې دا هیلتھ کارډ چاته ملاویږی نو هغوی علاج د پرائیویټ هسپتالونو نه کوی نو ماته په دې خبره کښې لکه تضاد په دې ښکاری، که د سرکاری هسپتالونو حالت ښه شوے وی نو بیا دا کارډ چې چاته ملاویږی، دې پرائیویټ هسپتالونو ته ولې ځی؟ یوه، دویمه دا چې تاسو په تیر پینځه کاله کښې دا دعویٰ اوکړه چې د هسپتالونو حالت ښه شوے دے نو بیا سوال دا راپیدا کیږی چې دا هیلتھ کارډ چاته ملاویږی، پرائیویټ هسپتالونو ته ځی او تاسو د هغې په تعداد کښې هم اضافه کوئ نو د دې مطلب خو دا دے چې د هسپتالونو حالت ښه نه دے، نو که په دې باندې منسټر صاحب خبره اوکړه نو زه بیا خپل کټ موشن واپس اخلم، او وامو غستلو۔

جناب سپیکر: آپ نے Withdraw کر لی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جی۔

جناب سپیکر: واپس لے لی۔ بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! د منسټر صاحب خو ډیر تعریف اوشو او ان شاءالله چې زه به ئے هم تعریف اوکړم او د یو دغه نه ئے هم خبر شوے یم چې یو ښه اقدام ئے کړے دے۔ په دې صحت کارډ باندې هغه بله ورځ زما د حلقې یو کس دے چې هغه ایکسیډنټ کړے دے او د دې پښې نه ئے

هډوکی لویدلی دی او دلته ئے راوړے وو، یو پلازه کښې پروت وو، هلته کښې ئے هم پرائیویټ روپئ خپلې ورکړې وې،دا به ئے د چانه اغستې وی او دلته کښې ئے ورته هم اووئیل چې دا په فلانکې پلازه، لکه هغه خپلو داسې خلقو ته دا شے به ملاویږی چې هغه تاسو پکښې ځوک خوښ کړے وی چې یره ده ته که ډیر ټائم ملاویږی که لږ خو دا پیسې بیرته هم هغه چاته ملاؤ شی۔ منسټر صاحب ته په درخواست کوم چې ته ټهیک ټهاک سړے ئے او تاته دا پته لګی چې منسټر صاحب! تایو غریب سړی ته د دې کارډ یا د دې روپو چې کوم تاسو اعلان کړے دے، د دې څومره ضرورت دے، چې د ده د څلورو، د شلو روپو وس نه کیږی، ډیر غریب سړے دے، نو دا مهربانی اوکړئ، ما ترینه کارډ اغستے دے، ما ورته وئیل چې زه به پرې منسټر صاحب سره خبره کوم، دا به زه تاله درکوم چې په دې ورله غور اوکړې ځکه چې دا په دوه میاشتې کښې بیا Lapse کیږی، وائی چې دوه میاشتې ټائم دے پکښې، چې ټائم ورله هم Revise شی او دا پیسې هم ده ته ملاؤ شی۔ بله ضروری خبره دا ده چې هسپتالونه شته دے، آبادی شته دے خو ډاکټران پکښې نشته دے او هغه د سیاست ښکار شوی دی، تراوسه پورې په دې هسپتالونو کښې په دې ایجوکیشن کښې سیاست کیږی او د سیاست ښکار دی، په دې وجه باندې که تاسو هر څومره ایمرجنسی لګوئ نو هغه ایمرجنسی خو خوند نه کوی، دا ثمر باغ هسپتال دے او په هغې کښې لس پوسټونه د سپیشلسټ ډاکټرانو دی، په هغې کښې دوه دی، یو د سترګو والا او یو د سرجیکل، نور ټول اته واړه خالی دی، د دې اتو واړو هغه زمه داری دې دوه کسانو اغستې ده چې دا د سترګو ډاکټر به ماشوم ته څه لیکی او دا سرجیکل ډاکټر چې دے، دا به د هډوکو څنګه علاج کوی، دا ټوله خبره چې ده، دا د دې نه ده چې پوسټونه خالی پراته دی، داسې په منډا کښې څلور پوسټونه دی، دوه ډاکټران دی پکښې او دوه پکښې سپیشلسټ شته دے او دوه نشته دے، داسې معیارو کښې غټ هسپتال دے او څلور سپیشلسټ دی پکښې، یو پکښې نشته دے، نه پکښې ایل ایچ وی شته دے، نه پکښې لیډی ډاکټر شته دے، په دې دریو واړو کښې لیډی ډاکټره هم نشته دے، هغه د غرونو د سرونو نه چې راولې، پیښور ته ئے چې رارسوی، دلته ئے چې رارسوی نو هغه مړه وی، زنانه مړه وی، زما غرض دا

دے چې پینځه دی که شپږ دی که اته بی ایچ یو ګانې دی، په هغه یو کښې هم ډاکټر نشته دے، نه پکښې ایل ایچ وی شته دے، نه پکښې ډسپنسر شته دے، درخواست درته کوؤ، داسې Surety راکړه چې هغه به ته په څومره وخت کښې صرف دا پوسټونه ډک کړې چې دا کوم سینکشن پوسټونه دی پکښې، دې له به ایل ایچ وی، لیډی ډاکټره کم از کم په دې هسپتالونو کښې خو یوه یوه لیډی ډاکټره پکار ده چې په دغه ځائے کښې د زنانه علاج کیږی، دغه شان د ماشومانو ډاکټر ډیر ضروری دے، د هډوکو، دا Surety صرف ماله راکړه، زه به بیا خپل دغه تحریک واپس کړم۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بہادر خان صاحب۔ جناب خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور خاص کر پھر ہیلتھ سبجیکٹ It is very important department and is related to the fundamental rights as guaranteed under Article 9 of the Constitution، میں زیادہ بات نہیں کرونگا لیکن میں کچھ کوئسچنز منسٹر صاحب کے سامنے رکھونگا، اس کا جواب اگر دے دیں تو Then I will withdraw۔ فرسٹ منسٹر صاحب! ہمارے پختونخوا میں کوئی برن ڈیپارٹمنٹ یا ایسا کوئی انسٹی ٹیوشن نہیں ہے، فرسٹ ٹائم برن سنٹر ایبٹ آباد میں زیر تعمیر بھی ہے، زیر کمپلیشن بھی ہے اور آپ نے چند دن پہلے وزٹ بھی کیا ہے، اخبار میں آیا تھا کہ ان شاءاللہ یہ جلدی Operate کیا جائے گا کیونکہ یہاں پر ایسے حادثات بہت زیادہ ہوتے، کثرت میں ہوتے ہیں اور یہاں کے لوگ غریب ہیں اور وہ وہاں جاکر اسلام آباد میں پاپنڈی کے ہسپتال میں، دوسرے پمز ہسپتال میں وہ جاتے ہیں، وہاں علاج کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہے، آپ یہ بتائیں کہ یہ کب تک Operate ہوگا اور وہاں پر علاج شروع کریں گے؟ دوسرا جو اہم انسٹی ٹیوشن ہے، Institution of Cardiology Peshawar وہ بھی مطلب کافی عرصے سے اس پر کام شروع ہے، ابھی تک اس کی Completion کا کچھ پتہ نہیں، تو آپ ہمیں یہ بتائیں کہ کب یہ Complete ہوگا اور کب یہ اپنا کام شروع کرے گا؟ دوسرا میرے حلقے کے بارے میں بڈھ بیر بی ایچ یو، آر ایچ سی ہے، یہ 2008-09 میں ہم نے اس کو اپ گریڈ کر دیا تھا اور کیٹگری ڈی ہسپتال اس کیلئے ہم نے زمین بھی خریدی تھی، اس کے تمام جو لازم کام تھے، 27 کروڑ اس پر ہمارا خرچہ آیا، جناب والا وزیر صحت صاحب! ابھی تک ان مالکان کو، زمین کے مالکان کو ابھی تک ان کا پیسہ نہیں ملا، 2008 سے لیکر اب تک ان کو زمین کے پیسے نہیں ملے، ہم ہائی کورٹ میں اس کی اماؤنٹ کو Endorsement کیلئے گئے تھے، ہائی

کورٹ کا فیصلہ بھی آ چکا، اس کا ایک سال بھی گزر چکا ہے لیکن ابھی تک وہ مالکان دربدر ٹھوکریں کھاتے ہوئے، ابھی تک صحت ڈیپارٹمنٹ نے ان کو Payment نہیں کی ہے جو کہ جائز بھی ہے۔ دوسرا اسی کیٹگری ڈی ہسپتال میں کوئی سپیشلسٹ نہیں ہے، ابھی ان کے بنگلے ہم نے بنائے ہیں، وہاں میں نے بہت محنت کی، یہ ہمارے وقت میں ہوا تھا، بہت محنت کی ہے، ہمیں وہی جو سامان آیا تھا وہ ابھی تک بند پڑا ہوا ہے، ڈاکٹر نہیں ہے، سپیشلسٹ نہیں ہے اور جو بنگلے ہم نے وہاں تعمیر کئے ہیں، زمین خرید کر ابھی تک وہ خالی پڑے ہوئے ہیں، تو یہ ضروری ہیں کیونکہ جب آپ اتنے 27 کروڑ روپے ہم خرچ کرتے ہیں اور جب وہ Deliver نہیں کرتے تو پھر اسکا مقصد کیا ہے؟ اس پر آپ ایکشن لے لیں۔ دوسری طرف میرے حلقے میں ہے میرہ سوڑیزی، مٹہ بجے، اس میں Under construction مطلب اس بی ایچ یو کی بلڈنگ کو Demolish کر کے ایک سال گزر گیا، ابھی تک اس پر کام شروع نہیں ہوا، آپ کا عملہ کیا کر رہا ہے؟ آپ کا عملہ پرائیویٹ دکانوں میں، مطلب وہاں کام چلاتے ہیں، بیماروں اور مریضوں کو بھی تکلیف اور عملہ کو بھی تکلیف، کب تک اس پر کام شروع کیا جائے گا؟ اگر پیسے نہیں تھے تو پھر Reconstruction میں عمارت کو کیوں Demolish کیا تھا؟ تو یہ بہت ضروری ہے۔ منسٹر صاحب! آج آپ نے آج اخبار دیکھا ہوگا شاید، اگر نہیں دیکھا تو اس میں کے ٹی ایچ ہسپتال کے بارے میں آیا ہے، اس پر کیا آپ ایکشن لیں گے؟ اس میں لکھا ہے کہ ڈائریکٹر فنانس جو ہے وہ انٹرنل آڈیٹر 2008 سے وہاں پر ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں، یہ آپ نے بھی، پچھلے دنوں میں آیا تھا کہ ایک کمپیوٹر آپریٹر کے اکاؤنٹ میں ایک کروڑ روپے گئے تھے، اس پر آپ لوگوں نے کیا ایکشن لیا ہے، اس ایکشن کے کیا نتائج ہیں؟ وہ ہاؤس کو ذرا آپ بتا دیں۔ دوسری بات منسٹر صاحب! آج میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ آپ نے ڈی جی ہیلتھ کو ٹرانسفر کر دیا، ایوب روز کو اور انکا ابھی تک Tenure بھی پورا نہیں ہے اور آپ ایک اور ڈاکٹر کو لائے، ڈاکٹر ارشاد، کیا اس کے آنے پر ہمارے قانون میں اور رولز میں Policy making and tenure of post کیلئے تین سال مقرر ہے اور آپ بلاوجہ کسی کو ٹرانسفر بھی نہیں کر سکتے ہیں تو اس پر محکمہ جات میں اگر آپ اس طرح آفیسروں کو ٹرانسفر کرتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ آپ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر کرتے ہیں، With out any cogent reasons اور انکا Tenure بھی Complete نہ ہو تو کیا اس ڈیپارٹمنٹ کی Efficiencies بڑھے گی یا خراب ہوگی؟ اس پر بھی آپ جواب دے دیں کیونکہ اس سے پہلے عابد مجید کا، میں نے اخبار میں پڑھا ہے، میں اخبار سے یہ لیتا ہوں کہ عابد مجید سیکرٹری ہیلتھ صبح انکا نوٹفیکیشن ہو گیا

اور شام کو کینسل ہوگیا، اگر اس طرح ہے تو یہ پالیسیاں، ہمارے ڈیپارٹمنٹ پر اثر پڑے گا، انکی جو Efficiency ہے وہ بڑھنے کے بجائے کم ہوتی ہے، تومطلب یہ ہے کہ اس کا ذرا انکو بتادیں۔ Thank you very much۔اس کے بعد میں I will withdraw the cut motion۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی، آپ نے Withdraw کرلی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہاں جی، Withdraw کرلی۔

جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ!

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ بہت اہم شعبہ ہے اور اس کی کٹ موشنز سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سب سے زیادہ کٹ موشنز اس محکمے پہ دی گئی ہیں، بیس کٹ موشنز ہیں، اگر آپ دیکھ لیں تو سر! ممبران نے کافی باتیں کیں اور اس پہ کافی باتیں ہو بھی سکتی ہیں۔ جس طرح گورنمنٹ چاہتی ہے کہ صحت کے معاملے میں خاطر خواہ کام ہوں، اپوزیشن اس سے بڑھ کے چاہتی ہے اور پرابلمز Highlight کرنا چاہتی ہے ان کے سامنے، جناب! میں کٹ موشن واپس ضرور لونگی کیونکہ ہیلتھ منسٹر ہمارے علاقے سے Elect ہو کے آئے ہیں اور میں یہ امید بھی رکھتی ہوں کہ جنوبی اضلاع کافی عرصہ سے Neglected ہیں اور وہاں پر جو صحت کے حالات ہیں، وہ منسٹر صاحب بخوبی جانتے ہیں، وہاں پر Hospital equipments, technicians, premature baby کیلئے نرسری، کافی چیزیں ہیں، گنوانے پہ لگیں تو کافی ٹائم لگے گا لیکن اس سلسلے میں میں یہ ان سے درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ بچوں اور خواتین کو Priority list میں رکھ کر ان کیلئے ضرور کام کرنا چاہیئے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you.

Ms. Rehana Ismail: Ji, withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Minister Health, Janab Hisham Inamullah Khan Sahib, to please respond.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Janab Speaker Sahib! Thank you very much for giving me an opportunity to respond to the quarries and questions of my colleagues in this honorable Assembly۔ سب سے پہلے تو میں اللہ کا بھی شکریہ ادا کرونگا کہ اللہ نے مجھے، سیاست میں میرا عرصہ کم ہوا ہے لیکن جو بھی سٹیجز میں نے پار کی ہیں، اللہ نے مجھے اس میں عزت دی ہے اور آج ایک بار پھر اس اسمبلی میں This is my first speech and

before that I have been greatly honoured by the honorable
Members of the Assembly، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، سپیشلی نگہت بی بی کا، ثوبیہ بی بی کا،
عنایت اللہ خان صاحب کا، میرے ڈسٹرکٹ کے جو ایم پی ایز ہیں، منور خان صاحب، انور حیات خان
صاحب اور جتنے بھی یہاں پہ ممبرز ہیں، اگر وہ اپوزیشن کے ہیں یا میری پارٹی کے ہیں، جنہوں نے مجھے
Appreciate کیا، I really thank them that it I really feel کہ It will give me
a driving force to perform better اور میں صرف ان کو یہ کہنا چاہونگا کہ میں نے جو بھی کیا
ہے، پچھلے چالیس پچاس دن میں، اگر میں نے ان کیلئے کیا ہے تو Obviously ان کے کوئی
Personal issue نہیں تھے، ان کو عوام کی باتیں آتی تھیں، یہ مجھے فارورڈ کرتے تھے، میں ان کی
Help کرتا، یہ ان کا میرے اوپر حق ہے، میرا فرض ہے یہ کرنے کا، میں یہ کرونگا اور پھر بھی کرونگا،
(تالیاں) میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سیاست میں میرا اور کوئی Personal مفاد نہ تھا، سیاست
Join کرنے کا اور Obviously my family is into politics since 1936 لیکن میرا
یہاں پر آنے کا مطلب صرف یہ تھا کہ It can be an opportunity for the betterment
of my people، لوگوں کیلئے میں یہاں پہ آیا ہوں، اس سے پہلے میری اچھی زندگی تھی، سب کچھ اللہ
پاک نے مجھے دیا تھا، میری امریکن نیشنلٹی تھی، یہ ایک Comfortable life چھوڑنے، میں نے
چھوڑی ہے لیکن اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ صرف مجھے Appreciate کیا جائے، مجھے عزت دی جائے
اور میرے عوام بھی خوش ہوں اور میرے Colleagues بھی خوش ہوں And I will make
sure in the future the same happens، جیسا کہ سردار حسین بابک صاحب نے کہا کہ اگر
میں تھوڑا ان کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پہ ایک چھوٹا سا بریف دے دوں کہ ہم نے کیا کیا ہے، ہمارا کیا پلان ہے
آنے والے وقت میں؟ تو I think کہ وہ بریف میں دونگا، ابھی اس میں زیادہ سے زیادہ سے کوسچنز جو
ممبران صاحبان نے کئے ہیں یا جو Suggestions انہوں نے دی ہیں، انکے Answers بھی ان کو مل
جائیں گے، میں یہ کہوں گا کہ جتنی Suggestions آج مجھے ملی ہیں، I really feel کہ یہ مجھ سے
زیادہ Experienced بھی ہیں، یہ مجھ سے زیادہ Competent بھی ہیں اور ان کی Competency
اور ان کا Experience میرے لئے ایک مشعل راہ ہے And that I will make sure کہ ان کی
ساری Suggestion کو میں لوں بھی اور Consider بھی کروں اور ان کو Implement بھی کروں۔
سب سے پہلے تو I think, today is my fifty second day in office جس میں ہم نے

In order to make a کیا کیا ہے؟ سب سے پہلے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، میرا یہ خیال تھا کہ
For the first ten day I کرنا چاہیئے، Identify پہلے پرابلمز کو ،department efficient
have identify every problems، میں ہاسپیٹلز بھی گیا ہوں، میری میڈیا کوریج نہیں ہوئی، نہ
But I identify every thing this was my field. I have been میں نے کی ہے،
I left this کہ a doctor, I have been a dentist and one of the reason
field, was because of the malpractices in this field اور ابھی جو اللہ پاک نے مجھے
I will make sure کہ میرے ہاتھ سے کچھ کسی کو، میرے ہاتھ سے وہ پھر ایک موقع دیا ہے،
Decisions میں لے سکوں کہ جس سے عام عوام کو فائدہ ہو اور Patients کو کوالٹی سروس کی
Delivery ہو سکے۔ سب سے پہلا قدم جو ہم نے لیا ہیں، For the first time ہم نے ایک
Which is state of the art. I ہیلتھ پالیسی کیلئے ایک ایڈوائزری کونسل اور کور کمیٹی بنائی ہے،
would say اس میں Thirty members ہیں، سارے Policy making experts ہیں
We have fourteen different ہیں جس میں Health care experts اور
international organizations, participating, including USAID, including World Bank, including GIZ, KFW, JICA and many more
Identifying all the اور اس سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ میں نے ان کو Presentation دی ہے
problems of health care department، جس پہ وہ مجھے Suggestions دیں گے اور ہم
ایک ایسی پالیسی بنائیں گے Which is very implementable جو کہ نہ صرف کتاب پہ اچھی
لگے بلکہ ہم اس کو Implement بھی کر پائیں۔ اب پالیسی کا شفٹ کہاں پہ آگیا ہے، پالیسی کا شفٹ یہاں پہ
They have done very well in the آیا ہے کہ پچھلے پانچ سال میں پی ٹی آئی حکومت
health sector and I appreciate the efforts of the former Health Minister, Shahram Khan, but their focus was mainly on Tertiary
Obviously جتنے بڑے ہاسپیٹلز تھے، Care Hospitals, Tertiary Care Hospitals
because of the limited resources they and we were concentrating on
Tertiary Care Hospitals for MTI، یہ جو ریفارمز ایکٹ ہم نے Introduce کیا اور اس
Broaden پہ ہم نے کام کیا تو That was the main focus۔ اس دفعہ ہماری پالیسی کی
We will be working on development of Primary یہ ہونگی کہ guidelines

and Secondary Health Care and Preventive Health Care جو کہ شروع ہوتا
ہے، پبلک کے گھر کی دہلیز سے لیکر ڈی ایچ کیو ہاسپٹل تک، اس میں ڈسپنسریز بھی آتی ہیں، اس میں بی ایچ
یوز بھی آتے ہیں، اس میں آر ایچ سیز بھی آتے ہیں، اس میں ٹی ایچ کیوز بھی آتے ہیں، اس میں ڈی ایچ کیو
ہاسپیٹلز بھی آتے ہیں، We will make sure کہ ان کی Performance اچھی ہو، ان میں
Human resource utilization ٹھیک طرح ہو سکے اور ان کو ہم ایک سٹینڈرڈ پہ لے
آ سکیں، Which is a standard, already specified by the minimum health
service delivery package جو کہ ایک Manual ہے جس میں ایک Minimum
standard ہونا چاہیئے، ہر Health Care Facility کا، So the first policy would be
to concentrate on Primary and Secondary Health Care, including Preventive Health Care. The second would be Monitoring and Accountability, monitoring of employees, monitoring of doctors,
monitoring of managerial cadre, as will as the general cadre۔ ہم جائیں
گے Digitalization کی طرف، ہمارا بہت Weak Referral System ہے، We don't
have a referral system کہ ایک Patient جب بی ایچ یو آتا ہے تو اس بی ایچ یو میں اس کو کیا
Facilities دی جاتی ہیں اور آیا اس کو ملتی ہیں یا نہیں ملتی؟ اس کے بعد کس قانون کے تحت اس کو بھیجا
جاتا ہے آر ایچ سی یا ڈی ایچ کیو؟ تو We will have a digital like system that would
insure کہ We have a proper referral system between different health
care facilities، ہر Health Care Facility اپنی Diagnostic Facility بھی دے گی اور
Curative Treatment Facilities بھی دے گی، تو This would be the second
policy guideline اور یہ ساری یہ HPAC جو ہے، Health Policy Advisory
Council، یہ ان کی بھی Suggestions ہیں اور میری بھی ان کو Suggestions تھیں And
we aware about to draft that۔ تیسری جو ہماری پالیسی ہوگی Health Care
System کے حوالے سے، وہ ہوگی Utilizations of existing resources جس میں ہم
نے Already پہلا قدم یہ رکھا ہے کہ پہلے چالیس دن میں We are on the way to create
a Human Resource Cell in the Health Care Department جیسا کہ آپ کی

شکایات ہیں، یہاں پہ Peripheries میں ڈاکٹرز نہیں ہوتے، یہ اس لئے کہ ہمیں اپنے Human resourceکاپتہ نہیں ہے، Their is not a systematic approach to transferring human resource inside the Health Care Department، ہر کوئی آجاتا ہے ٹرانسفر کیلئے، ہم ٹرانسفر کر دیتے ہیں تو اس میں Human Resource Cell میں ہم Capabilities دیکھیں گے ہر ڈاکٹر کی، ہر نرس کی، ہر پیرامیڈکس کی Any they will be transferred according to their capabilities and according to their district of domicile، اس پہ میں آپ کو یہ خوش خبری دینا چاہونگا کہ Already آپ کی جتنی بھی میڈیکل فورس ہے، Health Care Department ہے خیبر پختونخوا میں، ان چالیس پچاس دنوں میں ہم نے ہر ڈاکٹر، ہر نرس، ہر پیرامیڈکس سٹاف کا پورا ڈیٹا لے لیا ہے اینڈ ان شاءاللہ Within two or three days they will be classified according to their qualifications, according to their district of domicile, according to their current posting and according to their marital status, and based on that we will transfer all the doctors and the paramedics and nurses to the right positions, where they belong، اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے ڈاکٹرز جو کہ Simple ایم بی بی ایس ہیں، Simple گریجویٹس ہیں، ان کو ہم ٹرانسفر کریں گے، ڈسٹرکٹ اور ڈومیسائل کی بنیاد پر، ان کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں، جتنے ڈاکٹرز میڈیکل آفیسرز گزرے ہیں، انہوں نے ٹریننگ کی ہے، Part I exam اپنا دیا ہے، ہر Part II ابھی انہوں نے نہیں کیا، ان کو ہم Stationed کرینگے ٹی ایچ کیو ہاسپٹلز میں And some of them will go to their specific specialties in DHQ hospitals، جتنے Doctors are specialized, they will be placed in DHQ hospitals and Tertiary Care Hospitals، تو یہ جو گلہ ہے، یہ سب کا ختم ہو جائے گا، صرف اور صرف میری ایک درخواست ہو گی کہ In the process of doing this Retaliation بھی ہو گی تو جب یہ پورا سسٹم ہی ایسا ہو گا کہ جو آدمی جہاں پر Belong کرے وہاں پر یہ ٹرانسفر ہو گا تو اس بنیاد پر میں اپنی پارٹی سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں اور اپوزیشن ممبرز سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ We should look at the public interest first, rather than looking at the employees interest، تو یہ ہماری پالیسی کی تھرڈ جو گائیڈ لائن ہو گی، چوتھی گائیڈ لائن ہماری یہ ہے کہ We would be promoting

Emergency and trauma is جیسے شگفتہ بی بی نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ rare specialties
the main thing we should concentrate on, yes, emergency and trauma is the main thing we should be concentrating on and it is
ہمیں Unfortunately یہاں پر ،considered especialty in foreign countries
We are جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، اس میں ہی ہم خود کفیل نہیں ہیں، اس میں
HPAC (Health Policy Advisory Council)ہماری،already in the process
Who is going to ،ایک ہےEmergency and trauma Specialist پر ہمارے ساتھ
devise plans and strategies for different districts in terms of health, in terms of accidents, emergency and trauma centres, so that he will
This is what we are going to work on and اورbe planning everything
جتنی Pathology اس کے ساتھ،Anesthesia اس کے ساتھ،it is a rare speciality
ان سب کو ،ہیںRare specialities جتنی ،Radiology ہیں، Rare specialities
This is going to be our fourth policy ،پروموٹ کرنے کیلئے ہم جو اقدام لیں گے
The first draft is due, the policy draft is ،اور ایسے ہم جاتے رہیں گےguideline
Hopefully this will be a اورdue, In-sha-Allah on the 1st of November
Due to میں یہ بھی خوشخبری اپنے ممبرز کو دینا چاہوں گا کہ،very implementable draft
کی یہ کونسل بنائی، اس کی وجہThirty Expertsکہ ہم نےthis step that we have taken
سے ہمارا ایک ممبرDFID جو کہUKکا ہمارا پارٹنر ہے، اس نے ایک گرانٹ جو3.2 ملین پاؤنڈز کی تھی جو
As soon as, we give کہ واپس ہو گئی تھی، وہ انہوں نے پھر ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ
them the first policy draft, that 3.2 million pounds will be
Mother and اور وہ تین چار چیزوں کیلئےtransferred to us and it will be released
Extended کیلئےchildren hospitals, mother and children programmes
ہوں Utilizeکیلئے وہNutrition programکیلئے اورprogramme on immunization
I اس کے بعد ۔So, that is also one of the mile stone we have achieved،گے
Human Resource Cell is already in process, کہwould like to tell you
وہ،we are also devising, in the process of devising, a complaint cell

کمپلینٹ سیل. کوئی عام کمپلینٹ سیل نہیں ہو گا، It would be digitalized complaint cell جو کہ Connected ہو گا ہیلتھ کمیٹیز کے ساتھ، ہیلتھ کمیٹیز یونین کونسل اور ویلج کونسل کے لیول پر بنائیں گے ہم، ڈائریکٹ Feedback پبلک کی آئے گی کمپلینٹ سیل میں، کمپلینٹ سیل کمپلینٹس کو ٹرانسفر کرے گا، Independent Monitoring Unit کو، Independent Monitoring Unit اس کو دیکھے گا کہ یہ کمپلینٹ Evidence based ہے کہ نہیں ہے؟ وہ پھر بعد میں ہمیں فوراً، ہمیں پھر Feedback دیں گے، And according to the complaint, the complaint will be addressed within twenty four hours from the secretariat or from the ministry. So this is another thing we are working on، ایسی بہت سی سکیمز ہیں جی جس پر ہم بات کر سکتے ہیں۔ I can go on and on for the whole day but I don't think we have the time to do that، اس میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو کوئسچنز تھے، Different ممبران صاحبان کے، اس میں ایک تو یہ برن سنٹر کا، خوشدل خان صاحب نے کہا کہ برن سنٹر کی ابھی کیا موجودہ سیچویشن ہے؟ یہ میں ان کو کہنا چاہوں گا کہ I have already given them a time of two weeks, this was last week; within two weeks In sha Allah, within one more week, they are going to give me a report کہ When we can inaugurate the Burn Centre HMC اور اس کے ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز جتنے بھی ہیں، اس میں بھی، اس فنڈ میں ہم نے ایلوکیشن کی ہے، For Burn Centers at districts level ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز میں، This will also be done. انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ان آخری مرحلوں میں کچھ چیزیں رہ گئی تھیں، Before our government اس میں انہوں نے پی سی ون Revise کیا تھا جس میں وہ Cost تھوڑی زیادہ دے دی گئی تھی، وہ میں نے ان کو پھر I have directed them کہ جن چیزوں کی ضرورت نہیں ہے، We should immediately remove those and we should Re revise کریں اور make sure کہ یہ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی جلد سے جلد شروع ہو سکے اور مجھے اس کی رپورٹ دیں۔ آپ نے اپنے کیٹیگری ڈی ہاسپٹل اور ایک بی ایچ یو کی بات کی تو That I would request کہ جب بھی آپ کو ٹائم ہو تو اس کے بارے میں You can come to the

office and I will ensure کہ یہ دونوں ہاسپیٹلز کا جو کام ہے، ایک میں Reconstruction ہے اور دوسرے میں یہ جو زمین کا کوئی مسئلہ ہے جو پیسے رہتے ہیں۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر صحت: ہاں جی، وہ مسئلہ ختم ہو جائے گا، پھر آخری بات آپ نے کہی کہ ڈائریکٹر فنانس کے ٹی ایچ وہاں پر کے ٹی ایچ میں ایک مسئلہ ہوا ہے کہ ایک کمپیوٹر آپریٹر تھا یا اس کے اکاؤنٹ میں کچھ پیسے برآمد ہوئے تھے، تین چار دن پہلے میں نے اس پر ایکشن لیا ہے، I have directed the BoG, the Chairman BoG کہ جتنے بھی لوگ اس میں ملوث ہوں، ان کو فوراً Suspend کیا جائے اور اس پر مجھے ایک رپورٹ دی جائے، یہ مسئلہ کہاں سے شروع ہوا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر مجھے رپورٹ دیں And if it is not satisfactory, I would devise my own health committee to inquire about it، آخری بات آپ نے کہہ دی کہ ڈی جی ہیلتھ کا ٹرانسفر میں نے کیا ہے، It has been a hype in the newspapers، جناب سپیکر صاحب! دو چیزیں ہیں، Either I would go on seniority or either I would go on performance، اگر میرا ٹاسک یہ ہے کہ میں پرفارم کروں تو مجھے یہ بھی اختیار دینا چاہیئے کہ میرے پاس میری مرضی کی ٹیم ہو، Who I think are competent, who I think are honest, who I think will perform better، اگر ایک بندہ ہے And I think کہ اس کے یہاں رہنے سے میرے یا میرے ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس پر اثر پڑے گا، I think, I have the right to change him، تو میں یہ کہوں گا کہ میں تو خود One of the things I am thinking about is کہ ہم رولز میں بھی امنڈمنٹ کریں، And rather than promoting people or posting people based on seniority, I would recommend کہ ہم ان کی پرفارمنس پر اور میرٹ پر ان کی پوسٹنگ کریں۔ ہیلتھ کارڈ کے بارے میں بابک صاحب نے کہا کہ اس میں بہت سے پرابلمز ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر پبلک سیکٹر کے ہاسپیٹلز بہتر ہوئے ہیں تو پھر ہم کیوں پرائیویٹ سیکٹر کے ہاسپیٹلز کو اس سوشل پروٹیکشن ہیلتھ پروگرام کا حصہ بنا رہے ہیں؟ تو There are drawbacks in every system، میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہیلتھ کارڈ میں کمی نہیں ہو گی، We are already، فنانس منسٹر اور میں نے ایک جوائنٹ کمیٹی بنائی ہے، ان شاءاللہ وہ At the end of this week, we are going to address all the problems and

issues that are in the Social Health Protection Programme، جس میں یہ بھی ہم Consider کر رہے ہیں کہ کونسے پرائیویٹ ہاسپیٹلز کو ہم اس میں رکھیں، کونسے Future میں کن ہاسپیٹلز کو ہم ان سے ہٹائیں، اس میں یہ بھی ہم دیکھیں گے کہ یہ جو ڈیٹا ہمیں ملا ہے جس پر ہم کارڈز دیتے ہیں، تقریباً آٹھ لاکھ کارڈز اور بھی ہم نے دینے ہیں وہ ہے BISP کے اوپر، ان سے جو ڈیٹا ہمیں ملا ہے، According to my sources, seventy percent to eighty percent of the data is accurate، اس میں Error ہے Twenty percent to thirty percent کا، یہ کمیٹی یہ بھی، یہ پرابلمز بھی، اس پر بھی کوئی Solution نکالے گی کہ How we can، یہ Twenty percent to thirty percent جو Error آیا ہے، ہم اس کو کیسے نکال سکتے ہیں؟ جو Deserving families ہیں، ہم ان کو بھی Add کر سکیں اس پروگرام میں، تو That is also on our list of things or chore that we have to, things that we have to do in the first hundred days۔ کے ٹی ایچ آر تھوپیڈک، یہ تھرڈ وارڈ کی جو کنسٹرکشن کی بات شگفتہ بی بی نے کی، I will talk to the Hospital Director and the Medical Director and اس پر میں دو تین دن میں I will report back to you ji۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! میں نے یہ بات نہیں کی تھی، میں نے کہا تھا کہ ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: میں نے کسی بندے کو صحت کارڈ ایشو ہوتا ہے، میں نے اس Criteria کی بات نہیں کی تھی، نہ میں نے کوئسچن Raise کیا تھا، میرا کوئسچن یہ ہے کہ آپ لوگوں کا دعویٰ تھا اور ہے کہ پانچ سالوں میں ہسپتالوں کی حالت بہتر رہی ہے اور اب بھی آپ لوگوں نے اعلان کیا کہ Increase کریں گے، زیادہ تر صحت کارڈ ہولڈرز جو ہیں وہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جا رہے ہیں تو یہ تھوڑا تضاد ہے نا، میں نے کہا کہ اس کو ذرا Clarify ہونا چاہیئے۔

<u>وزیر صحت</u>: اس کا میں یہ جواب آپ کو دوں گا کہ I still, we still stick to our comment کہ پچھلے پانچ سال میں ہاسپیٹلز کے حالات اچھے ہوئے ہیں، یہ آپ کو میں نے خود کہا کہ Tertiary Care Hospitals کا نظام کافی اچھا ہوا ہے لیکن اگر ان کی پرفارمنس میں تھوڑی کمی ہے تو وہ یہاں پر آتی ہے کہ They are over burdened، جو کام Primary Care Health کی Facilities کو کرنا چاہیئے، وہاں پر پرابلم ہے، جو کام Secondary Health Care Facilities کو جو

ان کے پرابلمز کی وجہ سے Patients over دینی چاہئیں تو وہاں پر پرابلم ہے، Facilities
burdened کر دیتے ہیں ان Tertiary Care Hospitals کو جس کی وجہ That is why we are going toward a shift in policy, towards developing Primary and Secondary Health Care and strengthening tertiary health care تو
There are problems. I am not saying کہ We are کہ اگر پرابلمز نہ ہوتے تو اتنی زیادہ کٹ موشنز نہ ہوتیں But I assure you کہ I will give you performance and I will give you results. جہاں پر فیصل زیب صاحب نے بات کی کہ Equipment and ambulances کا پرابلم ہے، Different hospitals میں One of the targets that. we have achieved, I am not going to say that we have achieved but one of the targets I have given to the DHOs and MS of all the hospitals، ایک ہم نے Human Resource کا ان کو ٹارگٹ دیا ہے کہ Human resource Data ہمیں دیں دس دن کے اندر، ایک ہفتہ تھا تو پھر ہم نے دس دن کا کہہ دیا ہے کہ آپ کی Facilities میں کہاں کہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں، تین ہفتوں کا ٹائم میں نے ان کو دیا ہے کہ جتنی Facilities ہیں، پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی جو کہ بی ایچ یوز ہیں، آر ایچ سیز ہیں، کیٹیگری ڈی ہاسپیٹلز ہیں اور ڈی ایچ کیو ہاسپیٹلز ہیں، ان میں جہاں جہاں جو Equipment یا خراب ہے، اس کا بھی مجھے بتائیں، جو فنکشنل ہو سکتا ہے وہ بھی مجھے بتائیں، جو نان فنکشنل ہیں وہ بھی مجھے بتائیں، جہاں پر Equipment بالکل ہے نہیں وہ بھی مجھے بتائیں اور ساری گاڑیوں کا، ٹرانسپورٹ وہیکلز کا As well as ایمبولنسز کا بھی، میں نے ان کو رپورٹ کا کہا ہے کہ تین ہفتوں میں They should, so that we know کہ ہمارے پاس کہاں پر Deficiency ہے کہ ہم اسے پورا کر سکیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Conclude کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر صحت: ہاں جی، بس ایک آخری بات۔ یہ عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی کہ ہیپاٹائٹس بی کیلئے، کوئی Prevention کیلئے Pregnant mothers میں ہمیں کچھ ایلوکیشن کرنی چاہیئے تاکہ یہ ٹرانسمٹ نہ ہو سکے، To the infants, to the babies تو یہ Already یہ Suggestion ہمیں نجیب الحق صاحب نے دی تھی جو کہ ایک پرائیویٹ میڈیکل کالج Own کرتے ہیں اور تقریباً دس ملین روپے اس پر لگتے ہیں And we are already in the process of allocating that fund

تاکہ ہیپاٹائٹس بی کی Prevention ہوسکے۔ یہ باتیں in this ADP to that programme ہیں، آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ Again thank you very much اور I really thank جتنے معزز ممبران ہیں، And I assure them کہ I will give them results اور Patients کو Service delivery جو کہ ہمارا جو ٹارگٹ ہے، وہ میں کوالٹی سروس ڈیلوری ان شاءاللہ آنے والے سال میں بھی یہ دیکھیں گے اور پانچ سال میں بھی دیکھیں گے، I assure them that۔ تھینک یو جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: درخواست کریں نا، Withdrawal کی، منسٹر صاحب! Withdrawal کی درخواست کریں۔

<u>وزیر صحت</u>: Sorry ji، وہ کافی تھیں، انہوں نے Withdraw کر دی تھیں تو میں، بس یہ ریکویسٹ ہے کہ جتنی کٹ موشنز ہیں، ان کو آپ ڈراپ کریں اور۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdraw.

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: مانسہرہ ڈی ایچ کیو کے حوالے سے میں نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ تیرہ سال کے بعد مکمل ہوا ہے، Equipments بھی نہیں ہیں، ابھی یا جب کبھی جاتا ہے تو پھر ایبٹ آباد یا پشاور کو ریفر کرتا ہے ہمارے Patients کو، میں اس بارے میں تھوڑا سا، یہ ذرا ایشورنس چاہتا ہوں کہ Equipment وغیرہ کب تک ان کو Provide کئے جائیں گے اور ایک بڑی اچھی بات کی، ایڈوائزری کونسل بنائی ہوئی ہے اور ان کی جو ہیلتھ پالیسی ہے، منسٹر صاحب! وہ کیا ہاؤس میں لائیں گے؟ تاکہ اس ہیلتھ پالیسی پر ڈیبیٹ ہوسکے۔ یہ دو چیزیں تھی، وضاحت کریں، میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر ہیلتھ!

<u>وزیر صحت</u>: جیسا کہ معزز ممبر صاحب نے بات کی، یہ کہہ رہے ہیں کہ Equipment کی کمی ہے اور I want to assure him، اس بار جو بھی پالیسی ہوگی، It will be intended to utilize existing resources اور انفراسٹرکچر پر ان پانچ سال میں ہم توجہ نہیں دینگے جو کہ بلڈنگز ہیں، نیو بلڈنگز، Rather than we would work on standardizing the existing buildings تاکہ اس میں ڈاکٹرز موجود ہو، اس میں۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: ما هغه د کارډ خبره کړې وه، هغې باندې تاسو ماله جواب رانه کړو----۔

وزیر صحت: اؤ جی، راغلم۔

Mr. Speaker: No cross talks, please.

جناب بہادر خان: هغه ډیر غریب سړے دے او هسپتال کښې بیمار پروت دے، تاسو مهربانی اوکړې۔

وزیر صحت: اوبه کړم جی، اوبه کړم جی، اوبه کړم۔

Mr. Speaker: Address the Chair, Janab Khan Bahadar Sahib!
بہادر خان صاحب! تشریف رکھیں، آپ کو میں موقع دونگا، آپ اس پر بات کریں، آپ کا ابھی، اس کے بعد نمبر آنا ہے، اس کے بعد۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر صحت: اچھا جی، Equipment جی، میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے بعد جتنی ایلوکیشن ہو گی، ہم زیادہ Concentrate اس پر کرینگے کہ Rather than making new buildings, we concentrate on equipping the existing buildings، تو جو ڈی ایچ اوز اور ایم ایس صاحبان سے میں نے رپورٹ منگوائی ہے، اس میں ہمیں یہ پتہ چل جائیگا کہ کہاں پر کونسی جگہ پر ڈاکٹرز نہیں ہے اور جہاں پر ڈاکٹرز ہیں، وہاں پر Equipments کونسے نہیں ہیں تاکہ ہم وہاں پر ان کو Equipments فراہم کر سکیں، I assure you that will be done Inshahallah۔

Mr. Speaker: Sardar Sahib, withdrawn?

Sardar Muhammad Yousaf Zaman: Withdrawn.

جناب سپیکر: تھینک یو جی، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب! Withdrawn، تھینک یو۔ جناب بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: یو شناختی کارډ مو ورکړو، پکار ده چې په دې ماته څه خبره اوکړی، غریب سړے دے چې د هغه علاج پکښې اوشی، د دې څه Surety خو راکړه کنه۔

وزیر صحت: یره جی، ما تاسو ته زما په اندازه باندې Surety درکړه چې غم ئے مه کوئ جی، زه چې اوځم اوس دلته اسمبلئ نه نو I will take the issue, you can

go with me to my office and we will make sure that it is taken care of.

(تالیاں)

جناب بہادر خان: بس Withdraw شو۔

Mr. Speaker: Withdraw. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 13, therefore, the question before the House is that Demand No. 13 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The sitting is adjourned till tomorrow 10:00 am.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 24 اکتوبر 2018ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری/ رکنیت

[آرٹیکل 65اور 127]

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،............................،صدق دل سے حلف اٹھاتاہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ ،اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق،اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گااور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]